تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

ہندو شاعروں کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش خلف منشی چھمن لال صاحب بہجت

قدیم بھوپال ... خاص راج ...

مصنف کی بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع ...

... میں چھپا

ستمبر سنہ ۱۸۸۵ عیسوی

قیمت مجلد .... عصہ

شبیہ منشی دیبی پرشاد مصنف تذکرہ ہذا

باشندہ قدیم بھوپال حال سردفتر محکمہ خاص لہاواڑ [?]

صحت نامہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۴	۴	موسے	ہوئے
۲	۵	؍؍	۱۰	جس سے	جن سے
۳	۵	۲	۲۳	مضمون ہین	مضمون مین ہین
۴	۵	۲	۲۴	اد مضمون	زور مضمون
۵	۶	۴	۱۱	لیکے	لین گے
۶	۶	۱	۱۶	وقت تنگ	وقت بہت تنگ
۷	۸	۱	۲۱	گئے ہین	گئے ہم
۸	؍؍	۳	؍؍	رات گہر	رات جو گہر
۹	؍؍		۲۳	دولو	دو
۱۰	۱۶	۳	۴	بیٹہے	بیٹہے
۱۱	؍؍	۴	۱۱	آکبر	اکثر
۱۲	۱۷	۲	۵	رعنای کے	رعنا کے
۱۳	؍؍	۳	۱۱	مستی خرابا	مستی خراب
۱۴	؍؍	۳	۱۳	فسدا	فدا
۱۵	؍؍	۱	۱۵	کیسے	گئے
۱۶	؍؍	۴	۲۰	دیکیے	دل کے
۱۷	؍؍	۴	۲۳	چلکے	چلگئے
۱۸	۱۸	۳	۶	ذری کو	ذری کا
۱۹	؍؍	۴	۶	کیک دری کا	رشک سپری کا
۲۰	؍؍	۴	۲۰	جہوٹ کہلاتی	جہوٹ ہنو
۲۱	؍؍	۳	۲۴	ہمسے یہان	ہم یہان سے
۲۲	۱۹	۱	۱۴	لوٹہ	لوجو
۲۳	۱۹	۴	۱۷	تیری	پہہ تیری
۲۴	۱۹	۴	۲۱	رنگین شر	رنگمین تر
۲۵	۱۹	۴	۲۵	سہمنا	سہمنا
۲۶	۲۰	۳	۲	چرچا	غوغا

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۲۰	۴	۹	اپنے	دیٹے
۲۸	۲۰	۴	۱۲	فارسی	فارس
۲۹	۲۱	۰	۷	بنی بہادر	بینی بہادر
۳۰	۲۱	۰	۱۳	بطاب دو	بطلب مدد
۳۱	۲۱	۰	۱۴	گورہائیون	گوشائیون
۳۲	۲۲	۰	۱۲	ساہی	سیاہی
۳۳	۲۲		۲۲	مسلمانون	مسلمانون مین
۳۴	۲۲		۲۳	بہار عجم مین	بہار عجم
۳۵	۲۴	۰	۷	پہہ ٹہری	یہ بات ٹہری
۳۶	۲۴	۰	۱۵	تمسک کا	تمسک
۳۷	۲۶	۰	۲	پیبنون	بیٹہنو
۳۸	۲۷	۰	۱	تان	تال
۳۹	۲۸	۳	۵	گلشن	انگلش
۴۰	۲۸	۱	۵	خواب مین ہے	خواب مین ہی
۴۱	۲۸	۴	۱۱	مین	مینا
۴۲	۲۸	۳	۱۸	اور ہی	اور بہی
۴۳	۲۹	۴	۳	سولری	سواری
۴۴	۲۹	۱	۱۵	لعل ہے	لعل ہی
۴۵	۲۹	۳	۱۹	جاہے	جائے
۴۶	۲۹	۲	۲۱	شام	سیام
۴۷	۲۹	۴	۲۳	لادو	لادوا
۴۸	۳۰	۲	۱	جنن	جتن
۴۹	۳۱	۳	۶	بدلے	بدلی
۵۰	۳۱	۲	۲۱	چشم ولب	کیسے چشم و لب
۵۱	۳۱	۴	۱	جرس زنکو	جرس تو زنکو
۵۲	۳۱	۱	۸	اوہ	وہ تو

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳۱	۳	۱۵	اور	دورمین
۵۴	۳۲	۳	۱۶	جونظر	جونظر
۵۵	۳۲	۳	۱۹	مضطرب ہوکر	مضطر ہو
۵۶	۳۳	۱	۱۶	نہ جبتک ہو	جب تلک نہ ہو
۵۷	۳۵	۲	۴	پیرون کے	پیڑون کی
۵۸	″	۲	۷	پیچھے پیشتر	نیشتر
۵۹	″	۱	۱۱	ہین	ہین ہم
۶۰	″	۴	۱۱	سوسوخیال	سوسوخیان
۶۱	″	۱	۱۶	یاد	یار
۶۲	″	۴	۱۸	سیکھے	سیکھی
۶۳	″	۲	۲۰	ابہر دلی	ابہر دہی
۶۴	″	۳	۲۰	رکھنا	رکھا
۶۵	″	۱	۲۵	بیکھی	بنکھے
۶۶	″	۴	۲۵	لیس	بس
۶۷	۳۶	۳	۷	نشترکا	نشترکا
۶۸	۳۶	۱	۱۸	نت	نٹ
۶۹	۳۸	۰	۳	نبی بہادر	بینی بہادر
۷۰	۳۸	۰	۶	اپتے	مثل اپنے
۷۱	۳۸		۲۱	پنڈت ولد	پنڈت ولد
۷۲	۳۸	۰	۲۳	یہہ کہنا	یہہ ہی کہنا
۷۳	۳۹	۱	۷	اس راہ مین جاوری	اس راہ مین براہ روی
۷۴	۴۰	۴	۳	گلعذار	گل عذار
۷۵	۴۰	۴	۲۱	ذہن	دہن
۷۶	۴۲	۰	۱۱	پہناولی	ہنناولی
۷۷	۴۲	۰	۱۱	گنجیدر	کنجبیندر
۷۸	″	۱	۱۴	ہمسرسے	ہمسر سی
۷۹	″	۳	۱۴	اوجہا	اوجھتا
۸۰	۴۳	۰	۱	جوہر	جواہر

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۸۱	″	۱	۱۷	وہ دی	دہ روی
۸۲	۴۳	۰	۱۷	شعر مشہور	شعراونکا مشہور
۸۳	۴۴	۰	۱۸	افواج وزیر	افواج و وزیر
۸۴	۴۵	۰	۱۹	مشاعرہ ہائے	مشاعرہ ہائے
۸۵	۴۵	۰	۸	مالک گنج	بالکل گنج
۸۶	۴۶	۰	۵	لکھنو مطبع	لکھنو و مطبع
۸۷	″	۰	۲۵	سٹری	[illegible]
۸۸	۴۷	۰	۳	کہین	کہن
۸۹	۴۷	۳	۱۰	جیر ہند	چتر ہند
۹۰	۴۷	۴	۲۵	تیغ ہند	تیغ مہند
۹۱	۴۸	۳	۳	میری	لڑے
۹۲	۴۸	۴	۴	ہمان	ہما
۹۳	۴۸	۰	۷	جٹمل	جیمل
۹۴	۴۸	۰	۷	بدہیل کہنڈ	بگھیل کہنڈ
۹۵	″	۳	۱۹	ساغرکا	ساغر کی
۹۶	″	۱	۲۰	ارلوی	ارادے
۹۷	۴۹	۲	۱	شنی لال	چہنے لال
۹۸	″	۲	۹	بہرے سے	بہرے ہے
۹۹	″	۱	۲۵	جوکہ	جو لوگ
۱۰۰	۵۰	[illegible]	۲۱	قلم	علم سے
۱۰۱	۵۱	۰	۶	فرحت	فرصت
۱۰۲	۵۱	۰	۱۳	ہوا ہے بزم	ہوا ہے بزم
۱۰۳	۵۲	۳	۱۷	باہمی	ہائے
۱۰۴	۵۲	۳	۱۳	رکہے	کہلے
۱۰۵	۵۳	۰	۱۲	کبجا زرق	بے زرقی
۱۰۶	۵۴	۱	۴	لعل پوشی	لعل نوشین
۱۰۷	″	۲	۲۵	آہنی	اہنی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۷۵	۱	۶	بند ہتے	بندہتے ہین	۱۹۲	۸۹	۱	۱۴	کچہہ بہی کچہہ بہی	کچہہ بہی ہی
۱۶۵	″	۰	۱۲	سب رام	ہیت رام	۱۹۳	۹۲	۰	۱۴	بخشی املاک	بخشی الملک
۱۶۶	۷۶	۰	۱۷	خورشید وقمر	خورشید اور قمر	۱۹۴	″	۰	۱۹	بہاری	بہاری
۱۶۷	۷۶	۰	۱۱	کانپور	کانپور مین	۱۹۵	۹۳	۰	۳	قالیر	گوالیر
۱۶۸	″	۰	۱۴	شجاع	شعاع	۱۹۶	″	۰	۵	عابا الترکیب	عاید الترکیب
۱۶۹	۷۷	۰	۴	مہاراجہ راجچند لعل	مہاراجہ چندو لعل	۱۹۷	″	۱	۲۴	شب ستاب	شب مہتاب
۱۷۰	۷۷	۰	۸	وزن	روزن	۱۹۸	۹۴	۲	۲	جگر	جگر نہر
۱۷۱	″	۰	۱۸	چھڑا	چھڑ ہا	۱۹۹	″	۱	۱۲	لیس	لیس
۱۷۲	″	۰	۱۹	سرہی سیب	سرہی باسبت	۲۰۰	″	۰	۱۳	راجہ منشی	منشی
۱۷۳	″	۰	″	عمد	عمدہ	۲۰۱	″	۰	۱۹	عاشق بہادر	عاشق بہا
۱۷۴	″	۰	۲۵	کئے ہین	کرئے گئے	۲۰۲	″	۰	۲۵	سامکہہ	سانکہہ
۱۷۵	۷۸	۳	۱۵	سپر	سہر	۲۰۳	۹۵	۳	۳	آئے	آتی
۱۷۶	۷۹	۴	۲	راسے	رائے	۲۰۴	۹۵	۰	۱۹	جناب	جب
۱۷۷	۷۹	۲	۱	بڑا	پڑا	۲۰۵	″	۰	۲۰	سنتاب رائے	شتاب رائے
۱۷۸	″	۱	۱۳	پہیہ	پہیہ	۲۰۶	″	۰	۲۲	مہتاب رائے	شتاب رائے
۱۷۹	″	۲	۲۰	چھپاتا ہے	چھپاتا ہے	۲۰۷	۹۶	۰	۱۹	″	″
۱۸۰	۸۱	۲	۱۳	چاہ	چاہ	۲۰۸	″	۰	۲۳	نسبی بہادر	بینی بہادر
۱۸۱	″	″	″	″	″	۲۰۹	″	۰	۲۴	نایب	نواب
۱۸۲	″	۲	۲۵	مت	منت	۲۱۰	۹۷	۰	۹	مہتاب	شتاب
۱۸۳	۸۳	۰	۱۱	پیرومن	پیرو مین	۲۱۱	″	۰	۱۹	فرخ آباد کو	فرخ آباد زیر کو
۱۸۴	۸۳	۰	۱۱	ہجری کے ساتھ	ہجری مین	۲۱۲	″	۰	۲۵	کام کہا تہے	کام کرتے تہے
۱۸۵	۸۳	۰	۱۲	ترجمعہ	ترجمہ	۲۱۳	۹۸	۰	۱۵	جب	جب اسطرح
۱۸۶	۸۴	۱	۷	بلالی	ضلع بلالی	۲۱۴	″	۰	۱۷	مہتاب	شتاب
۱۸۷	۸۴	۰	۱۵	ستمبر	بہند	۲۱۵	″	۰	۲۲	پسند نکر کے	پسند کرکے
۱۸۸	۸۵	۰	۱۷	راز	ذرا	۲۱۶	۹۹	۰	۴	اعمال الحکام	اعمال احکام
۱۸۹	۸۵	۲	۲۵	سجدہ مین	سجدے مین	۲۱۷	″	۰	۱۰	مستفید	شگفتہ
۱۹۰	۸۶	۱	۷	اکبر	اکثر	۲۱۸	″	۰	۲۵	بادشاہ کا وزیر	بادشاہ وزیر
۱۹۱	۸۸	۰	۲	صغیر	صفر	۲۱۹	۱۰۰	۰	۲	اور سہولت	تو سہولت

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۰۰	۰	۷	داوردست	دوردست
۲۲۱	〃	۰	۲۱	مسندکو	مسند
۲۲۲	〃	۰	۲۴	سکراورمع	سکرمعہ
۲۲۳	۱۰۱	۰	۶	اونکے	اونکو
۲۲۴	〃	۰	۹	باور	اور
۲۲۵	〃	۰	۱۴	قوام ملدین	قوام الدین
۲۲۶	〃	۰	۲۳	سرہون	غریبون
۲۲۷	۱۰۲	۰	۱۳	ملیا	لمبا
۲۲۸	〃	۰	۱۴	یارون	بازارون
۲۲۹	〃	۱	۱۹	کلیان راے	کلیان سنگہ
۲۳۰	〃	۰	۲۴	کرصوبہ	اور صوبہ
۲۳۱	۱۰۳	۰	۹	کیا جاتا ہے	کیا گیا
۲۳۲	۱۰۳	۰	۲۴	سے سے	سے تہے
۲۳۳	〃	۰	۲۵	نامور	نامور
۲۳۴	۱۰۴	۳	۷	سنی ہین	عشق ہین
۲۳۵	۱۰۴	۳	۱۹	جہٹوا	جہٹرا
۲۳۶	۱۰۴	۱	۲۲	ضعف	ضعف سے
۲۳۷	۱۰۵	۰	۵	نامم	نام جو
۲۳۸	۱۰۵	۲	۲۵	گدرا	گدا اشنے
۲۳۹	۱۰۶	۲	۱۷	کول	کودل
۲۴۰	۱۰۷	۰	۱	ہرسوز	پرسوز
۲۴۱	۱۰۸	۳	۱۶	لوتو	لورتو
۲۴۲	〃	۴	۱۸	حال	چال
۲۴۳	〃	۱	۱۹	سکتہ	سکتہ ہین
۲۴۴	〃	۰	۲۵	فدائی	فدوی
۲۴۵	۱۰۹	۰	۱۸	کاتہن	ناتہن
۲۴۶	۱۱۰	۰	۹	قایدہی	فایدے
۲۴۷	۱۱۰	۰	۱۹	منتخب	صفت
۲۴۸	۱۱۱	۱	۳	رام چندررام	رام چندرام
۲۴۹	۱۱۱	۳	۴	اونگ اتشرالیس	اونگلیٹرالیس
۲۵۰	۱۱۱	۳	۵	جوہے درپے	جو پے درپے
۲۵۱	۱۱۱	۳	۶	نوبنی	نوتی
۲۵۲	〃	۱	۷	شبونمین	شیومین
۲۵۳	〃	۳	۱۴	ادسٹے	اوسٹے
۲۵۴	۱۱۲	۱	۱	مراحال بہم	مراحال دل بہم
۲۵۵	〃	۰	۱۹	ابہر	آمد
۲۵۶	〃	۰	۱۹	مئی	نئے
۲۵۷	〃	۰	۲۰	کستبراحکا	کسطرح کا
۲۵۸	۱۱۳	۰	۱۶	سرج	موج
۲۵۹	۱۱۴	۱	۱	حکلبنر	حکلتر
۲۶۰	〃	۳	۲۳	رنانی	زبانی
۲۶۱	۱۱۴	۱	۲۵	کہنے	کہلے
۲۶۲	۱۱۵	۳	۱۳	ہوسے ہین	ہوتے ہین
۲۶۳	۱۱۶	۰	۱۷	جیون	چیون
۲۶۴	〃	۲	۲۳	بہوار	رہوار
۲۶۵	〃	۳	۲۳	جب نہین	جب جنہین
۲۶۶	۱۱۷	۰	۱۱	داد سخن	حساد سخن
۲۶۷	۱۱۷	۰	۱۷	جان ہر	جان پر
۲۶۸	۱۱۸	۴	۳	گاہی	کاسے
۲۶۹	۱۱۹	۱	۳	محرومم	مجروحم
۲۷۰	۱۲۰	۱	۵	تانہ حسر	تابہ حشر
۲۷۱	۱۲۰	۴	۱۳	کتی	کسی
۲۷۲	〃	۱	۲۴	سیاکن	سیاکن سفید سفیدی
۲۷۳	〃	۱	۲۵	شستاق سوق	مشتاق عشق
۲۷۴	〃	۳	۲۲	اورلد	شاگرد رند
۲۷۵	۱۲۱	۱	۲۱	بنایابی	بنایالو
۲۷۶	۱۲۱	حاشیہ	حاشیہ ۲۳	نسب حر	مقت حر
۲۷۷	۱۲۲	۱	۱۶	بنازہ	جنازہ
۲۷۸	۱۲۳	۴	۶	جانا	چاہا
۲۷۹	〃	۱	۱۷	چکا	رخ کا
۲۸۰	〃	۱	۲۳	بیعان	جہان
۲۸۱	〃	۳	۲۳	بیابان دوست جنے	بیابان دوست وحشی
۲۸۲	۱۲۵	۰	۱۰	عظیم	عظیم آباد
۲۸۳	〃	۰	۱۶	سورج دہن	سورج دلہم
۲۸۴	۱۲۶	۰	۱۳	نہلا	بدل
۲۸۵	〃	۳	۱۶	حیات	جہان
۲۸۶	〃	۰	۱۷	جہجی	جہنجی
۲۸۷	〃	۰	۲۱	نوتنیسی کرتے	نوتنیسی کرتے تہے
۲۸۸	〃	۰	۲۵	سنہ	معہ
۲۸۹	۱۲۷	۰	۷	ایسی	ایسے
۲۹۰	۱۲۷	۰	۸	اسم	وسم
۲۹۱	۱۲۹	۲	۷	الافکار	الاذکار
۲۹۲	۱۳۰	۲	۴	بندہ ممنون	بندہ ہون ممنون
۲۹۳	۱۳۰	۲	۱۷	تمہے	تجہے
۲۹۴	۱۳۱	۴	۲	خدا	فدا شخص
۲۹۵	〃	۰	۱۵	متین	متین
۲۹۶	۱۳۲	۰	۱۵	جوانمرگی ہے	جوانمرگی
۲۹۷	〃	۰	۱۶	سخن کی	سخن نے
۲۹۸	۱۳۳	۳	۱۹	جنونمین	جنونمین
۲۹۹	۱۳۴	۱	۴	تکین	تکلین کا
۳۰۰	۱۳۴	۰	۹	حیدر آباد	حیدر آباد مین
۳۰۱	۱۳۷	۱	۲	نہے	نہ سہے
۳۰۲	〃	۰	۳	دارانہ	ذرا

صفحہ ۱۲۰ سطر ۲۲ غلط مشتاق صحیح [illegible]

نمبر	حصہ	صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح
۳	؍؍	۲۱	۱۲	تعقات	قطعات
۴	۲	۲۸	۵	چنولال	چھنولال
۵	؍؍	۳۴	۵	سمندنعل	سمندلعل
۶	؍؍	۳۵	۴	برحق	برہمن
۷	؍؍	۴۱	۵	سرکا بہادر	سرکار بہادر
۸	؍؍	۴۵	۹	لاہور	رام لور
۹	۳	۴۹	۱۰	بر فوایہ	بر فوائد
۱۰	؍؍	۶۴	۵	آنکمدرائے	آنگدرائے
۱۱	۵	۰	۱	عالم	عاصم
۱۲	۶	۳۸۱	۷	باست	باستنب
۱۳	؍؍	؍؍	۱۰	جت گوپت	چترگپت
۱۴	۷	۱۳۸	۶	رائے لودیچند	رائے لورچند
۱۵	؍؍	۱۵۱	۶	ناہن	بہارس
۱۶	۹	۱۸۴	۵	تیسی	منشی
۱۷	۱۰	۲۰۱	۱۱	نقطہ	۲
۱۸	؍؍	۲۱۵	۵	نشادن	بساون
۱۹	۱۳	۲۵۶	۵	وزیر	مرزا
۲۰	۱۳	۲۶۳	۶	موصن لال	موہن لال
۲۱	۱۳	۲۶۴	۳	۸۸	۸۹
۲۲	؍؍	۲۶۵	۳	۸۸	۸۹
۲۳	۱۴	۲۹۲	۵	سمبتا لعل	سمپت لعل
۲۴	۱۶	۴۰۹	۱۱	۰	۱
۲۵	۲۰	۴۲۴	۵	بہدے لعل	بہاری لعل
۲۶	؍؍	۴۴۴	۶	بنیے لعل	بنسی لعل
۲۷	۲۱	۴۵۴	۶	چرنت	چھترپت
۲۸	؍؍	؍؍	۱۰	ننہ دیوان	سات دیوان
۲۹	؍؍	۴۶۲	۵	منارام	منسارام
۳۰	۲۲	۴۷۳	۸	لوہانہ	لوبانہ
۳۱	۲۳	۵۰۳	۱۲	اولاد	رشتہ داران
۳۲	؍؍	۵۱۱	۱۰	مرقع اورنگ	مرقع ارژنگ
۳۳	۲۴	۵۱۶	۱۱	یاورگار	یادگار

صحت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	حصہ	صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲۳	۳	حسنوجی	جنوجی
۲	۲	۳۲	۲	علم	حلم
۳	۴	۳۶	۳	رلارام	دلارام
۴	۳	۶۲	۳	گنبت رائے	گنپت رائے
۵	۴	۸۵	۳	جھونلون	جھونٹے لعل
۶	۵	۹۲	۳	بہوکھچند	بہوگ چند
۷	۵	۱۰۳	۶	چیابانشن	جیلوبانن
۸	؍؍	۱۱۱	۳	کنورسنگہ	کنورجی سنگہ
۹	۶	۱۳۱	۳	تیواڑی	نراین
۱۰	۶	۱۳۲	۶	ہلکنہ	بلکنتہ

صحت نامہ فہرست کتب مولفہ و مصنفہ منشی دیبی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	حصہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	۳	گلدستہ اخلاق	گلدستہ ادب
۱	۶	۴	مشکل مشکل شرح	مشکل شکل سوالونکا شرح
۲	۶	۷	لفنتہ جات وایام	لفظیات لغات وایام
۳	۶	۷	وغیرہ کی	وغیرہ صحیح درج ہیں
۴	۶	۱۳	لکچر	۲۰ لکچر

نوٹ

علاوہ غلطی ہاے مندرجہ نقشہ حالات مذکورہ بالا کے اور بہی کئی غلطیاں ہین چنانچہ صفحہ ۱۷ مین سحر کے آخیر سند کی ٹیپ کا یہہ شعر "سینہ اور ابہار" الخ صفحہ ۲۷ کی سطر ۲۳ مین لکہا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۲۷ کے سطر ۱۲ کے متعلق سمجہنا چاہیئے۔
۲ صفحہ ۱۲۱ مین مشتاق کے یہہ دو شعر "در گر آشیان" الخ اوسی صفحہ مین مشہور کے شعرونکی شامل لکہے گئے ہین سو اِنکو مشتاق کے شعرونکے متعلق سمجہنا چاہیئے

کمی بیشی کاتب

کاتب نے اکثر جگہ بلا استصواب مولف بطور خود کمی بیشی بہی کر دی ہے چنانچہ صفحہ ۷ کی ۱۲۲ اور ۲۵ سطر مین مولوی عبید اللہ مولوی محمد علی کے نام صاحب بڑہا دیا ہے۔ ۲ صفحہ ۹۳ مین تاب تخلص پنڈت شتاب راے کے شعرون پر یہہ حاشیہ بڑہا دیا ہے کہ یہہ شعر مفتی صدر الدین مرحوم کے مشہور ہین حالانکہ وہ شعر دہلی و لکہنو کے چند مشہور تذکرون مین تاب کے نام پر ہی لکہے ہین اور بلکہ یہہ تیسرا شعر بہی اونکا ہے جو لکہنے سے رہگیا تہا "شکوہ ادا و صف زلف و ہوا و بہار یہہ کافر ہو گیا خاک جلیے کوئی شب ایسی سحر ایسی"۔ ۳ صفحہ ۷ سطر ۴ مین "موزون کیا" کے آگے یہہ عبارت تہی "چراغ کعبہ روشن ہے میرے سینہ میں قفس ہوگا بہلا کیا خاک تو بیشتاب سے گنگا ہر چند کہ اسطرح کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے مگر یہان پر سبیل تذکرہ زبان قلم پر آگیا ناظرین انصاف پسند معاف فرماوینگے" مگر کاتب نے اس تمام کو اوڑا کر یہہ لکہدیا "مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلیے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے"، اسمین یہہ اتنا ہوا کہ جو اہل اسلام کو ناگوار ہوتا وہ تو ندر کہا اور جو اہل ہنود پر ناگوار ہوا وہ رہنے دیا از روے انصاف تو وہ بہی نکال دینا چاہیئے تہا۔ اور مین کل اس ماجرہ کو بہی قلم انداز کرتا ہون تا کہ کسیکی دل شکنی نہو۔ ۴ صفحہ ۸۲ سطر ۳ مین آغا علی شمس کے نام لفظ صاحب سجادہ زیادہ ہے۔

اضافہ

صفحہ ۱۳۹ مین مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی درگا پرشاد نادر تخلص کے ایزاد کیجاتی ہے کہ بعد تالیف تذکرہ ہذا انہون نے اپنا خانہ آباد کیا اور خداوند تعالی نے اولاد بہی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی سہ سالہ اور ایک لڑکا جو اسی سال مین پیدا ہوا ہے موجود ہے لڑکے کا نام رادہا موہن ہے حافظ حقیقی انکو حوادث زمانہ سے محفوظ رکہہ کر عمر طبعی کو پہونچاوے۔

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف اب تک جاری رکہی ہے چنانچہ جو حالات اور اشعار ہندو شاعرونکے بعد ختم تذکرہ ملے تہے وہ تو ضمیمہ مین درج کر گئے اور جو بعد چہپ جانے کے دستیاب ہوئے وہ یہان لکہے جاتے ہین اور اس سے بعد کو جو آوینگے وہ بروقت طبع ثانی کے شامل کر دی جاوینگی

امین تخلص امن سنگہ ولد کشن سنگہ اگروال جینی مذہب ساکن قصبہ سونی پت ضلع دہلی اردو اور فارسی مین اوایل عمر سے شعر کہتے ہین انہون نے کچہہ کلام اپنا اسعد صدیق میرے پاس بہیجا تہا اوسمین یہہ چند اشعار منتخب ہو کر یہان ثبت ہوئے۔

خوشی ہو نہ سکیگی کچہہ شہر زمین ہی روح سعدی کو ہے منظور روش گل ہا گلستان کا پڑہا نا ہی یہہ کہین نہ تعلیم اندلون کیا عشق کے ہین ہر ایک شعر آپکا جو در خیز او شفا

خوشدل تخلص بابو گوری شنکر خلف بابو رام ... اور حال معلوم نہوا یہہ چند شعر اونکے رسالہ رقعہ نگار ماہ فروری ۱۸۹۸ سے منتخب ہوئے

موسی کو نہ مطلق رہے یہہ تاب نظارہ ہم دکہلا دون کہی اوسکو جو دیدار تمہارا
گو آپکو ہو مد نظر یار نہ خوشدل ہم ہے بندہ بیدام یہہ سرکار تمہارا

شاد تخلص منشی ... پرشاد باشندہ گورداسپور ضلع پنجاب ہے
مرتے ہوئے ای شاد کر اونسی وصیت ہو قبر یہیں سایہ دیوار تمہارا

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مسمی تذکرۃ الشعراے ہنود مطبع رضوی دہلی مین سید محمد حسن کے اہتمام سے چہپا
ماہ جنوری ۱۸۹۸ع

نقشہ فہرست شعرائے مندرجہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳
نمبر شمار	نمبر [illegible]	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱	۱	۳	آتش	لالہ گہر دیال	•	•	متھرا	حی القایم	•	۱	
۲	۲	۳	آذر	لچھمی نراین	ہرسکھ رائے	کایستھ سکسینہ	ٹونک	ایضاً	-	۹	
۳	۳	۳	آذر	پنڈت جوالا پرشاد	پنڈت [illegible] ابن [illegible] چند	برہمن کشمیری	متھرا	سمبت ۱۹۲۰ میں انتقال ہوگیا	•	۲	
۴	۴	۳	آرام	مکھن لال	•	کایستھ	دہلی	تخمیناً ۳۰ سال ہوئے انتقال ہوگیا	-	۱	
۵	۵	۳	آرام	پریم ناتھ [illegible]	•	کھتری	دہلی	ایضاً	صاحب دیوان	۱	تیر اندازی و خوشنویسی میں اچھا دخل رکھتے تھے
۶	۶	۳	آزاد	امر سنگھ	•	•	دہلی	آنجہانی	•	۱	
۷	۷	۳	آزاد	لالہ جوالا پرشاد	•	•	فرخ آباد	متھرا میں ہیں	•	۱	
۸	۸	۳	آسان	لالہ سہج رام	•	•	الہ آباد	آنجہانی	•	۱	
۹	۹	۳	آشفتہ	گلاب سنگھ	•	کھتری	دہلی	آنجہانی	•	۱۴	تخمیناً پچاس برس [illegible] جنون عشق [illegible]
۱۰	۱۰	۳	آشفتہ	پنڈت امر ناتھ	•	برہمن کشمیری	دہلی	لاہور میں ہیں	•	۱۸	
۱۱	۱۱	۴	آگہ	پنڈت جوالا ناتھ	داتا رام	برہمن	•	کلکتہ میں ہیں	•	۲	
۱۲	۱۲	۴	اثر	پنڈت برجمن ناتھ	•	کشمیری	لکھنؤ	حی القایم	•	۲	
۱۳	۱۳	۴	احسن	منشی شام سندر	•	کایستھ	لکھنؤ	ایضاً	•	۲	شاگرد منشی دیا کرشن ریحان
۱۴	۱۴	۴	احقر	منشی شیتل پرشاد	•	•	لکھنؤ	آنجہانی	بھاگوت منظوم اردو	۵	
۱۵	۱۵	۵	احقر	بلدیو پرشاد	مہا سکھ رائے	•	فرخ آباد	•	•	۲	
۱۶	۱۶	۵	اسد	گردھاری لعل	رام دیال	سری باستب کایستھ	ہردوئی ضلع [illegible]	اہلمد کلکٹری لکھنؤ ہیں	[illegible] منظوم [illegible]	۷	
۱۷	۱۷	۵	ارمان	راجہ جنمیجی متر	نبیرہ راجہ [illegible] متر	کایستھ بنگالی	شہر کلکتہ	موجود ہیں	تذکرہ شعرائے اردو	۲	
۱۸	۱۸	۵	اظہر	منشی جگن ناتھ	منشی گردھاری لال	کایستھ	لکھنؤ	لاہور میں ہیں	•	۶	شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر
۱۹	۱۹	۵	افق	دوارکا پرشاد	پورن چند	کایستھ	محلہ نوبستہ لکھنؤ	موجود ہیں	•	۱۹	شاگرد منشی شنکر دیال فرحت
۲۰	۲۰	۶	افگار	منشی نند [illegible]	•	•	مراد آباد	سنہ ۱۲۹۱ ہجری میں موجود تھے	•	•	
۲۱	۲۱	۶	اکسیر	رام دین	بھگوان دین	گجراتی	•	سنہ ۱۲۹۳ ہجری میں موجود تھے	•	۱۴	[illegible]
۲۲	۲۲	۶	الفت	منگل سین	۲	کایستھ	عظیم آباد پٹنہ	آنجہانی	•	۱	شاگرد [illegible]

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد انتخاب	کیفیت
۴۶	۱۷	۳۲	بہادر	لال بہادر	مانکچند	.	.	سنہ ۱۲۶۷ ہجری	.	.	
۴۷	۱۸	۳۲	بہار	منشی ٹیکچند	.	کھتری	دہلی	سنہ ۱۱۸۲ ہجری	جواہر الحروف، ابطال ضرورت، نوادر المصادر، بہار بوستان، لغات بہار عجم۔	۲	بڑے عالم اور محقق ہو گذرے ہیں۔
۴۸	۱۹	۳۳	بہار	لالہ گنگا پرشاد	بہاری لعل	.	فرخ آباد	موجود	.	۲	
۴۹	۲۰	۳۳	بہجت	منشی کشن لال	لالہ کشن چند	کایتھ سکسینہ	اجمیر	مد ظلہ العالی	فوائد بر فوائد، دیوان دانشا	۱۸۱	
۵۰	۲۱	۳۲	بہجت	مکھن لال	.	.	.	.	.	-	
۵۱	۲۲	۳۲	بہرت	لالہ بہرت لال	.	.	متھرا	.	.	۱	
۵۲	۲۳	۳۲	بیتاب	شنکر لال	کیسری پرشاد	کایتھ بھٹناگر	سکندرآباد	وکیل اجمیر تھے	دیوان	۹	
۵۳	۲۴	۳۴	بیتاب	سیوک رام	.	.	.	.	.	۳	
۵۴	۲۵	۳۲	بیتاب	کشن نراین	-	کھتری	.	آنجہانی	.	۲	
۵۵	۲۶	۳۲	بیجان	شیر سنگھ	.	.	دہلی	ایضاً	.	۱	رمال بھی تھے
۵۶	۲۷	۳۲	بیخود	نراین داس	.	.	دہلی	آنجہانی	-	۱	میر درد کے شاگرد تھے
۵۷	۲۸	۳۳	بیخود	منشی جگت نراین	مٹھن لال	کایتھ بھٹناگر	سکندرآباد	سررشتہ دار عدالت	.	۲	
۵۸	۲۹	۳۳	بیصبر	منشی بالمکند	راے کان سنگھ	ایضاً	ایضاً	سررشتہ پنشن پاتے ہیں	دیوان، علم حاضر وغیرہ چند کتب	۱۶۴	شاگرد غالب اور رباعی شعراے متاخرین کے معاصر و ہم مشاعرہ
۵۹	۳۰	۳۷	بیفکر	لالہ منوہر سروپ	.	کایتھ بھٹناگر	گلاوٹھی	آنجہانی	.	۱	شاگرد ہرجس راے بانع
۶۰	۳۱	۳۷	بیغم	مہتاب راے	.	.	سونکا ضلع پرتاب گڈھ	.	.	۲	
۶۱	۳۲	۳۷	-	بینی پرشاد	.	-	.	.	.	۳	
۶۲	۳۳	۳۷	بیہوش	منشی گردیال	.	کایتھ	لکھنؤ	سنہ ۱۸۷۶ء	.	۹	
۶۳	۱	۳۹	پروانہ	راجہ جسونت سنگھ عرف کاکاجی صاحب	راجہ بینی بہادر	کایتھ	لکھنؤ	آنجہانی	صاحب دیوان	۸	دیوان نواب شجاع الدولہ والی اودھ شاگرد سرب سنگھ دیوانہ
۶۴	۲	۳۸	پروین	انگد راے	[illegible]	.	فرخ آباد	.	-	۱	
۶۵	۳	۳۸	پری	جیون لال	-	.	دہلی	.	.	۲	ریختی گو
۶۶	۴	۳۸	پریشان	بنولال	.	.	دہلی	آنجہانی	.	۲	شاگرد شاہ نصیر

نمبر شمار	نمبر	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۳۵	۵	۵۴	دریا	پنڈت رتن ناتھ	پنڈت اجیا ناتھ	کشمیری	لکھنؤ	-	-	۸	
۱۳۶	۶	۵۴	دریا	نند لال	-	-	-	محافظ دفتر راج کوٹھی میں	-	۱	
۱۳۷	۸	۵۴	دل	دیبی پرشاد	-	-	مرشد آباد	-	-	۱	
۱۳۸	۹	۵۴	دل	دوارکا پرشاد	رائے بودھ بخش	سکسینہ کایستھ	لکھنؤ	حی القایم	-	۲	
۱۳۹	۱۰	۵۴	دلخوش	بہادر سنگھ	مہیم راجہ خوشحال رائے محمد شاہی	کھتری	دہلی	آنجہانی	-	۱	
۱۴۰	۱۱	۵۴	دلسوز	لچھمی نرائن	اتمارام	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۱۴۱	۱۲	۵۵	دلگیر	چھنو لال	-	سکسینہ کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی	-	۳	پہلے مرثیہ میں تو دلگیر تخلص کرتے تھے اور غزل میں طرب اور آخر عمر میں مسلمان ہوگئے تھے
۱۴۲	۱۳	۵۵	دیوانہ	رائے سرب سنگھ عرف سرب سکھ	-	کایستھ	عظیم آباد	آنجہانی	چار دیوان فارسی	۳	
۱۴۳	۱	۵۵	ذرہ	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر	-	-	دہلی	آنجہانی	-	۱	
۱۴۴	۲	۵۵	ذرہ	لالہ تنکو لال	-	کایستھ	لکھنؤ	-	-	۵	
۱۴۵	۳	۵۵	ذرہ	لال اتواری	-	-	کلکتہ	-	-	۱	
۱۴۶	۴	۵۵	ذرہ	لالہ جوالا پرشاد	لالہ رام نرائن	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۱۴۷	۵	۵۵	ذکا	خوب چند	-	کایستھ ماتھر	دہلی	آنجہانی	تذکرہ عیار الشعرا	۵	
۱۴۸	۶	۵۶	ذکا	پنڈت سری کشن	پنڈت دیا رام	کشمیری		فرخ آباد میں ہیں	-	۱	
۱۴۹	۷	۵۶	ذکی	گنگا پرشاد	نرائن لال	کایستھ سری باستو	مہابن ضلع متھرا	سعد آباد میں ہیں	-	-	
۱۵۰	۸	۵۶	ذوقی	ذوقی رام	-	عطر فروش	مراد آباد	آنجہانی	-	۱	
۱۵۱	۱	۵۶	راجہ	راجہ بلوان سنگھ	مہاراجہ چیت سنگھ والی بنارس	برہمن	آگرہ	آنجہانی	دیوان	۱۸	
۱۵۲	۲	۵۶	حسبہ	راجہ بہادر	مہاراجہ شتاب رائے	کایستھ	عظیم آباد	آنجہانی	-	۱	شاید نام انکا بھوانی سنگھ تھا
۱۵۳	۳	۵۹	راجہ	مہاراجہ دگ وجے سنگھ بہادر رئیس بلرام پور اودھ	راجہ ارجن سنگھ بہادر	راجپوت بریاز	بلرام پور اودھ	۱۸۸۲ء میں انتقال ہوگیا	دیوان	۱۴۳	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۷۵	۲۵	۶۷	رند	گنگا پرشاد	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۶	شاگرد جرات تھے
۱۷۶	۲۶	۶۷	رند	کھیم نراین	.	کھتری	لکھنؤ	آنجہانی	.	۲	طبیب بھی تھے
۱۷۷	۲۷	۶۷	رنگین	پورن لال	.	کایستھ سکسینہ	دہلی	.	.	۱	[illegible]
۱۷۸	۲۸	۶۸	رنگین	رنگین لال	.	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	سنگاسن بتیسی نظم	۱	
۱۷۹	۲۹	۶۸	رونق	لالہ رام سہای	حکم منا لال	کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی	.	۴	
۱۸۰	۳۰	۶۸	رونق	لالہ گنگا پرشاد	پھول پرشاد	.	بریلی	ڈپٹی کلکٹر ہیں	.	۱	
۱۸۱	۳۱	۶۹	ریحان	دیا کشن	.	کایستھ سری باستب	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان باغ ریحان	۴۳	
۱۸۲	۳۲	۷۰	رئیس	بابو بینی پرشاد	.	.	خیر آباد	.	.	.	
۱۸۳	۱	۷۰	زار	بالا پرشاد راے	لالہ شنکر لال	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	تصنیفات کا نام نہیں معلوم ہوا	۵	
۱۸۴	۲	۷۰	زار	منشی [illegible] لال	لالہ [illegible] لال	کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی	انشاے گلزار [illegible]	۳	
۱۸۵	۳	۷۰	زاہد	[illegible]	.	برہمن	دہلی	حی القائم	.	۵	
۱۸۶	۴	۷۱	زخمی	[illegible]	.	کایستھ سری باستب	کاکوری علاقہ اودھ	ایضاً	.	۳	
۱۸۷	۱	۷۱	ساقی	منشی شنکر لال	منشی [illegible]	کایستھ سری باستب	سکندر آباد	سہارنپور میں ہیں	.	۴	
۱۸۸	۲	۷۱	سالک	سالگرام	دیپ راے	کھتری	دہلی	موجود	.	۲	
۱۸۹	۳	۷۱	سائل	منشی [illegible] پرشاد	.	.	.	بلرام پور میں ہیں	.	.	
۱۹۰	۴	۷۱	سبز	لکھپت راے	.	کایستھ سکسینہ	مچھریٹہ ضلع [illegible] اودھ	.	.	۲	
۱۹۱	۵	۷۱	سچانند	منا لال	راجہ درگا پرشاد	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۲	۶	۷۲	سحاب	کنور گوپال سنگھ	راجہ سالگرام	مہاجن	دہلی	وکیل ہائی [illegible] ہیں	.	۲	
۱۹۳	۷	۷۲	سحر	اجودھیا پرشاد	رام دیال	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۴	[illegible]	۷۲	سحر	[illegible] پرشاد	.	.	بدایوں	.	رسالہ قیافہ	۱	
۱۹۵	۹	۷۲	سحر	دیبی پرشاد	.	.	.	ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں ہیں	.	۱۵	
۱۹۶	۱۰	۷۳	سخن	رام دیال	پریم سکھ	.	لکھنؤ	آنجہانی	قصائد	۱۵	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۹۷	۱۱	۷۳	سخنور	دیوان سنگہ	رای جیسکہ رای	کایتہ	دہلی	انجہانی	•	۱	
۱۹۸	۱۲	۷۳	سرشار	لالہ بلوکچند	•	•	لکھنو	•	•	۱	
۱۹۹	۱۳	۷۳	سرشار	پنڈت رتن ناتہ	•	کشمیری	لکھنو	اڈیٹر اودہ اخبار لکھنو ہین	فسانہ آزاد	•	
۲۰۰	۱۴	۷۴	سرور	لالہ ٹیک رام	لالہ حکیم سری کرشن	•	فتح گڈہ	فرخ آباد مین ہین	•	۱	
۲۰۱	۱۵	۷۴	سرور	•	-	کایتہ	•	جی پور مین ہین	-	-	نام نہین معلوم ہوا
۲۰۲	۱۶	۷۴	سعد	لالہ جوالا ناتہ	•	کایتہ ماتہر	اجمیر	نائب تحصیل ریاست جیپور تھا [illegible] زیر ایجنٹی راجپوتانہ			
۲۰۳	۱۷	۷۴	سعید	لالہ کنور بہادر	لالہ گنگا پرشاد	•	فرخ آباد	•	•	۱	
۲۰۴	۱۸	۷۴	سلیم	مادہو رام عرف لالہ منوہر لال	۱ •	-	بہوپال	[illegible] القائم	•	۴	
۲۰۵	۱۹	۷۵	ساجت	لالہ بخت بہادر	منشی [illegible] دہرمست	کایتہ	لکھنو	•	-	۵	
۲۰۶	۱	۷۵	شاد	منشی بنو لال	دولتی رام	کایتہ	دہلی	پٹیالہ مین ہین	•	۱	
۲۰۷	۲	۷۵	شاد	منشی کنہیا لال	ہیت رام	کایتہ سکسینہ	اجمیر	سمت ۱۹۲۱ مین قضا کی	رسالہ علم تصوف	۲	
۲۰۸	۳	۷۵	شاد	منشی رام پرشاد	•	•	سہارنپور	•	•	۳	
۲۰۹	۴	۷۵	شاد	منشی شیو پرشاد	•	۱	-	-	-	۱	
۲۱۰	۵	۷۵	شاد	•	•	برہمن	•	•	•	۱	
۲۱۱	۶	۷۶	شاد	منشی رام پرشاد	•	•	دہلی		صاحب دیوان	۱	
۲۱۲	۷	۷۶	شاد	رای بیچک پرشاد	•	•	حیدرآباد	•	•	۱	
۲۱۳	۸	۷۶	شاد	منشی انبیکا پرشاد	چودہری رای جواہر سنگہ	کایتہ سکسینہ	لکھنو	بلرامپور مین ہین	-	۲	
۲۱۴	۹	۷۶	شاداب	رنگین لال	-	-	کانپور	اپنے وطن مین ہین	•	۵	
۲۱۵	۱۰	۷۶	شادان	منشی بنشادن لال	•	کایتہ کہتری	بلگرام	سنہ ۱۲۵۲ ہجری مین قضا کے	امیر نامہ و مثنوی	۴	
۲۱۶	۱۱	۷۷	شادان	پیارے لعل	•	کایتہ	•	•	•	۱	
۲۱۷	۱۲	۷۷	شادان	مہاراجہ چندو لال	لالہ نراین داس		رای بریلی ضلع لکھنو	-	•	۲	دیوان و وزیر سرکار آباد دکن تھی اور اب اونکے پوتے نرندر پرشاد دیوان ہین
۲۱۸	۱۳	۷۷	شادان	[illegible] رای	•	•	چاندپور	•	-	۱	

نمبر شمار	نمبر [illegible]	صفحہ نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳۹	۳۴	۸۴	شگفتہ	خیراتی لال	راتی تارام	کایستھ سکسینہ	لکھنو	اپنے وطن میں ہیں	-	-	
۲۴۰	۳۵	۸۴	شمسی	لالہ سورج پرشاد	چنی لال	-	فرخ آباد	-	-	۲	
۲۴۱	۳۶	۸۴	شمیم	منشی سکھ رام سروپ	برج لال	کایستھ بھٹناگر	اجمیر	۱۸۸۶ء میں قضا کی	واردات شمیم	۱۵	
۲۴۱	۳۷	۸۵	شمیم	منشی جیادو رائے	-	-	بھوپال	حی القائم	-	۰	
۲۴۲	۳۸	۸۵	شنکر	دیا شنکر	-	-	دھلی	-	-	۳	
۲۴۳	۳۹	۸۵	شور	بابو موہن لال	چھدامی لال	-	فتح گڑھ	فرخ آباد میں ہیں	-	۲	
۲۴۵	۴۰	۸۵	شور	مدن لال	-	کایستھ سکسینہ	ایٹہ سکیٹ متعلقہ	محکمہ کسٹم میں ملازم ہیں	-	۱	
۲۴۶	۴۱	۸۵	شوق	بھوگی لال	-	-	-	-	-	۲	
۲۴۷	۴۲	۸۵	شوق	روشن لال	-	-	-	انجہانی	-	۲	موسیقی و ستار نواز میں یکتا تھے
۲۴۸	۴۳	۸۵	شوق	رائے دولت رائے	رائے شیو سنگھ	کایستھ سکسینہ	لکھنو	-	-	۵	
۲۴۹	۴۴	۸۵	شوق	اندھی پرشاد	رائے شنکر سہائے	کھتری	کنجپورہ ضلع لاہور	حی القائم	-	۱	
۲۵۰	۴۵	۸۵	شوق	جیون رام	تلکیہ رائے	کایستھ	ٹونک	جی پور میں ہیں	-	۳	
۲۵۱	۴۶	۸۶	شیدا	کرشن گوپال	-	-	-	-	-	۴	
۲۵۲	۴۷	۸۶	شیدا	گوپال کشن	-	-	سہارنپور	-	-	۵	
۲۵۳	۱	۸۶	صادق	پنڈت چھبے پرشاد	-	کشمیری	بریلی	-	-	۱	[illegible]
۲۵	۲	۸۶	صادق	دوارکا پرشاد	لالہ کنور بہادر	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۲۵	۳	۸۶	صبا	کانجی مل	-	-	فیروزآباد	آنجہانی	دیوان	۲	شاگرد مصحفی
۲۵	۴	۸۶	صبا	پنڈت شنکر ناتھ راجہ بہادر	مرزا راجہ [illegible] بہادر	-	دھلی	آنجہانی	-	۳	
۲۵	۵	۸۷	صابر	اجودھیا پرشاد	خیراتی لال	کایستھ	سکندرہ	کلکتہ میں ہیں	دیوان	۵	
۲۵	۶	۸۷	صبر	سیتارام	-	-	-	لکھنؤ میں ہیں	-	۲	
۲۵	۷	۸۷	صریر	گنگا پرشاد	دیوی سنگھ	برہمن	دھلی	-	-	۱	
۲۶	۸	۸۷	صفا	منشی لال	رائے آسی پور [illegible]	کایستھ سکسینہ	دھلی	آنجہانی	دیوان	۱۵	شاگرد منشی ہنڈو لال زار [illegible]
۲۶	۹	۸۸	صفیر	پنڈت [illegible]	جوالا ناتھ	کشمیری	دھلی	-	-	۲	

نمبر شمار	نمبر تخلص	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۶۲	۱۰	۸۸	صمیم	تلسی داس	.	سادھو	دہلی	آنجہانی	.	۱	بڑے حکیم پنڈت اور استاد علم موسیقی کے تھے
۲۶۳	۱	۸۸	ضبط	کنہیا لال	موہن لال	کایستھ بھٹناگر	مراد آباد	حی القائم	.	۳۱	ربط کے بھائی ہیں
۲۶۴	۲	۸۸	ضبط	بھیم سین	.	.	.	مراد آباد میں ہیں	.	.	
۲۶۵	۳	۸۸	ضمیر	گنگا داس	.	.	.	آنجہانی	.	۳	رمال بھی تھے
۲۶۶	۴	۸۹	ضمیر	راجہ بلونت سنگھ	.	.	میرٹھ	.	.	۴	
۲۶۷	۵	۸۹	ضمیر	پنڈت نراین داس	.	پنڈت کشمیری	دہلی		دیوان فارسی	۱	مرزا کا خطاب انکو بادشاہ دہلی سے ملا تھا
۲۶۸	۱	۸۹	طالب	الائچی رام	سوہی رام	برہمن سارست	جلال آباد	.	.	۵	
۲۶۹	۲	۸۹	طالب	پنڈت کشن لال	.	کشمیری	دہلی	اکونٹینٹ ہتھرس میں	.	۶	
۲۷۰	۳	۹۰	طالع	لالہ نند لال	.	.	حیدر آباد	.	.	۱	
۲۷۱	۴	۹۰	طاہر	بابو پنجاب رائے	جھکن لال	.	ضلع بستی	عظیم آباد میں ہیں	.	۳	
۲۷۲	۵	۹۰	طاہر	رام پرشاد	.	کھتری	.	گوالیار میں ہیں	.	۲	
۲۷۳	۶	۹۰	طرب	گردھاری لال	.	.	امروہہ	آنجہانی	.	۲	
۲۷۴	۷	۹۰	طرب	لچھمی گوپال سہائے	پنڈت بیجے لال	کشمیری	مین پوری	فتح گڑھ میں ہیں	.	۱	
۲۷۵	۸	۹۰	طرب	موتی لعل	.	کھتری	دہلی	آنجہانی	.	۱	شاگرد شاہ نصیر
۲۷۶	۹	۹۰	طرب	دہومی لال	.	.	دہلی	آنجہانی	.	۵	ایضاً برادر زادہ راجہ کنول نین
۲۷۷	۱۰	۹۰	طرب	جھنو لال	.	.	.	.	.	.	شاگرد رشید ناسخ
۲۷۸	۱۱	۹۰	طرز	لالہ کنج بہاری لال	رائے رام دین	.	لکھنؤ	حی القائم	.	۴	
۲۷۹	۱۲	۹۱	طوبیٰ	راجہ بہادر سنگھ بہادر	.	.	[illegible]	.	.	۲	
۲۸۰	۱	۹۱	ظالم	ظالم سنگھ	.	برہمن	دہلی	آنجہانی	.	۳	ملازم سرکار بیگم سمرو
۲۸۱	۲	۹۱	ظاہر	امبا پرشاد	.	کھتری	دہلی	.	.	۹	
۲۸۲	۳	۹۱	ظریف	بینی پرشاد	روشن لال	.	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان	۳	شاگرد مصحفی
۲۸۳	۴	۹۱	ظہور	لالہ شیو سنگھ	.	.	دہلی	.	.	۱	
۲۸۴	۵	۹۱	ظہیر	لالہ بلا	.	کایستھ	دہلی	آنجہانی	.	۱۳	قریب سنہ ۱۲۹۰ ہجری کے قضا کی

نمبر	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصی	گھنشام رائے	منشی مولف مترجم شاہنامہ	کایتھ ماتھر	دہلی	بعد غدر انتقال ہوا	-	۴	
۳۰۶	۲۲	۱۰۳	عاصی	لالہ سالگرام	-	-	-	ناظر عدالت فوجداری لکھنؤ تھے	-	۱	
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصی	منشی جمعیت رائے	لالہ ایسری داس	-	اوگرپور	-	-	۱	
۳۰۸	۲۴	۱۰۳	عاصی	منشی مہتاب رائے	-	-	لکھنؤ	بلازم مطبع اودہ اخبار	-	۴	
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصی	منشی طوطارام	-	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	آجکل	-	-	استاد منشی شیو لال زار
۳۱۰	۲۶	۱۰۴	عاقل	لالہ مکھن لال	-	-	الہ آباد	اہلمد کلکٹری ہیں	-	۳۰	
۳۱۱	۲۷	۱۰۴	عبرت	دولت رام	رامی مہر لال	کایتھ	دہلی	۱۲۸۹ ہجری میں قضا کی	-	۴	
۳۱۲	۲۸	۱۰۴	عزیز	بھکھاری لال	-	-	الہ آباد	۱۱۹۶ ہجری	-	۷	شاگرد خواجہ میر درد
۳۱۳	۲۹	۱۰۴	عزیز	شیو ناتھ	-	مہاجن	دہلی	-	-	۱	
۳۱۴	۳۰	۱۰۴	عزیز	مہاراج سنگھ	-	کایتھ	دہلی	آجکل	-	۷	انہوں نے اپنے استاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے۔
۳۱۵	۳۱	۱۰۴	عزیز	دیبی پرشاد	مکھن لال	-	شاہجہانپور	فتحگڈھ میں ہیں	-	۱	
۳۱۶	۳۲	۱۰۴	عزیز	منشی کنور سین	نہال لال	کایتھ	دہلی	۱۲۷۶ ہجری میں قضا کی	حاشیہ گلستان	۱	
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عزیز	رام سہائے	-	کایتھ سری باستب	لکھنؤ	-	-	-	
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عزیز	منشی تلسی رام	-	-	سلطانپور	[illegible] ہجری	مثنوی مخزن عشق	۲	
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عتاق	-	-	-	-	زمانہ سابق	-	۱	
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عشرت	پنڈت ہوشیار سنگھ	-	برہمن قنوجیہ	میرٹھ	۱۲۶۰ھ	-	۱	
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عشق	برج موہن لعل	جوالا پرشاد	کایتھ	ٹونک	حی القائم	-	۲	
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عطارد	راجہ بالکشن	-	-	-	-	-	۳	
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	علم	منشی [illegible] سہائے	لالہ ٹھاکر پرشاد	-	الہ آباد	غازیپور میں ہیں	-	۴	
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عمارہ	چیتا رام	-	کشمیری	دہلی	-	-	۲	
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عندلیب	گوبند سنگھ	-	-	دہلی	کلکتہ میں ہیں	نغمہ عندلیب	۱	
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عیاش	خیالی رام	-	کایتھ	دہلی	-	-	۱	
۳۲۷	۴۳	۱۰۶	عیاشق	رگھوبر نرائن	-	-	-	-	چمنستان بہار	۱	

نمبر	نمبر [illegible]	صفحہ [illegible]	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۲۸	۴۴	۱۰۶	عیش	جوالا پرشاد	کالکا پرشاد	.	فرخ آباد	.	.	۳	
۳۲۹	۴۵	۱۰۶	عیش	راجہ عزت سنگھ	.	کایتھ	دھلی	آیجہانی	.	۳	بعد غدر ایک مسلمان عورت کے عشق میں مسلمان ہو کر مر گئے
۳۳۰	۴۶	۱۰۶	عیش	پیارے لال	.	.	سہارنپور	.	.	۶	
۳۳۱	۱	۱۰۶	غافل	راجہ سنگھ	.	.	.	.	.	۱	حساب دانی میں یکتا تھے
۳۳۲	۲	۱۰۶	غافل	نیچادر سنگھ	.	.	مراد آباد	آگرہ میں بستے ہیں	دیوان و مثنوی ہر سوز	۳	صاحب اکسیر حقی بیان بسمل و شکل و نمبر غافل انکے شاگرد ہیں
۳۳۳	۳	۱۰۷	غالب	خوشی رام	گنیشی لال مالک اکبار جلوہ طور	ڈھونسر	ریواڑی	میرٹھ میں ہیں	.	۵	
۳۳۴	۴	۱۰۷	غبار	کنہیا لال	شتاب رائے	.	بلند شہر	.	.	۱	
۳۳۵	۵	۱۰۷	غریب	لالہ تاج بہادر	.	.	.	سمت ۱۹۲۳	.	.	
۳۳۶	۶	۱۰۷	غلام	راجہ گوپال ناتھ	مرزا راجہ رام ناتھ ذرہ	.	.	آیجہانی	.	۲	مصاحب معتبر شاہ عالم بادشاہ کے تھے
۳۳۷	۷	۱۰۷	غنا	راجہ پیارے لال کشتو	راجہ بہادر سنگھ ابن راجہ جیت رام	کایتھ سکسینہ دہلوی	لکھنؤ	زندہ ہیں	.	۱	
۳۳۸	۸	۱۰۷	غنم	مہتاب سنگھ	.	کایتھ	دہلی	لاہور میں مرے	.	۴	
۳۳۹	۹	۱۰۷	غمگین	منشی بہاری داس	منشی کشن لال	کہتری	دھلی	زندہ ہیں	.	۱۰	
۳۴۰	۱	۱۰۸	فارغ	مکند سنگھ	.	.	دھلی	آیجہانی	.	۲	اخیر عمر میں مسلمان ہو کر بریلی میں رہتے تھے۔
۳۴۱	۲	۱۰۸	فارغ	منشی بنی لال	.	.	.	ڈپٹی انسپکٹر مدارس پٹیالہ ہیں	.	۴	
۳۴۲	۳	۱۰۸	فائز	منشی نجابت سنگھ	دھرم داس	.	دھلی	فرخ آباد میں تھے	.	۴	
۳۴۳	۴	۱۰۸	فدا	لچھمی رام	.	.	دھلی	آیجہانی	.	۲	شاگرد سودا کے تھے
۳۴۴	۵	۱۰۸	فدا	پنڈت دیا نراین	.	کشمیری	آگرہ	۱۲۵۴ ہجری	.	۱	
۳۴۵	۶	۱۰۹	فدوی	مکند لال	.	بقال	لاہور	آیجہانی	.	۷	
۳۴۶	۷	۱۰۹	فدوی	لالہ سیو رام	.	.	عظیم آباد پٹنہ	.	.	۳	
۳۴۷	۸	۱۰۹	فراقی	پریم کشور	مہاراجہ جگل کشور	بادہ فروش	دھلی	.	.	۱	
۳۴۸	۹	۱۰۹	فرح	چودھری بدل	کنج لال	چوبے	.	.	.	۱	
۳۴۹	۱۰	۱۰۹	فرحت	رتن پرشاد	گوبند پرشاد بن راجہ کنول نرائن پرشاد	کایتھ	دھلی	.	.	۳	

نمبر شمار	نمبر	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۵۰	۱۱	۱۰۹	فرحت	لالہ بینی ناتھ	.	.	الہ آباد	.	.	۱	
۳۵۱	۱۲	۱۰۹	فرحت	کیدار ناتھ	بستی رام	پنڈت دکھنی	لکھنؤ	.	.	۳	
۳۵۲	۱۳	۱۰۹	فرحت	اندر پرشاد	.	پنڈت کشمیری	.	.	.	۵	
۳۵۳	۱۴	۱۱۰	فرحت	لالہ کشوری چند	.	.	متھرا	.	.	۱	
۳۵۴	۱۵	۱۱۰	فرحت	شنکر دیال	منشی پورن چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	دیوان مطبوعہ [illegible] چند کتب عمدہ	۵۲	
۳۵۵	۱۶	۱۱۲	فرحت	دیبی پرشاد	ٹھاکر پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۳	
۳۵۶	۱۷	۱۱۲	فروغ	پنڈت کشوری لال	.	کایستھ سری باستب	.	بلرام پور میں [illegible]	.	۴	
۳۵۷	۱۸	۱۱۲	فریاد	صاحبزادے	رائے [illegible]	کایستھ	لکھنؤ	انجہانی	.	۲	
۳۵۸	۱۹	۱۱۲	فصیح	پنڈت سکھن لال	بیچے لال	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۳۵۹	۲۰	۱۱۲	فصیح	بچو لال	.	.	.	بلرام پور میں [illegible]	.	.	
۳۶۰	۲۱	۱۱۲	فضا	منشی گوبند پرشاد	.	.	لکھنؤ	حی القائم	دیوان قصائد [illegible] فسانہ [illegible] بوستان	۱۹	
۳۶۱	۲۲	۱۱۳	فقیر	منشی کھولا پرشاد	.	.	.	.	.	۱	
۳۶۲	۲۳	۱۱۳	فقیر	منشی اندر من	.	.	.	.	.	۲	
۳۶۳	۲۴	۱۱۳	فگار	پنڈت دیا شنکر	.	کشمیری	.	۱۲۹۵ھ [illegible] بلرام پور میں [illegible]	.	۱۱	
۳۶۴	۲۵	۱۱۳	فہیم	پنڈت [illegible] لال	بدری ناتھ	ایضاً	لکھنؤ	.	.	۸	
۳۶۵	۲۶	۱۱۳	فیض	کرپا کشن	.	ایضاً	لکھنؤ	.	.	۱	
۳۶۶	۱	۱۱۳	قدر	منشی پیرا لال	.	.	لکھنؤ	.	.	۱	
۳۶۸	۲	۱۱۴	قدیم	لالہ جواہر لال	.	.	دہلی	.	.	۵	
۳۶۹	۳	۱۱۴	قیصر	گوری شنکر	بن [illegible] لال	کایستھ	دہلی	حی القائم	.	۱	
۳۷۰	۴	۱۱۴	قیصر	رائے [illegible] کرشن چند [illegible]	.	.	لکھنؤ	ایضاً	.	۴	
۳۷۱	۱	۱۱۴	کامل	ٹھاکر داس	.	کشمیری	.	.	.	۱	
۳۷۲	۲	۱۱۴	کامل	لالہ [illegible] لال	سادھو رام	.	.	.	.	۶	
۳۷۳	۳	۱۱۴	کاشی	لالہ کاشی پرشاد	.	.	.	الہ آباد میں [illegible]	.	۲	

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۷۴	۳	۱۱۴	گلشتہ	جگت نرائن	-	کشمیری	دھلی	لاہور میں ہے	-	۵	
۳۷۵	۵	۱۱۴	گلشن	بالو لالچند گھوس	-	-	کلکتہ	-	-	۱	
۳۷۶	۶	۱۱۵	کنور	راجہ اپورب کرشن	راجہ راجکرشن	-	رئیس کلکتہ	موجود ہیں	دیوان	۲	
۳۷۷	۷	۱۱۵	کنور	جگرورلی سنگھ	راجہ بلوان سنگھ / راجہ [illegible]	برہمن	اکبر آباد	ایضاً	-	۱	
۳۷۸	۸	۱۱۵	کوکب	رای مکند رائے	-	-	حیدر آباد	-	-	۱	
۳۷۹	۱	۱۱۵	گرداب	رام چرن	-	-	-	-	-	۵	[illegible]
۳۸۰	۲	۱۱۵	گلچین	منشی لالچند	-	کایتہ ماتھر	جودھپور	ابھی باقی	-	۵	
۳۸۱	۳	۱۱۶	گلزار	لالہ جگناتھ	-	-	-	-	-	۳	
۳۸۲	۴	۱۱۶	گلشن	گلشن رائے	-	-	حصار	-	-	۳	
۳۸۳	۵	۱۱۶	گلشن	راجی بہرج	منشی لعل جی بخشی	کایتہ	لکھنؤ	-	-	۱	
۳۸۴	۶	۱۱۶	گینتی لال	گینتی لال	رام کشن	ڈھوسر	-	۱۲۶۳ھ	-	۱	
۳۸۵	۷	۱۱۶	گینتی لال	-	-	ایضاً	-	-	-	۴	
۳۸۶	۸	۱۱۶	گنگا	گنگا پرشاد	گینتی لال	کھتری	لاہور	-	-	۲	
۳۸۷	۹	۱۱۶	گوہر	پنڈت برہتی ناتھ	-	کشمیری	-	-	-	۹	
۳۸۸	۱۰	۱۱۷	گوہر	منشی گیندن لال	-	~~کھتری~~	~~لکھنؤ~~ [illegible]	-	-	۳	گوہر۔ غزل ... ۱۱۷
۳۸۹	۱۱	۱۱۷	گہربار	منشی رام سیوک	-	-	حیدرآباد	-	-	۱	
۳۹۰	۱	۱۱۷	لالہ	بھوانی پرشاد	-	-	دھلی	صاحب مطبع	-	۷	
۳۹۱	۲	۱۱۷	لالہ	انندی پرشاد	-	-	حیدرآباد	-	-	۱	
۳۹۲	۳	۱۱۷	لایق	لالہ رام پرشاد	-	-	متھرا	-	-	۱	
۳۹۳	۴	۱۱۷	لطیف	لالہ سوسہائے	دلوی پرشاد	-	-	-	-	۱	
۳۹۴	۵	۱۱۷	لطیف	دولت سنگھ	-	کھتری	-	-	-	۱	
۳۹۵	۶	۱۱۷	لودعی	منشی ہنگوا زلال	-	کایتہ سری باستو	-	-	ہردو لنامہ	۳	
۳۹۶	۷	۱۱۸	لیق	منشی پرشاد ایلتا	-	-	-	کانپور میں ہیں	دیوان و مثنوی	۸	
۳۹۷	۸	۱۱۸	لیق	رام سروپ	-	-	-	-	-	۲	

نمبر شمار	نمبر	نمبر صفحه	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانه	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	سائل	لاله بالکا پرشاد		کایستھ	لکھنؤ	.	.	۶	
۳۹۹	۲	۱۱۸	مبتلا	لاله چھندی سہائی	.	.	اودھ پرتاب گڈھ	اله آباد میں ہیں	.	۲	
۴۰۰	۳	۱۱۸	متبتع	لاله ملوک چند	.	.	.	.	.	۲۰	
۴۰۱	۴	۱۱۸	متھرا ناتھ	متھرا ناتھ	.	.	متھرا	.	.	۲	
۴۰۲	۵	۱۱۸	متھو	لاله متھو لال	.	.	متھرا	.	.	۲	
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجذوب	گوری شنکر	خیراتی لال	.	.	پیشکار تحصیل ہزارہ میں	-	۱	
۴۰۴	۷	۱۱۸	مجروح	منشی کشن چند	.	کشمیری	لکھنؤ	-	-	۱	
۴۰۵	۸	۱۱۹	مجروح	لاله دوارکا پرشاد	بختاور لال چودھری	-	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۰۶	۹	۱۱۹	مجنون	لاله شنکر لال	دوندی لال	.	ایضاً	.	.	۲	
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب سنگھ	گلاب سنگھ	کھتری	دھلی	حی القائم	-	۱	
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محروم	لاله انگد رائے	.	.	فرخ آباد	.	-	۱	
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	مخلص	انند رام	.	کھتری	دھلی	آنجہانی			محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑے امیر ہوگذرے ہیں
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	مخلص	بابو بنسی دھر	-	.	.	.	.	.	
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	مرادی لال	مرادی لال	.	.	لکھنو	-	اندر سبھا	۳	
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	مدہوش	منشی کنو جی	برج لال	کایستھ سکسینه	لکھنؤ	موجود ہیں	دیوان مسمی بہارستان فصاحت	۲	
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	مدہوش	پنڈت [illegible]	پنڈت گلاب سنگھ	گوڑ برہمن	دھلی	ایضاً	-	۲	
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	مدہوش	امبی پرشاد	.	.	.	-	پوتھی گوپی چند	۱	
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	مروت	ناتھو جی [illegible]	پنڈت بستی رام	پنڈت دکنی	لکھنؤ	.	.	۹	
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	مریخ	سہائی پرشاد	جگل کشور	.	فرخ آباد	.	-	۹	
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	مست	.	.	کھتری	پنجاب گوجرانواله	.	.	۲	
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	مسرت	عوض رائے	.	.	-	.	.	.	
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	مسرت	شنکر ناتھ	-	کایستھ	دھلی	-	-	۱	
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	سرور	گردھاری لال	.	.	حیدرآباد	.	.	۱	
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	مشتاق	ٹھاکر [illegible]	.	راجپوت	جہانگیر آباد	.	.	۱	

نمبر عام	نمبر حرف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	انتخاب تعداد	کیفیت
۴۴۵	۴۸	۱۲۳	منشی	عجائب رام	-	-	مرشد آباد	آنجہانی	-	۱	
۴۴۶	۴۹	۱۲۳	منشی	مولچند	-	کایتھ ماتھر	دھلی	ایضاً	دیوان و شاہنامہ	۱۹	
۴۴۷	۵۰	۱۲۴	منشی	بنایک پرشاد	-	-	بنارس	سررشتہ دار سول جج گورکھپور	-	۴	
۴۴۸	۵۱	۱۲۴	منشی	کرت لال	-	کایتھ سکسینہ	الہ آباد	حی القائم	-	۳	
۴۴۹	۵۲	۱۲۴	منعم	موہن لال	-	-	-	-	-	۲	شاگرد شاہ نصیر
۴۵۰	۵۳	۱۲۴	منعم	مکند لال	-	کایتھ	دھلی	-	-	۱	
۴۵۱	۵۴	۱۲۴	موجد	منشی کالکا پرشاد	بھگوان داس	کایتھ	لکھنؤ	قضا کے ۱۲۶۹ھ میں	-	۳	
۴۵۲	۵۵	۱۲۵	موجی	موجی رام	[illegible] حسرت	کایتھ سری باستو	لکھنؤ	آنجہانی	ہر دو دیوان اردو و فارسی	۹	
۴۵۳	۵۶	۱۲۵	موزون	مہاراجہ رام نرائن	-	کایتھ	عظیم آباد	ایضاً	دیوان فارسی	۱	ناظم عظیم آباد تھے
۴۵۴	۵۷	۱۲۵	موزون	چھتر سنگھ	نبیرہ منشی [illegible] رام صاحب [illegible]	کایتھ	دھلی	آنجہانی	-	۱	
۴۵۵	۵۸	۱۲۶	موہن	پنڈت موہن لال	-	برہمن [illegible]	-	-	-	۱	
۴۵۶	۵۹	۱۲۶	مہاراج	راجہ بلاس رائے	-	-	-	-	-	۱	دیوان نواب حشمت خاں کے تھے
۴۵۷	۶۰	۱۲۶	مہجور	منشی شیو پرشاد	-	کشمیری	دھلی	آنجہانی	-	۱۲	میر منشی ایجنٹی راجپوتانہ
۴۵۸	۶۱	۱۲۶	مہجور	رائے بلاقی چند	-	-	مرہٹہ	-	-	-	
۴۵۹	۶۲	۱۲۶	مہجور	منشی جیا لال	-	-	-	-	-	۴	
۴۶۰	۶۳	۱۲۶	مہر	مہر چند	-	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۴۶۱	۶۴	۱۲۶	مے نوش	منشی شیو سہائے	[illegible] پرشاد عزیز	-	-	-	-	۴	
۴۶۲	۱	۱۲۶	ناتوان	منشی منسا رام	لکھپت رائے	کھتری	دھلی	آنجہانی	چند مذہبی کتب کا ترجمہ اردو نظم میں و سنسکرت سے فارسی کا ترجمہ	۲	
۴۶۳	۲	۱۲۷	نادان	منشی گنگا پرشاد	دیوی لال	کایتھ سکسینہ	داؤ گنج ضلع ایٹہ	گوالیار میں ہے	تجنیس کرامات، بے نقط ہفت نگار، بہارستان [illegible]	۳	
۴۶۴	۳	۱۲۸	نادر	منشی درگا پرشاد	منشی [illegible]	کھتری	دھلی	اپنے وطن میں ہیں	قریب بچاس رسالے [illegible] وغیرہ	۱۲	
۴۶۵	۴	۱۲۹	نادر	گنگا سنگھ	-	-	لکھنؤ	-	-	۱	
۴۶۶	۵	۱۲۹	نادم	رام دیال	سیدھی لال	-	ایضاً	آنجہانی	-	-	برادر منشی مہیشور لال [illegible]

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۶۷	۶	۱۳۰	نازر	سنولال	-	کھتری	-	-	-	۲	
۴۶۸	۷	۱۳۰	ناصح	چھاجورام		برہمن	بوڈل		-	۱	
۴۶۹	۸	۱۳۰	ناطق	جگناتھ	لالہ لالجی	-	-	-	-	۱	
۴۷۰	۹	۱۳۰	ناظم	پنڈت شیو پرشاد	نانک چند	کشمیری	لکھنؤ	-	-	۵	
۴۷۱	۱۰	۱۳۰	ناظم	درگا پرشاد	چھوٹے لال	-	شمس آباد	-	-	۱	
۴۷۲	۱۱	۱۳۰	ناظم	کامتا پرشاد	بدری ناتھ	کشمیری	لکھنؤ	بہت پور میں تھا	-	۱	
۴۷۳	۱۲	۱۳۰	نالان	دولارائے	پھیکن لال	مہاجن	پوہانہ	دہلی میں تھا	-	-	
۴۷۴	۱۳	۱۳۰	نالان	سنولال	-	کھتری	دھلی	-	-	۱	
۴۷۵	۱۴	۱۳۰	نامی	لالہ موہن لال	-	کایتھ	دھلی	-	-	۱	
۴۷۶	۱۵	۱۳۰	نامی	منشی بدری داس	پتال چند	کھتری	دھلی	اپنے وطن میں تھا	-	۲	
۴۷۷	۱۶	۱۳۱	نثار	منشی سدا سکھ	منشی سیتل پرشاد	کایتھ	الہ آباد	انجہانی	دیوان اردو و فارسی	۱۰	
۴۷۸	۱۷	۱۳۱	نجات	شنکر سروپ	سام سروپ	-	کراولی ضلع مین پوری	فتحگڈھ میں تھا	-	۱	
۴۷۹	۱۸	۱۳۱	نسبت	کنہیا پرشاد	-	-	شاہ آباد	-	-	۳	
۴۸۰	۱۹	۱۳۱	نسیم	کیدر ناتھ بہادر مرزا راجہ	رام ناتھ بہادر راجہ	-	دھلی	انجہانی	-	۳	ناظر دربار شاہی تھے
۴۸۱	۲۰	۱۳۱	نسیم	پنڈت برج ناتھ		-	اکبر آباد	-	-	۶	
۴۸۲	۲۱	۱۳۲	نسیم	پنڈت دیا شنکر	گنگا پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	انجہانی	مثنوی گلزار نسیم	۵۳	
۴۸۳	۲۲	۱۳۲	نشاط	الپ سنگھ	سندر داس	کایتھ	دھلی	انجہانی		۱۳	
۴۸۴	۲۳	۱۳۲	نشاط	لالہ جودھیا پرشاد	چند پرشاد انیسری	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۴۸۵	۲۴	۱۳۲	نشاط	سکھا پرشاد	-	-	حیدر آباد	انجہانی	-	۱	
۴۸۶	۲۵	۱۳۲	نشاط	بالگوبند سہائے	-	-	-	-	-	۳	
۴۸۷	۲۶	۱۳۲	نصرت	لالہ گوبند رائے	-	کایتھ	دھلی	انجہانی	-	۱	
۴۸۸	۲۷	۱۳۲	نصیر	ارجن سنگھ	بدھ سنگھ	-	-	داروغہ توپخانہ راجہ سمتھر میں تھا	-	۱	[illegible]
۴۸۹	۲۸	۱۳۲	نظیر	پنڈت بسنت رائے	-	-	-	-	-	۱	
۴۹۰	۲۹	۱۳۲	نکہت	منشی ہاتیا پرشاد	-	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	-	-	منشی رام سہائے تمنا کی بیاض میں ہیں

نمبر	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۹۱	۳۰	۱۳۴	نور	بنسی دھر	لالہ پھر چند	بقال	پونچھ ضلع [illegible]	دہلی میں ہیں	-	۳	
۴۹۲	۳۱	۱۳۵	نہال	لالہ چندی سہائے	راجہ جیا لال	-	میرٹھ	-	-	۱	
۴۹۳	۳۲	۱۳۵	نہال	نہال چند	-	-	لاہور	-	گل بکاولی اردو	۴	
۴۹۴	۳۳	۱۳۵	نیاز	لالہ راجا رام	جگناتھ	-	بھگونت نگر	-	-	۱	
۴۹۵	۳۴	۱۳۵	نیسان	ماتا پرشاد	پورن چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	فسانہ عجائب نظم	۷	
۴۹۶	۳۵	۱۳۵	نسیم	نیم چند	-	-	-	-	گل و صنوبر نظم	۲	
۴۹۷	۱	۱۳۵	واصف	لالہ لال سنگھ	-	-	میرٹھ	-	-	۱	
۴۹۸	۲	۱۳۵	واصف	لال سنگھ	-	ٹھاکر	-	رڑکی میں رہتا	-	۵	
۴۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگا پرشاد	گنگا پرشاد	-	کول	متھگڈھ میں ہیں	-	۱	
۵۰۰	۴	۱۳۶	والہ	-	-	-	فیض آباد	-	-	۲	
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحدت	رائے جمعیت	-	کایستھ	میرٹھ	-	-	۱	
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشمبر ناتھ	گوپی ناتھ	-	دہلی	-	-	۱	
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	لالہ کنہیا لال	سنگل سین	کایستھ	دہلی	ملازم ریل ہیں	-	۱	حکیم سکھانند رقم کی اولاد میں ہیں
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	پنڈت بشمبر ناتھ	تیج ناتھ	کشمیری	دہلی	سانبھر میں ہیں	-	۳	
۵۰۵	۹	۱۳۶	وصف	بینی مادھو	سول چند	-	-	-	-	۱	
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وصفی	رائے بہارام	دیبی پرشاد	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	-	-	۳	
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وفا	راجہ نول رائے	-	کایستھ سکسینہ	-	انجہانی	دیوان	۲	نائب نواب صفدر جنگ تھے ۱۱۶۳ھ میں روہیلوں کی لڑائی میں کام آئے
۵۰۸	۱۲	۱۳۷	وفا	شنکر لال	-	-	الٰہ آباد	-	-	۲	
۵۰۹	۱۳	۱۳۷	وقار	رائے بختے ونده	-	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	چند کتب	۳۰	
۵۱۰	۱۴	۱۳۷	وقار	راجہ کشن کمار	برج موہن کشن	کایستھ سری باستو	مرادآباد	ایضاً	دیوان	۳۵	رئیس اور بڑے آدمی تھے
۵۱۱	۱۵	۱۴۱	وہبی	منشی شیو پرشاد	سوبہا رام واصفی	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	منیجر اودھ اخبار ہیں	کلیات وہبی، عقد مرقع، اور نیرنگ	۳۹۹	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پیرا ترانہ ثنا گلستان
گو زبان فارسی شیرین شکر قند ہے

ہین بلا کی طوطیان ہند بھی شیوا بیان
پر یہ ہندی مین نمک ہے ریختی وہ مین کہان

شائقین سخن کو مژدہ ہو کہ یہہ دوسرا حصہ تذکرۃ الشعراے ہنود کا اونکی خدمتین پیش کیا جاتا ہے اور
مؤلف کا مقصد اسکی تالیف سے سواے بقاے نام ابناے جنس کے اور کچھہ نہین ہے ہنود کی فارسی شاعری کا احوال تو
اول حصہ مین جوالقلم ہو چکا ہے اور اس جلد مین اونکی اردو شاعری کا بیان ہے اول اردو شاعر ہندون
مین منشی ولی رام ولی تخلص قوم کایتہہ ہوئے ہین یہہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد مین تہے اونکے بعد
راے آنند رام مخلص اور مہاراجہ رام نراین موزون نے اس شاعری کو کچھہ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبزی اوسکی
راے سرب سکھہ دیوانہ اور کاکاجی پروانہ کی ذات سے ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تہی کیونکہ راے سرب سکھہ دیوانہ
تو اپنی اوستادی سے اسکو اثر کو بذریعہ اپنے شاگردون کے کہ انمنجملہ ایک جعفر علی حسرت تہے میان قلندر بخش جرأت
کے اوستاد تہے دور دور پہونچایا اور کاکاجی پروانہ نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اوسکی دلی گرمی کی پہر تو
یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکا جابجا رواج ہوگیا اور دلی و لکھنؤ دو بڑے مرکز اوسکے قرار پائے جہان بادشاہون
کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے اوستاد اہل زبان پیدا ہوے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پردازی سے اردو
کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستان اوسکا آفتاب اوج اقبال پر چمکتا ہے اور گانون تک کے لوگ مثل شہرون
کے اوسکے جمال باکمال اور نور لایزال سے فیض پائے ہوے ہین چنانچہ آج صرف ہندون مین بہت ایسے
شاعر شیوا زبان موجود ہین کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونو پسند کرتے ہین بھلا کون ایسا ہوگا جو تقسیم

جوہر فرحت وقار اور وہبی وغیرہ کے دلکش اور پسند شعرون کو سنکر داد دینگے ہم اس بیان کو زیادہ
طول دینا نہین چاہتے ہین ناظرین آگے چلکر خود دیکھ لینگے کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ہان
اتنا ضرور ہے کہ مسلمانون کی بہ نسبت ہماری قوم مین عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہ ہے کہ پچاس
برس اوّل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اُردو کی بہ نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب
انگریزی بہت پسند کرتے ہین پس اُردو کی شاعری جسقدر ان پچاس برسون مین ہم لوگون کے اندر مروج ہوئی
گو کافی نہتی پر اسقدر تو ضرور تھی کہ پچاس برس اوّل جو مسلمانون کا خیال ہندؤن کی اُردو شاعری اور زباندانی
کی نسبت تھا وہ اوس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ایک وہ دن تھا کہ انشا اللہ خان نے اپنی کتاب مین ہندؤن
کے کلام کو خالی از فصاحت لکھا ایکدن ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے اوستاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیاشنکر کی
مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوے وہ فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی —
اس مجموعہ مین انیسو اکیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہے کہ یہہ تعداد باعتبار کثرت اور لیاقت علم و فضل
ہندؤن کے جو آج دیکھنے مین آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اسوقت ہندو شاعر موجود ہونگے
لیکن جب صرف اسقدر کی محنت تلاش اور دشواریابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہہ شعر زبان حال سے
نکل جاتا ہے ؎ یون لا اوسکی کوچے سے دل ڈھونڈکر | دیکھا جہان پڑا کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا | ہر شاعر کے خاندانی حالات
اور اسکی تصنیفات کی تحقیقات جہانتک ممکن تھا کی گئی اور جو باقی رہگئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع ثانی
مین شامل کردی جائیگی — اخیر مین ہم اون علم دوست محض خیر اور سراپا کرم اشخاص کے نام کہ جنہون نے اس
نسخہ خود پسند کی تالیف مین لاثانی اور بیش بہا مدد دی ہے بکمال شکر گذاری لکھتے ہین اور اس دیباچہ کو اونکے ذکر خیر پر ختم
کرتے ہین اور وہ نام نامی یہہ ہین — منشی درگا پرشاد صاحب نادر قوم کہتری سکنہ دہلی
منشی کیول رام صاحب ہشیار قوم کایتھ مدرس مدرسہ چاندپور — منشی راے جواہر سنگہ صاحب جوہر لکھنوی —
منشی گوکل پرشاد صاحب رسا باشندہ کانپور — لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکنہ کانپور — منشی
اندرمن صاحب مرادآباد — ٹھاکر گلاب سنگہ صاحب مشتاق اورسیر نہر جمن — منشی شنکر دیال صاحب
فرحت لکھنوی — منشی دیوکی نندن صاحب ہنر باشندہ الہ آباد — منشی لچھمی نراین صاحب
آذر سکنہ ٹونک — پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی — پنڈت جانکی ناتھ صاحب ناظم
محکمہ اپیل ریاست جودہ پور —

آثم	تخلص لالہ رگھبر دیال باشندہ متھرا اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے —
	گلکو [illegible] تو دیا تہا گلچین ‖ اگر تیری طرح گلشن مین گر میرا صبا ہوتا

تاریخ گریخت غازی احمد مختار پاشا

جو بہاگا احمد مختار پاشا غازی رومی — ملا یہ نے کہا لیس غازی لقب بہاگا

الفت - تخلص منگل سین قوم کایتھہ سکنہ عظیم آباد جنہون نے دہلی مین آکر جرأت سے اصلاح لی تہی اور اونکے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچہی طبیعت رکہتے تھے -

ہر قدم پر پیا ملاک آ سحر ہو نا بسین	گیسو کہ گہر جانے لگے شام وسحر دو جا رکر

الفتی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راجہ سکہن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نراین موزون تخلص کے وارث ہین اور رئیس اعظم اوس ناحیہ کے ہین فارسی بہی کہتے ہین اور اردو مین بہی داد سخن دیتے ہین چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

جسجگہہ بیٹہے وہین سکے ہو رہے	خاکساری سے مثال نقش پا

امانت تخلص لالہ امانت راے جو محلہ دریبہ واقع دہلی مین رہتے تہے اور حال اونکا معلوم نہوا شاید یہہ وہی امانت راے ہون کہ جنہون نے راماین اور بہاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

تشریف یہان نہ لاؤ پر نامہ تو بہیجو	مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بہیجو

امیر - تخلص جوالا پرشاد ولد گنگا دت قوم کایتھہ سکسینہ باشندہ بریلی ایک ذی استعداد اور نیک نفس آدمی ہین انکی تصنیفات سے ستین لے کہتا ست نراین مسمی بہ دافع عذاب لکہی ہے جو ۱۸۸۱ء مین چہپی ہے کہتا واقعی دیکہنے کے قابل ہے اور اوسکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے چنانچہ یہہ چند شعر بطور نمونہ اوسی بیان درج کیے جاتے ہین

زبان سے ست نراین کا ہی نام	جمال اوسکا تماشا روبرو ہے
کہ جب سچائی کو تن من سے آرام	چمن مین گل ہی گل مین رنگ و بو ہے
بیان کیا کر سکے یہہ مشت خاک	
اوسی کی ہر طرف جلوہ گری ہے	جدا ہے سب سے لیکن ہے سراپا
بجز اسکے کہ ہے وہ ایزد پاک	
کہین ہے ہر کہین وہ مشتری ہے	ڈہونڈہی سے جو ڈہونڈہے کیا ہے پیدا

اندرمن - متخلص باسم خود زبدۂ محققان نوکہن قدوۂ موحدان فخر زمن منشی اندرمن جو آج علم وفضل مین اپنے وقت کے یکتا ہین اور جنکی علمیت وفضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان مین پہیلا ہوا ہے یہہ قوم سے مہاجن ہین اور مراد آباد کو اونکی سکونت سے شرف حاصل ہے اونکو جسقدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر مین ہے اوسیقدر مسلمانو اور انگریزون کے علم دین مین بہی ہے اونہون نے مباحثہ مذہبی مین بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور ابتک حسب ذیل کتب اردو اور فارسی مین تصنیف کر چکے ہین - ۱ - تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ

۲ - ابطال التناسخین - بجواب کتاب الانام اعجاز محمدی - ۳ - حملہ ہند - ۴ - صولت ہند -

۵ - صمصام ہند - ۶ - عماد ہند - ۷ - صوارم ہند - ۸ - پاداش اسلام بجواب خلعت الہنود

۹ - اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہنود - ۱۰ - اندر بجر - بجواب سوط الہیار مولوی محمد علیحسین

بشاش - تخلص - اضعف العباد دیبی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہرچند کہ شاعر نہین مگر شاعرون کا نام لیوا
ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی بہی تک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستون کے اصرار سے لاچار ہو کر کچہہ حال
اور کلام اپنا بہی یادگاری کے واسطے لکہتا ہے - یہ مسکین قوم سے کایستہ سکسینہ ہے وطن بزرگون کا بہوپال
ہے مگر دو پشت سے اجمیر مین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندہ کے دادا کے پردادا منشی نرسنگہہ داس
ریاست بہوپال کے معزز ملازم تہے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے
صاحبزادے منشی گہاسی رام علمیت اور خوشنویسی مین اپنا جواب نہین رکھتے تہے چند کتابین اون کی لکہی ہوئی
بخط نستعلیق و شفیعہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہین اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی
مین ظاہر ہے اوسوقت چہاپہ نہین تہا اور قلمی کتابون کی بہت قدر تہی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے
بخوبی آمد ہو جاتی تہی اور آپ بلا کسیکی نوکری چاکری کے خوش گزران تہے مگر بعد وفات آپ کے جولال
کشن چند دادا راقم کے خورد سال رہ گئے اور ریاست والون نے رشتہ دارون کی چغلخوری سے کئی بار
گہر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے
بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کو رئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان مین ہوئے اوسوقت
مالوہ مین بخت آزمائی کرتے پہرتے تہے اور اوس عرصہ مین وہ بہوپال مین تہے چونکہ دادا صاحب کی
شادی اون کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہو گئی تہی اس لئے اسد فعہ وہ دادا صاحب کو
واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتہہ لے گئے اور جناب دادی صاحبہ خورد و کلان بہوپال مین ہی رہین
کچہہ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر بہوپال کو گہیر لیا اور یہہ گہیرہ بہت دنون تک سختی کے
ساتہہ لگا رہا جس سے شہر مین غلہ کی قلت یہان تک ہوئی کہ سیر بہر چانول پانچ روپیہ کو آتے تہے اور
غریب لوگ بہوکون کے مارے مرتے تہے اور جنکو موقع ملتا تہا وہ شہر سے نکل ہی بہاگتے تہے آخر
اسیطرح ایکدن ہماری دادی صاحبون کو بہی بے سر و سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوسوقت وہ گہر اور جو سامان
اوس مین تہا اپنے رشتہ دارون کو سونپ آئی تہین سو وہ اون کے ہی قبضہ مین رہا مگر افسوس یہہ ہے کہ
اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوقون مین بند تہین بیچ بیچ کر
ذریعہ بنا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابین رہین وہ وہی تہین جو اونکے خسر اونکے پڑہانے
کیلئے لے آئے تہے غرض دونو دادی صاحب بہوپال چہوڑکر شہر سرونج علاقہ مالوہ مین جو اب شامل ریاست
ٹونک ہے آ رہین اور وہان اٹہارہ برس تک اتفاق سکونت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب امیرخان
کے ساتہہ پہرے لشکرون مین بفراغت اپنا اور اپنے متعلقون کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پنڈارہ جو

سرکار انگریزی بہادر نے تمام غارت گروں اور مرہٹہ سرداروں کو ایک جگہہ بٹھا دیا اور ملک میں ہر جگہہ امن امان ہو گیا اب جناب ممدوح کو البتہ ایک گونہ عسرت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑہے لکھے نہیں تھے اور اون کا شوق اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپاہگری کی طرف تہا اور اوسی عہد یعنی جنگ پنڈارہ کے قریب سمت ۱۸۶۷ میں میرے والد بزرگوار منشی نتہن لال صاحب کی ولادت شہر سرونج میں ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک میں کہ جہاں نواب امیر خان مرحوم نے سکونت اختیار کی تہی اپنے خسر بخشی دولت رائے کے پاس چلے آئے اور وہان جناب والد صاحب نے بظل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور بخشی صاحب ممدوح کے جو سنہ ۱۲۸۵ ہجری میں واقع ہوئی صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب خلف صغر نواب صاحب مرحوم کی سرکار میں عہدہ منشی گری و پیشکاری کا مداران میں نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب صاحبزادۂ ممدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب ممدوح نے اپنے بھائی نواب وزیر الدولہ بہادر مبرور کے اوپر سرکار انگریزی میں دائر کر رکھا تہا بہوپال گوالیار دہلی آگرہ متہرا اور اجمیر وغیرہ پہرتے رہے اور آخر بعد انفصال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے اجمیر میں رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے بہی وہین مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سمت ۱۹۰۹ میں ٹونک سے وہان بلوا لیا سمت ۱۹۱۰ کی ماہ سودی ۵ کو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور میں اپنے نانا حکیم شنکر لال جی کے گہر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تہے دادا صاحب کشن چند سمت ۱۹۱۵ کے بیساکہہ میں راقم آثم کو اجمیر میں لے آئے اور سب سے پہلے اونہوں نے ہی راقم کی تعلیم تربیت میں بدل توجہ فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑہانے کے بعد دادا صاحب گہاسی رام جی کے ہاتہہ کا لکہا کریا پڑہایا بعدہ جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند میں صرف کیا سمت ۱۹۱۱ میں راقم کے نانا صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور میں بلایا اوس وقت راقم گلستان پڑہتا تہا جناب ممدوح گو بخوبی پڑہا لکہا سکتے تہے لیکن بنظر تبرک اپنے اُستادزادوں کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم نے عرصہ قریب ڈیڑہ سال تک وہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم اشخاص تہے تحصیل علم کیا اس عرصہ میں جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کاتک سمت ۱۹۱۲ میں ہو گیا اور ماہ بیساکہہ سمت ۱۹۱۵ میں جناب قبلہ گاہ صاحب جے پور تشریف لیجا کر راقم کو اپنی ہمراہ اجمیر میں لے آئے اوس وقت جناب دادا صاحب بیمار تہے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تہی یہان تک کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کاتک میں وہ بہی جان بحق ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹہہ برس سے کچہہ اوپر تھی

اور عجیب مشین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو اون کے الطاف و مکارم بزرگانہ اب تک بخوبی یاد ہین اور
یہ جو کچھہ شُدہ بُدہ راقم کو حاصل ہے اونہین کی برکت سے ہے الحاصل راقم نے پندرہ سولہ برس کی عمر تک گھر
ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھہ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم خان
صاحب مغفور کی سرکار مین ہوگئی اور سمت ۱۹۲۱ مین کسیقدر اضافہ بھی ہوا اور سرکار ممدوح مثل
والد ماجد کے راقم سے بھی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خان صاحب
اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بھی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور
ان تینون لایق صاحبزادون کو نواب وزیرالدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے
حقیقی صاحبزادون کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک مین نہین کہنے پاتا تہا کہ یہہ حضور کے بھتیجے
ہین اور بعد انتقال نواب صاحب ممدوح کے جو سمت ۱۹۳۰ مین ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہادر
بھی ان صاحبزادون کی بہت خاطر کرتے تھے سمت ۱۹۲۲ مین صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجمیر مین
آئے اور راقم کو اپنے ساتھہ لیگئے شعر کی طرف راقم کو شوق تو پہلے بھی تہا لیکن یہان آکر بسبب فرمایش
آقا ر نامدار کی طرح پر غزلین کہنا اور مشاعرون مین جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علیخان
صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ مین ہوا طرح یہ تہا | کچھہ بھی بن آتی نہین کیا کیجے | اسپر جو غزل راقم نے
صاحبزادہ ممدوح کے اصرار سے لکھی تھی اوسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث
حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حریق تجویز کیا تہا مگر والد ماجد نے بشاش رکہا
راقم نے تبرک سمجھکر دونوہی تخلص بحال رہنے دئے۔ سمت ۱۹۲۶ مین صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس
بعد حسب الطلب نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو سمت ۱۹۲۴ مین بعد معزولی اپنے
والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک
مین تشریف لائے اور ڈیڑہ مہینے بعد قضاء الہی سے ہیضہ مین مبتلا ہوکر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے
چند عرصہ بعد جو اونکے صاحبزادون مین تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلش
دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۳۴ تک راقم اونکے
سرکار مین رہا مگر چونکہ وہان ریاست کیطرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندوؤن
اوپر سخت سخت قیدین لگی ہوئی تہین جیسے مندر نہ بنانے پاین اور پرانے مندرون کی مرمت نکر سکین
وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوا اسے مسلمان لوگ بزعم حکومت عموماً ہندوؤن سے سختی کے ساتھہ پیش آیا کرتے
تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہان کے رہنے سے دل مین کراہیت رہا کرتی تہی کیونکہ اس آزادی اور

روشن ضمیری کے زمانہ مین کوئی نہ خود کسیکی غلامی مین رہنا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے
اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبورا اون قیدون کے اوٹھا دینے کی کوشش بہی در پردہ زبانی گفتگو
اور دربار مین عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تہی اور یہہ ہی امر باعث بدظنی رئیس کا ہوا حتے کہ ۱۹۲۳ء
کے شروع مین دفعتًا راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہان سے چلے جاؤ راقم کو بھی یہہ ہی منظور تہا اسلیے بلا عذر تعمیل
وہان کا روزگار چھوڑکر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے نیکنامی کی چٹھی لیکر اجمیر میں چلا آیا
بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششین مشکور ہوگئین اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ ناک
ہوکر ہندوون کو شرعی قیدون سے آزاد کردیا - دیکھو اودہ اخبار مطبوعہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء - یہان
صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ محمد عبید العلیم خان
جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہین میو کالج مین بضرورت تعلیم انگریزی رہتے
تہے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محرر حساب دان کی ضرورت تہی اسوجہہ سے بوجہ تعارف
سابقہ کے وہان میرا روزگار ہوگیا لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر ثلث تخفیف ہوکر بہت سا
وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لیے ہوا وہان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تہی مگر راقم اس خیال سے
کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو بقدر
قلیل پر قناعت کرنا چاہیے تاکہ تلافی مافات ہو بخفا و کفا گزر اوقات کرتا رہا پر اب جو یہانتک نوبت
پہونچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسی عرصہ مین میرے چہوٹے
بہائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بتعارف پنڈت نراین سہاے جی و مادہو پرشاد جی کہ یہ دونو
بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہین ریاست جودہ پور مین صورت روزگار کی ہوگئی چنانچہ
ابتک کہ چار برس ہوے راقم یہان محکمہ اپیل مین نائب سرشتہ دار ہے اور سب لوگ بفضل الٰہی
راقم سے خوش ہین - اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے منطبع و مشتہر ہوچکی ہین

۱ - لطائف ہندی - پٹیالہ مین چھپی -

۲ - افسانہ خرد افروز یعنے قصۂ بہرام و بہروز - مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی اور کئی سو جلدین اسکی
سرکاری اسکولون اور کتب خانہ جات مین لی گئی ہین -

۳ - تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرستی - مطبع منشی نولکشور لکہنؤ مین چھپی -

۴ - رسالہ چہل جواب تاریخی الضاً الضاً

۵ - کارنامہ نوآئین یعنے تقویم موند المورخین ” ” مکرر

۶- گلدستہ ادب- اسکی صلہ تالیف مین سو روپے گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نولکشور لکھنؤ مین چھپی ہوئی ہے-

۷- خواب راجستان- مطبع نول کشور مین چھپی-

۸- سوانح عمری نوشیروان بادشاہ- مطبع خیر خواہ عالم دہلی مین چھپا-

۹- جواہر التعبیر ترجمہ سنسکرت سپن چنتامنی " " " "

۱۰- نفائس التواریخ- حالات حکماء سلف مین- " " "

۱۱- تاریخ تزک ہند " " " " "

۱۲- تعلیم النساء- اسکے صلہ تالیف مین بھی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سو روپیہ ملا تہا- مطبع مذکورہ بالا مین چھپی ہے

مندرجہ ذیل کتابین تیار ہین مگر ابھی چھپی نہین

۱- تواریخ مارڑواڑ- اسکے صلہ تالیف مین تین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے

۲- عجائب التواریخ- واقعات عالم لغایت سنین ہبوط آدم-

۳- احکام نوشیروانی- ترجمہ توقیعات کسریٰ-

۴- معیار الشعراے ہنود- ہندو شاعرون کی فارسی کلام کا تذکرہ-

۵- ناری نورتن- عورتون کے پڑہانے کی ہندی کتاب-

۶- مضامین دلنشین- متعلق ترقی و بہبود قوم کا بیتہ-

۷- مصائب زندگی- سوانح عمری راجہ کرن باگہلا والی گجرات ہمعصر علاء الدین خلجی-

۸- حل لغات حقائق الموجودات-

مندرجہ ذیل کتب نا تمام ہین

۱- خلاصہ مہابہارت ۲- ترجمہ مہابہارت ۳- سنین ہجری- تاریخ عام اہل اسلام لغایتہ ہجری سنہ ۱ ہجری سے اسوقت تک ۴- سنین عیسے- یورپ و چین کی تواریخ سنہ ۱ء سے اسوقت تک- ۵- سنین ہندوستان کی تواریخ سنت آنکرم سے اسوقت تک- ۶- تواریخ جے پور ۷- تواریخ ریاست سروہی ۸- تواریخ ٹونک- ۹- تواریخ ریاست اودے پور- ۱۰- تواریخ ریاست الور- ۱۱- تواریخ ریاست ۱۲- تواریخ ریاست بوندی ۱۳- تواریخ ریاست کوٹہ- ۱۴- تواریخ جہالاواڑ ۱۵- تواریخ بہرتپور- ۱۶- تواریخ بیکانیر ۱۷- تواریخ جیسلمیر ۱۸- تواریخ مفصل مارڑواڑ- ۱۹- تواریخ ریاست بانسواڑہ- ۲۰- تواریخ ڈونگرپور- ۲۱- تواریخ دیولیہ پرتاب گڈہ ۲۲- تواریخ اجمیر- ۲۳- تواریخ ریاست کشن گڈہ ۲۴- تواریخ راجپوتان متفرق جواب رئیس نہین ہین-

ہمین وہ جز اہی باہم تہی الفت سے اپنے
کہ لاکہون ہی ہین جن ہوگئیے قابل گردن کے

بس دن ہو اہی عشق سے پہر دل میرا
نہین آتا کوئی پروانہ میری شمع مدفن پر

علاج ہجر بتاؤ تو خدا کے لئے
ہمین تو موت بہی ملتی نہین دوا کے لئے

تیری جفا کا مزہ کیا کہون کہ دل میرے
دہان زخم سے بوسے تیری سنان کے لئے

تیری رعنائی کا جسجا پہ پڑا تہا سایہ
اے گل اوس جا گل رعنا کی خیابان سمجہے اوگے

عشق مین کہاتے ہے جو گل تو بس مردن ہی
خاک مدفن سے میری سرو چراغان اوگے

دیکہہ نیا و شب جو سراپا ہے یار کے
نقشے بگڑ بگڑ گئے صبر و قرار کے

دیگر

دیگر

یار ساقی جو نباہ نگئے بس یاد دن کے
نشہ مین اونکے مزے خوب ہی لوٹے ہمنے

تم بگڑنے مین میری تقدیر ہو
اور نہ بننے مین میری تدبیر ہو

کون کہتا ہے کہ ہے تقدیر شرط
شرط ہے تقدیر گر تدبیر ہو

دیگر

اونکے بے دیکہے نہین ہتی طبیعت میری
اب تو خوبون کی محبت ہوئی عادت میری

بے اثر اشک گئے آہ نے تاثیر نہ کی
مفت برباد ہوئی ہائی یہ دولت میری

زلف بگڑی جو ہوا سے تو گئے اپنے حواس
اتنے ہی پہ ہوی برباد جمعیت میری

ایک دامن ہی کو کیا روتے ہو بیٹھے شاباش
آگے کیا کیا نہ دکہائیگی یہ وحشت میری

شرابہ نہ جانے تو تقوی کی تاب کیا جانے
نہ پی ہو جسنے وہ قدر شراب کیا جانے

دکہائین آپ تن نازک چہپائیان اوسکو
وگرنہ اتنا اوبہرنا حباب کیا جانے

نہ آیا خواب مین تو جسکے اوسکا خواب ہی کیا
نہ سویا ساتہ تو جسکے وہ خواب کیا جانے

حریق سوز جگر ہیز ہ ہے عشق بغیر
جلا نہ جسکا ہو دل وہ کباب کیا جانے

ماہ کو دیکہہ سکے وہ ماہ لقا یاد آیا
چاند کیا آیا کہ خنجر لیے جلاد آیا

دیگر

دیگر

کبہی نہ سجدہ کیا بدگمان نے میرے ساتہ
قیام اوسنے کیا مینے جب رکوع کیا

نہان کہین دانہ ہای سبحہ مین زنار کہتی ہین
اگر دیرہ عشق مین شیخ جی طفل برہمن ہے

دیگر

دیکہکر اوس بت کو کلمہ لگا پڑہنے حریف
ایا بت وہ یہان وہ بہی مسلمان ہو گیا

دیگر

ہجر نے خاک مین جو ہمکو ملایا ہے بہت
کیا عجب خاک سے گر سنبل و ریحان اوگے

دیگر

مر رہے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

لیکے بوسہ جو جہپکے پستان پر
پہول توڑا تو پہل بہی ہاتہ آیا

رات جوبن کے مزے خوب ہی لوٹے ہمنے
تازہ گلشن کے مزے خوب ہی لوٹے ہمنے

دیگر

ہے اثر عاشق کی ہے مستی اپنا
عشق ہو تو آہ مین تاثیر ہو

کعبہ مین عشاق کی زیارت کو شیخ
بت نہو تو یار کے تصویر ہو

مرگئے پر ہوئی کیون نہ حسرت میری
ہائے کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

جیکے مجبور رہا مرکے تیرے قرب سے دور
جیتے مرتے مین برابر ہی قسمت میری

ایک ہی بات کا پورا نہین ہوتا ہے جواب
اوسکی لکنت سے بڑہی اور بہی دقت میری

اوگی کیا کہ فرشتون کو بہی تنگ آتا ہے
جب وہ کہتے ہین ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

دیگر

بغل مین جسکے نہو ایک چاند سا معشوق
وہ لطف سیر شب ماہتاب کیا جانے

جسے نصیب نہو لذت وصال صنم
بہلا وہ لذت عہد شباب کیا جانے

صنم سے انکہون مین ہوتا ہے حال کا بیان
زبان دیکے سوال و جواب کیا جانے

دیگر

شب کو محفل میں جو وہ شوخ پری زاد آیا
خواب سے فتنہ اوٹہا حشر کا دن یاد آیا

سیر ہو کر دیکہنے پائے نہ روئے یار ہم
جلکے رانے نہ تاب گرمی دیدار ہم

حباب بوسہ نہ آیا کبہی دست اوس سے
اوسنے ہر دم بہولا اور ہر مین نے شروع کیا

دیگر

جان نے رخصت ہو گئی جب آپ محفل سے اوٹھے
گل ہوئی یہہ شمع مہر صبح ہجران دیکھکر

قبا پہنے جو تو جھکر گریبان آستین دامن
تو میرے حق مین ہین خنجر گریبان آستین دامن

دیگر

دیگر

گر بہے میرے آتش غیرت بہی بجہا دے
جلتے ہین اغیار بہی رونے کے اثر سے

وہ دن ہو کہ پہر قاتل بیرحم کو دیکہون
پہر تیغ کا بوسہ لون لب زخم جگر سے

ہے وصل ہی محرومی جاوید کا پیغام
خط اوسنے جو لکہہ بہیجا ہے سیمرغ کے پر سے

ہزارون مر گئے اس آرزو مین
مگر تجہسا کوئی قاتل نہ پایا

خانہ زنبور ہے اپنا بہی گہر
جب ہوا آباد غارت ہو گیا

پر عنقا جو ملے تو لکہون مضمون کمر
چشم عنقا جو ملے تو دہن اوسکا سوجہے

بوسے مانگے تو کہا اوسنے دہن ہی لو
ہای کس پردۂ اقرار مین انکار کیا

یا جبین مین ترے آنکہونکی لیجان آئی
نکلے جیتا وحشت دل مجکو کہا جاتا ہے

شب وصل آئی ہی رخصت لگی تم مانگنے ہمسے
نہ جانا تہا یہ شر ہوگا تمہارے خیر مقدم سے

دلمین ہی لو نہ شمع رخون کے وصال کی
کعبہ مین روشنی ہے بتون کے جمال کی

تشبیہ اسسے دیتے ہین ابروی یار کو
اتنو کمان خم بہی ہے ہلال کی

رخ ہے تمہارا بدر کا بجلی کی ہے کمر
اور بالک کہکشان کے ہی ابرو ہلال کی

تیری کمر مین وہم وگمان کو نہین ہے دخل
وصف دہن مین جا ہے نہ کچہہ قیل وقال کی

دیگر

پہر کسی صورت بہی یوسف کو نکہی وہ عزیز
اگر زلیخا کو دکہا دین یار کی تصویر ہم

عشق مین جو ان کو بہی ہو جائے حاصل کمال
عشق کی دولت ہوئی شیدا زبان عندلیب

عاشقون پر خار کہا کر باغ کیا کو بہی پہل
باغبان سیران کر تو آشیان عندلیب

دیگر

تمہارے قد کو ہوئی سرو دیکہکر سجدے
تمہارے رخ کو جو دیکہا تو آتش مین گل

بسند جب سے ہوا اوسکو پار ہو بون کا
ہوے ہین اوسکے غلامان شگفتہ گو کشمیر گل

دیگر

دیگر

ہے خون زخم دل سی اپنا سارا پیرہن گلگون
اور اشکون سے ہین گم گریبان آستین دامن

گل رنگ رخ سی تیری پسینے مین غرق ہی ہیز
شبنم کہان ہے یہہ عرق انفعال ہے

یہی ہے غنیمت کہ سر محفل اغیار
وہ دیکہہ مجھے لیتے ہین دزدیدہ نظر سے

بیجرم کیا تو نے ہمین کشتۂ شمشیر
آخر یہہ ملا پہل تیری الفت کے ثمر سے

جو زنگ نے کیا مشق ستم نے تیرے ہمکو
غمزے سے شار رہے تغافل سے نظر سے

دیگر

گل اوسیدم مین ہو اشعل چراغ سحر سے
ہای جب زخم جگر سے میری سرکی بتی

دیگر

بر سر خاب سے لکہتا ہے جواب خط وصل
اسکے یہہ معنے ہین کہ شب کو نہ ملنا ہوگا

ناصحا منع نکر عشق بتان سے مجھکو
میرے سینہ مین یہی ہے بسمل تیر سینہ نہین

جب کمر کا یار کے مضمون رقم ہوتا ہے
خط مسطر شعر کو راہ عدم دکہلا تی ہے

دیگر

کب ہے شفق یہ وقت سحر آسمان کی
آتش لگی ہوی ہے تمہارے جلال کی

سوہی میان یار کا عقدہ نہین کہلا
ہر چند ہمنے کہال نکالی ہے بال کی

زلف سیہ کو چہوتے ہی اندھیر ہو گیا
ثابت ہوئی ہے تجہہ پہ خطا بال بال کی

سنتا نہین ہے کوئی بہی طوطی کی اب صدا
عالم مین نام ہے تیری بول چال کی

ہوگی اعمالون کے جب ہمکو سزا او جزا
تب کرینگے پیش اپنا نامہ تقدیر ہم

دیگر

باغبان بگڑی سے کیون ہمنی بگاڑا اوسکا کیا
آئی ہین کچہہ دم سننے کو بیان عندلیب

قدر ہے جنکو سخن کی جانتے ہین وہ حقیق
روی گل سی ہی ہے رنگین تر بیان عندلیب

عجب عالم مستی ہے آج گلشن مین
کہین ہے جوش مین بلبل کہین ہے جوبن گل

سمن شباب مین وہ شوخ اور شوخ ہوا
کہ جیسے فصل مین ہوتا ہے اور جوبن گل

وطن مین پا ہے ہی عزت کہین بہی اہل کمال
عزیز ہوتا ہے دکان گلفروش مین گل

تیری ابرو کا جو دلمین بیان بستا ہے بہت
اسکمان سے سہمتا زاغ سویدا ہے بہت

سبز ہی بہائی رادہا سوامی اصل نام منشی شیو دیال سنگہ صاحب ہے تو آگرہ مین ملا ہون یہہ بہی بڑے مرتاض تہے اور ایک پنتہ انہون نے بہی چلایا ہے انکے والد منشی دلوالی سنگہ اور دادا دیوان ملوکچند اپنے بہار کے معتبر لوگون سے تہے۔ کتاب بہار بندرابن انکی تصنیف ہے اور اوسمین انکا ہندی فارسی اُردو کلام بہت کچہہ درج ہے از انجملہ یہہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کبہو صبر نہین بات یہ گہبرائی کی	اب ضرورت ہے بڑی قلب کے سمجہانیکی
تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجہو	جب کہ امید ہے شیرین پہل کہانیکی

بنسی دہر ولد لیسری پرشاد قوم کایتہ بہٹ ناگر سکنہ اجمیر یادگار منشی شنکر لعل بیتاب تخلص مگر تخلص انکا یاد نہین رہا صرف ایک شعر یاد تہا سو یہان لکہا گیا ۔

قلم ہو سو کہسکر کاشا ساہی کو یہ چلکر	اگر لکہو نہین کچہہ احوال اپنے سوز ہجران کا

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر قوم کایتہ باشندہ لکہنو مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار اودہ کے تہے تواریخ سیر المتاخرین مین لکہا ہے۔ راجہ بنی بہادر مرجع جمیع ملازمان وزیر و مختار حل و عقد معاملات او بود و جراتے داشت کہ مثل او در آن وقت در رفیق پروری و شرفا نوازی کسے نبود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سر انجام امور دشوار و تعلقات مالی و ملکی ید طولی داشت سنہ ۱۱۷۷ ہجری مین نواب وزیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر بندیل کہنڈ سر کرنے کو گیا راجہ بنی بہادر کو اسنے پیشتر سے ہی بہیج دیا تہا راجہ نے بنارس کے رئیس بلونت سنگہ کو بہی اپنے کفالت سے ساتہہ لیا تہا جو بڑا عیار جرار اور نہایت مالدار راجہ تہا اور کبہی شجاع الدولہ اور اوسکے باپ صفدر جنگ کی پاس حاضر نہوا تہا اسعرصہ مین بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگریزون سے لڑائی ہار کر بندیلکہنڈ مین بادشاہ اور وزیر کے پاس بطلب مدد آیا اور بعد اختتام مہم بندیلکہنڈ کے بادشاہ اور وزیر محمد قاسم کے ساتہہ روانہ ہوئی بکسر مین انگریزون اور مغلون کی لڑائی ہوی مقابلہ کے وقت راجہ بلونت سنگہ اور راجہ بنی بہادر اور زیادہ گورنا مولن نے بہت کوشش اور بہادری کی لیکن انگریزی سپاہیون کے بارہ سے کچہہ پیش نہ چلی چنانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کہا کر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ سامان کر کے انگریزی فوج سے لڑائی کی اور پہر شکست کہائی اور بہاگ کر روہیلون کے ملک مین چلا گیا اس لڑائی مین راجہ بنی سنگہ بہادر کے بہت سے رفیق کام آئے اور اونہون نے اپنے ملک مین رہکر جب یہ دیکہا کہ بادشاہ وزیر کو چہوڑ کر انگریزون سے ملگیا اور راجہ بلونت سنگہ اپنے ملک مین جا بیٹہا تو ناچار انگریزونکی موافقت مصلحت سمجہی اور بروقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اونہون نے کہا کہ بشرط حوالہ کرانے شمرو فرنگی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شمرو کی پاس تو ایک جرار فوج اور جنگی توپخانہ ہے اوسکے پکڑنے مین بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو حوالہ کر دونگا محمد قاسم یہ سنکر فورا راجہ کے قبضہ سے نکلگیا اور راجہ نے سارا حال وزیر کو لکہا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم تو یہان لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور تم وہان رہکر انگریزون سے سازش رکہو تاکہ دونو صوبہ اپنے قبضہ مین رہین تب راجہ نے راجہ شتاب رای کو لکہا کہ وزیر نے وہ شرطین جو انگریزون نے مقرر کی تہین منظور نہین کین اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر مین اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہین دیکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ انگریزون کے سایہ مین رہون سو آپ اسبارہ مین سعی فرماوین۔ راجہ شتاب رای جو اوسوقت انگریزون کے رفیق تہے مضمون اور مکرر درد راجہ بنی بہادر کے تہے اونہون نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجہہ کر افواج انگریزی کے جنرل سر گڈیر میجر کرناک سے کہ جنکے ساتہہ وہ تہی خوب سعی تحریک اور گفتگو کی

جسپر صاحب ممدوح نے اونہین کی صلاح سے ایک خط لکھکر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتہہ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ اودہ کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بہی اپنے رسائی اور حسن خدمت سے طرفین کو راضی رکہا مگر صاحب نے کہا تہا کہ تم اپنے قبایل کو بلاکر صوبہ عظیم آباد مین رکہو تو ہم تمکو کل نیابت صوبہ اودہ اور الہ آباد کی دیدین مگر وہ عذرات واجبے قبایل کے بلوانے مین تامل کرتے تہے اسعرصہ مین یہ خبر مشہور ہوی کہ نواب وزیر مہاراجہ ملکر کو اپنے مددپر لاکر انگریزون سے لڑنے آتا ہے راجہ کو بپاس نمک اوسکے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہوسکا لکہنؤ جاکر مع اپنے فوج اور قبایل کے نواب سے جاملے تب انگریزون نے دونو صوبہ کی نیابت راجہ شتاب رای کو دیدے۔

کوڑہ کی نواح مین پہر انگریزون اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پہر انگریز غالب ہوی مرہٹون کے سوار انگریزی قواعددان پلٹنون کی بندوقون سے ہارکر بہاگ گئی وزیر پہر روہیلون کے ملک مین آیا اور اوسنے احمد خان بنگش کی صلاح سے راجہ شتاب رای کی معرفت انگریزون کے ساتہہ صلح کی اور راجہ شتاب رای نے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کرکے نواب کے عزت کا پورا خیال رکہا اور اوسکا ملک واپس اوسکو انگریزون سے دلادیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بہی بہت نیکبخت اور فیاض تہین چنانچہ اونکی فیض سے اکثر غریب غربا پرورش پاتے تہے اور جو محتاج اونکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تہا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہین جاتا تہا راجہ جسونت سنگہ جو کاکاجی پروانہ کے نام سے بہی مشہور تہے راجہ بنی بہادر کے بہتی تہے راجہ بنی بہادر شاعر بہی تہے اور اونکا کلام بہت صاف اور شیرین ہے مگر ہمکو سوای ایک شعر کے نقل اور دستیاب نہین ہوا اور اس سے اونکی خوش فکری اور شیوا زبانی ظاہر ہے
ساجن کی گئی لگی آرزو نہ گئی   ہمارے جامہ کہنہ سی ہچکی پونہ گئی

بہادر تخلص بابو رن بہادر سنگہ خلف بابو فتح بہادر سنگہ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبر آباد ایک خوش فکر شاعر ہین اور یہہ شعر اون کے اونکی لیاقت سخن پر گواہ ہین۔

ہم تڑپتے ہین مرغ بسمل سے	پہل یہ پایا ہے تیغ قاتل سے ای بہادر پہنچو تو میدان	ایک دم بہی جدا نہین ہوتا نہ اوٹہی لاش کوئی قاتل سے	کیا محبت ہے درد کو دل سے

بہادر تخلص لالہ راج بہادر مدرس اردو اسکول بلرام پور اودہ شاگرد منیر آغا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ رسالہ گلشن فقیر مصنفہ نند کشور لال فروغ مین درج ہے۔

بہادر تخلص لال بہادر خلف نانکچند مرحوم انکا ایک فارسے قطعہ تاریخ مثنوی سحر بہت مصنفہ منشی جگوپال ناقب مطبوعہ سنہ ۱۲۸۴ھ مین درج ہے اور کلام دیکہنے مین نہین آیا۔

بہار تخلص منشی ٹیک چند قوم کہتری شاہجہان آبادی مصنف لغات بہار عجم معاصر اور ہم مشاعرہ خان آرزو کے تہے ہندوؤن مین کیا مسلمانون بہی کوئی مثل انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہین ہوا ہے آجتک بڑے بڑے عالم اور فاضل اونکی تصنیفات کو دیکہکر کان پکڑتے ہین کتاب بہار عجم مین جو فارسی اصطلاحات کے علم مین لاجواب واقع ہوی ہے اور رسالہ جواہر الحروف اور ابطال ضرورت نوادر المصادر بہار بوستان اونکی تصنیفات سے ہین بہار عجم جواب متعارف اور متداول ہے اونکا اسقدر نقصان ہوا ہی کہ جسسے تمام اگلے مسودات منسوخ ہوگئے یہ عجائب نسخہ سنہ ۱۱۸۱ مین اختتام کو پہونچا ہے اور اوسمین نام ایک شخص کا لکہا ہے اوسکا خطبہ

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کیطرف سے ہے یہہ کتاب اس علم مین بہت مستند شمار کیجاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنے ہی نہین لکھے ہین بلکہ اونکی استعمال کا طریق بہی بتایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ نادر اور لطیف اشعار اوستادون کے لکھے ہین کہ اگر کوئی حرف اون شعرون کو ہی یاد کرلی تو بلبل ہزار داستان اور عندلیب شیوا زبان ہوجاے یہہ بزرگوار علاوہ فارسی کے اردو زبان مین بہی شاعر تہی چنانچہ یہ شعر اونکی اوس قوت کی شیرین کلامی کے بہت اچہا نمونہ ہین ۔

وہی ایک ریسمان ہے جسکو ہم تار کہتے ہین
کہین تسبیح کا رشتہ کہین زنار کہتے ہین
اگر جلوہ نہین ہے کفر کا اسلام مین ظاہر
سلیمانی کے خط کو دیکھ کیون زنار کہتے ہین

بہار تخلص لالہ کارکا پرشاد ولد بہاری لال فرخ آبادی شاگرد صفدر ۔ یہہ شعر اون کا ہے ۔

وہ میرے گہر آئین تو کہون حال دل اپنا
تقدیر سے نکلے کوئی صورت اگر ایسے
رکہدے لگا قلم ہاتہہ سے چین ہاتہہ کے مانی
ہرگز نہ کہینچی گی کبہی پتلی کمر ایسے

بہجت تخلص منشی نتہن لال قوم کایتہ سکسینہ والد ماجد راقم تذکرہ ہذا ۔ ولادت آپ کی شہر سرونج ضلع مالوہ علاقہ ریاست ٹونک مین متی بہادون بدی ۹ سمت ۱۸۷۸ کو واقع ہوئی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک مین بظل تربیت اپنے نانا بخشی دولت رائے کے کیا اور ۱۳۰۵ ہجری یعنے سمت ۱۹۴۰ کے بعد نواب محمد ابراہیم علیخان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبد الکریم خانصاحب کے سرکار مین بعہدہ متصدی گری و پیشکاری کارپردازان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور ۱۳۲۶ ہجری مطابق سمت ۱۹۶۲ تک کاروبار متعلقہ اپنا اس دیانت و امانت اور خوش اسلوبگی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور رضامند تہا مگر سنہ مذکور مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب ممدوح کے جو فرزندان جناب معز الیہ نے پنشن مقرر کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے متولیون میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہرہ حسن لیاقت کارگزاری و دیانتداری آپکے آپکو درگاہ خواجہ موصوف مین بعہدہ نائب متولی رکہہ لیا چنانچہ اسوقت تک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ مین اپنے تعلق کا کام کرتے ہین اور وہانکے تمام چہوٹے بڑے آدمی بہی آپکے اخلاق و خوارق عادات سے خوش ہین اور مزید برآن تمام شہر اجمیر مین کہ جہان عرصہ قریب چالیس برس سے قیام ہے آپ کی بہت کچہہ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپکے علم و ہنر سے وہانکے اکثر لوگون کو فیض پہونچا ہے اور پہونچتا ہے کیونکہ آپنے اپنے وقت کا بہت سا حصہ طالبعلمون کی افادت کے لئے وقف کر رکہا ہے اوسوقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑہ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی سے انکار نہین ہے میری یاد مین بہت لوگ آپسے لکہہ پڑہ اپنے مدعا کو پہونچ گئے ہین کسی نے علم پڑہا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب سیکہا ہے کسی نے مسودے لکہنے مین کسی نے شعر دکہلانے مین کوئی ہندی پڑہتا ہے کوئی میزان منشعب کا سبق لیگیا ہے کسی نے عروض قافیہ دیکہا ہے اور چشمہ فیض بفضل الہی سے آجتک بہی جاری ہے اسیطرح سے خط اور عرضے وغیرہ جو لکہانے کو آوے اوسکو مفت لکہدیتے ہین اور پڑہانے لکہانے مین کبہی کسی سے کچہہ نہین لیتے پہلے تو تمسک اور بیعنامہ و رہن نامہ وغیرہ بہی مفت لوگون کو لکہدیا کرتے تہے مگر جب سے دو ایکدفعہ اس عرصہ مین گواہی کے لیے عدالت مین جانا پڑا تو اوس قسم کے کاغذون کا لکہنا چہوڑ دیا ہے ۔ مزاج مین حد سے زیادہ مسکنت اور زخارف دنیوی سے بالکل استغنا اور بے پرواہی ہے ہمیشہ قوت حلال کے کوشش رہی ہے کبہی ناجایز طور پر تنکا بہی کسی سے لیا اور نہ اوسکا خیال کیا صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب

کی سرکار مین تیئس برس سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیربار رہا کرتے تہے جس سے اکثر
لوگون نے فایدہ اوٹہایا اور قرضخواہون سے ملکر خیانت کی لیکن آپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبہی ایک کوڑی ادہر
اودہر نہین کی حالانکہ خود بہی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے بہی قرار واقعی قدر و منزلت اوس دیانت داری کی نہین ہوئی اور
جو تہوڑی سی پنشن عمر بہر کی محنت خیرخواہی اور جانفشانی کے صلہ مین ہوئی تہی اب وہ بہی نہین ہے یہ حال ہندوستانی سرکارون
کا ہے جو کسی زمانہ مین پشتون تک اپنے رفیقون کی پرورش کرنے والی مشہور تہین علاوہ دیانت کے آپ کی راست گوئی بہی مشہور
ہے چنانچہ ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہوگئی تہی اور قرضدارون کو کامدارون کی
قول و فعل کا کچہ اعتبار نہین رہا تہا تب یہہ ٹہری کہ انکو سرکار کے روبرو دیجیلین اور وہان تسلی کرادین صاحبزادہ محمد خانصاحب کہتے تہے
کہ جب یہہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کامدار تمسے کہتے ہین عنقریب تمہارے قرضہ کی سبیل ہوجائیگی سو تم خاطر
جمع رکہو اونہون نے عرضی کی کہ سرکار کامدار تو بہت دنون سے یون ہی کہتے ہین ہان جو لالہ نہتن لال جی کہدین کہ اتنے دنون
مین تمہارے روپیہ کی سبیل ہوجائیگی تو پہر ہمکو کچہہ عذر نہین ہے تب سرکار نے کہا اچہا تم جاؤ ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادینگے اور
پہر لالہ جی کو بلاکر کہا کہ تم مہاجنون سے کہدو کہ اتنے عرصہ مین تمہاری ادایگی کی صورت ہوجائیگی اسپر لالہ جی نے کچہہ دیر تامل کرکے
کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجیے اور مجہے معاف رکہئے کیونکہ اتنے مدت مین انکی سبیل ہوجانا مجہے ممکن معلوم نہین ہوتی ہے فقط
ایسی ہی ایک برہمن مسمی گنپت رام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب ممدوح کے خسر میان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تہے اونہین
صاحبزادہ صاحب نے کسیوقت اوس کے دینے کا اقرار کرلیا تہا وہ اجمیر مین آیا اور برسون تک اوس کے اقرار سبیل قرضہ کا ہوتا رہا آخر
اوسنے کامدارون سے کہا کہ اگر ابہی روپیہ کی صورت نہین ہے تو مجہکو تمسک کا ہی کاغذ اسٹامپ پر لکہدیجیے کامداران نے سرکار سے عرض کی
تو فرمایا کہ جب اوسکے روپیہ دینے کرلیے ہین تو تمسک لکہدینے مین کیا حرج ہے لکہدو چنانچہ اونہون نے اگلے ساری تمسک میان محمد منور خان
کے لیکر ایک نیا تمسک تین ہزار روپیہ کا کاغذ اسٹامپ پر لکہدیا چند روز بعد وہ شخص بہی مرگیا اور ادہر سرکار مین محمد مستجاب خان نام کے
ایک صاحب کامدار ہوئی یہہ بڑے ہی قانونی تہے انہون نے اوس تمسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج المیعاد قرضہ کا ہے اور برہمن مذکور
کے وارثون کو اوسمین کچہہ وصول ندیا اور تین برس کے قریب تک لیت و لعل کرتے رہے جب میعاد گزرنے لگی تو برہمن مذکور کے داماد نے
بہت چاہا کہ تہوڑا بہت جو دے سکے حفظ میعاد کے ملجانی اوسیکو کافی سمجہے مگر جب کچہہ ملتا نہ دیکہا تو ناچار محکمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر مین بصیغہ
دیوانی نالش کردی کامدار صاحب اسکو عین اپنے منشا کے موافق سمجہہ کر قانونی دلایل سے جوابدہی کو مستعد ہوئے اور تمادی ایام کے
عذر دن کو بڑی طمطراق سے نبہایا اوسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تک بات آئے تو آپ بہی کہدینا پرانا قرضہ ہے اور تمسک بلا مرضی
ہماری کامدارون نے ناجایز طور پر لکہدیا ہے اوسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نہتن لال سے بہی تو پوچہو کہ وہ بہی ایسا کہدینگے یا نہین
کیونکہ تمسک انکی ہاتہہ کا لکہا ہوا ہے اسپر جب آپ سے گفتگو ہوئی تو آپنے صاف کہدیا کہ ہم جہوٹ نہین بولینگے تمسک ہمنے سرکار کے
کہنے سے لکہا ہے اور قرضہ البتہ پرانا اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اوسکا دینا خود قبول کرلیا تہا اور اسکا کوئی عذر

عدالت مین پیش نہ جاے گا بہتر ہے جو آپ مدعی کو راضی کر لین گر کا مدار صاحب تو جواب دینے کو گئے۔ مگر جب صاحب بہادر نے تمسک دکہلا کر پوچہا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہین یا نہین تو کچہہ جواب نہین بن آیا اور معہ خرچہ ڈگری کرا کر واپس آئی اور یہ نواب صاحب کو بنام سواہی مین کرایا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہہ نواب صاحب کو زیبا نہین تہا کہ اسطرح تمسک لکہکر جاتا ہے اوسوقت آپ کی سچائی کی سرکار سے لیکر ادنی نوکر تک سب ہی آپکی نے تعریف کی۔ اسیطرح حسین بخش نام ایک شخص اوسی سرکار مین ملازم تہا بعد موقوفی وہ جب کہین روزگار کی تلاش کو جانے لگا تو آپ سے کہہ گیا کہ ایک مہاجن مین میری تین سو روپیہ امانت ہین وہ آپ لے لینا اوس مہاجن نے وہ روپیہ تہوڑے تہوڑے کرکے دو تین برس مین دئے اور آپ کی صرف مین آگئے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اوسکو تین سو روپیہ کا سودی تمسک اوسکے رضامندی سے بعد ادائے منافع واجبی کے لکہدیا وہ پہر چلا گیا اوسیطرح اوس سے کئی دفعہ تبادلہ تمسکات اور تجدید قرضہ کا اتفاق پڑا اخیر مین ایکدفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمسکات ایک شخص کو دکہلائے اونمین آپکے ایک تمسک کے قانونی میعاد گذر چکی تہے شخص مذکور نے اوسکو دیکہکر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ اسکے تحریر کو ہوگیا اور پہر کچہہ وصول بہی نہین ہوا ہے اب اسکی کہین سماعت نہوگی مگر حسین بخش نے اسکی کچہہ پروا نہ کی کہا جس شخص کا یہ تمسک ہے اوس سے مجہکو ایسی امید ہرگز نہین ہے اسپر اوس شخص کو بڑا تعجب ہوا اور اوسنی اوسکی بات کا یقین نکیا لیکن کچہہ عرصہ بعد جب اوسنی تمسک جدید اوسکو لیجا کر دکہا یا اور کہا کہ اسقدر مجہکو وصول بہی ہو چکا ہے تو اوسوقت اوس شخص کے تعجب کے کچہہ انتہا نہ تہی کیونکہ آپنے بلا لحاظ تمادی ایام تمسک بدل دیا تہا اور اوسکا سود بہی چکا دیا تہا۔ اور بعد غدر جب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹکیس جاری کیا تہا اور اوس شخص کو کہ جسکے آمدنی دو سو روپیہ سالانہ سے کم تہی مستثنی کرکے واسطے تخمینہ آمدنی اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کر دئے تہے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر باعتبار تنخواہ کی اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹکیس لگاتے تہے تب آپنے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سال بہر مین دو سو روپیہ سے کم تہی حق التحریر کی رقم مثل دستوری وغیرہ کو جو کبہی کبہی ملتی تہی تنخواہ کے ساتہہ جمع کرکے اوسکا تخمینہ کیا تو اوسکو قابل اداے محصول سرکار کے دیکہکر خود اپنا نام نقشہ مین لکہوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کے آمدنی اول تو چندان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی ہی کہ کبہی آئے اور کبہی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک رقم فرض کرکے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین اور لوگون نے تو اپنے ظاہرہ آمدنی کو بہی حتی الامکان چہپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپنے بنظر دیانت داری کچہہ خیال نہ کیا اور چند سال تک بخوشی خاطر ٹکیس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرنج و مرنجان ہے کہ تمام ہندو مسلمان آپ سے خوش ہین اور سب آپ کا لحاظ اور ادب کرتے ہین حرص طمع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپ کے نفس مین نہین ہے صبر توکل قناعت اور شاد مانی آپ کا وطیرہ ہے آپ کی کسی بات مین کذب اور ریا کا اثر تک نہین ہے ظاہر و باطن صفائی کا جلوہ نظر آتا ہے کبہی کوئی بات ایسے نہین کرتے کہ جس سے کسیکا دل دکہے اور کوئی جو کچہہ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اوسکو مایوس نہین جانے دیتے صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہین اور شر کسیکو نہین کہتے آپ کی ان عمدہ عادتون کا اثر مسلمانون تک پر پڑا ہوا ہے چنانچہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مرحوم کہا کرتے ہین کہ لالہ جی مین تمام اوصاف نیک موجود ہین۔ ایک یہہ ہی نہین ہے

کردہ مسلمان نہین اگر مسلمان ہوتے مین اونہین کا مُرید ہوتا۔ آپ کو ابتدا عمر سے ہرچند کہ مسلمانون کی صحبت رہی اور مسلمانون کے مذہب سے
زیادہ تر واقفیت پیدا کرنے کا کام پڑا مگر عقاید مین ذرا فرق نہین آیا بڑے پکے ہندو اور پورے بیشنون مین آپکا روزمرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دس
گیارہ بجے تک تو طالبعلمون کو پڑہایا کرتے ہین اور پہر اشنان کر کے پوجا مین بیٹہہ جاتے ہین جب وشنو بھگوان کی پوجا اور وشنو سہسر نام کے
پاٹ سے فارغ ہوتے ہین تو درگاہ کی کچہری مین اپنے نوکری پر چلے جاتے ہین اور شام کے قریب وہان سے آکر کہانا کہاتے ہین شام کے بعد
مندرمین درشن کرنے کو تشریف لیجاتے ہین اگر کہین کتہا ہوتی ہے بعد درشن جاکر کتہا سنتے ہین گیارس کا برت رکہتے ہین گوشت
شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پرہیز ہے مزاج مین بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن عاقبت کا زیادہ تر دہیان
رکہتے ہین اور ہمیشہ خوش بشاش رہتے ہین نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس سرگن اوپاسنا کا عقیدہ ہا سری کرشن
بھگوان کا اشٹ ہے ہر وقت اونہین کی یاد دلمین اور اونہین کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب بہی اونہین کی حمد و
ثنا مین بطور مناجات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پر فواید مطبع منشی نولکشور صاحب مین چہپ کر مشتہر ہو گئی ہے اور اسی
مذہبی ترقی اور تزکیہ باطنی سے آپکے زبان مین بہی کچہ اثر ہے کہ جس سے جو بات کہتے ہین وہ اکثر ہو جاتی ہے گو تہوڑا بہت کچہ
نجوم مین بہی دخل ہے لیکن عمر بہر کے راست گوئی راستبازی اور پرہیزگاری بہی تو اپنا کچہ اثر رکہتے ہے اجمیر مین چند شخص
ایسے موجود ہین کہ وہ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہین ازانجملہ ایک محمود سلاوٹ ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجکو کوئی تکلیف ہوتی ہے
اور مین نے لالہ نتہن لال جی سے پوچہا ہے اور اونہون نے کوئی مدت بتادی ہے تو اوسکے بعد ضرور مجکو فلاحیت ہو گئی ہے یہ تو
میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایکدن سنہ ۱۹۰۶ع مین سلاوٹ مذکور نے آپکی پاس آکر کہا کہ بہت دنون سے بیکار ہون اور اب
قرضہ بہی نہین ملتا تو آپ نے گوچر کا حساب کر کے کہا کہ ستائیسوین دن تم کہین نوکر ہو جاؤ گے سو ایسا ہی ہوا کہ عرصہ قریب
ایک مہینے کے بعد مین ایکدن میو کالج کو جاتا تہا راستہ مین ایک کوٹہی بنتی ہوئی دیکہی اوسمین سے محمود نے پکار کر کہا کہ کنور
صاحب سلام اور جب اوس سے پوچہا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا تہا ستائیسوین روز مرا یہان پندرہ روپیہ مہینا ہو گیا ہے اور راہ
مین خوش ہون مجہے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے موجب اوسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپکے
مزاج مین زندہ دلی اور حاضر جوابی بہی موجود ہے ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب نے اپنے اول کا مدار کو تو دوم اور دوم
کو اول کر دیا تہا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجمیر کے نامی رئیسون مین سے ہتے سنا اور آپ سے بروقت ملاقات پوچہا کہ کیا
آپکے یہان کا مدار تغیر تبدل ہو گئے تو آپنے فرمایا نہین مقدم موخر ہو گئے ہین۔

صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کے پاس میان اسد علی جو اجمیر کے پیرزادون مین سے ہین اکثر رات کے
وقت آکر ستار بجایا کرتے ہتے ایک رات کہین سرکار ممدوح کی طبیعت حاضر نہین ہتی یا واقع مین میان اسد علی نے
بہی خراب طور پر ستار بجایا غرض اوسوقت مزاج مقدس ایسا بیمزہ ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تہا اور دوسرے دن جب
دربار ہوا اور والد ماجد بہی حاضر تہے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چہیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان اسد علی نے

عجب طرح سے ستار بجایا کہ نہ کسی سمجھ میں آتی تھی اور تان اور سم کا کچھہ پتہ تھا اور پردے ایسی خراب بنائے تھے کہ اونسے نہ سرون کی کچھ سوجھہ پڑتی تھی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تھی غرض دیر تک اوس ستار کے باجا کو اس ادا سے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گھبراہٹ اور بیمزگی عیان تھی تب اللہ دیا جد نے عرض کیا کہ صاحب ستار کیا تھا بستار تھا سرکار بہت ہنسی اونکی طبیعت خوش ہوگئی اور فرمایا کہ ہان بیشک بستار ہی تھا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جب جب کبھی کوئی طرح لاکر دی اوسپر غزل کہدی ہے اکثر مشاعرون میں جانیکا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور بامزے شعر ہر مشاعرہ میں پسند ہوئے ہیں ایک مشاعرہ میں جو سرکار مرحوم کے کوٹھی پر ہوا تھا میں بھی تھا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اسمیں موجود تھے اور طرح یہہ تھی تیرا بیمار سنبھلا جو سنبھالا لیکر اسمین یون سب شاعرون نے اچھے اچھے شعر نکالے تھے لیکن آپ کا ایک شعر سب سے بڑہکر رہا اور وہ اوس مشاعرہ کے تمام شعرون میں چوٹی کا شعر تھا اوسکے نقل مولوی الہی بخش نازش تک نے لی اور جو عاشق مزاج تھے وہ تو ایک ہی دفعہ کے سننے سے لوٹ پوٹ ہوگئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جنسے تمام کمرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقیناً کچھہ نہ کچھہ آجتک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہہ ہے۔

کیا کہیں شیفتہ ہیں دیدہ و شنیدہ کے ہم	کون دولت میں ترے نام پہ بکا لیکر

سرکار مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ لالہ سُہن لال کو کیسی ہی مشکل طرح کیون نہ دو مگر وہ لیتامل غزل لکھہ لاتے ہین۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ ساکنہ اجمیر و لالہ بولچند وغیرہ نے آپسے اصلاح سخن کی لی ہے اور شاید داڑہی بہی سیکھی ہے۔ ایکدفعہ کشنگڈہ سے ایک پیرزادہ آپکے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہوکر اجمیر مین ملنے کو آئے تھے

ایک صورت بھی نہیں دیکھتی ہین مسجد میں	شیخ جی وعظ تمہارا نہ پسند آتا ہے	ہم ازل ہی سے ہین بتون کے طالب	سجدہ اسلئے بتخانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آتی تخلص جو سرکار مرحوم کے بھائی تھے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تھے اور نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکھتے تعریف فرماتے کہ بھائی صاحب کو منشی خوب خوشخط اور خوش تحریر ملا ہی اور شرح اس فقرہ کے یہ ہی کہ نواب وزیر الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب بھائی بھائی تھی مگر صاحبزادہ صاحب بسبب ایک نزاع باہمی اجمیر مین رہتے تھے اور اونکو اکثر اوقات نواب صاحب ممدوح کو عرضیان بھیجنے کا اتفاق ہوتا تھا اور وہ آپ لکھتے تھے اسیطرح اجمیر سپرنٹنڈنٹ کرنیل جارس ڈگسن صاحب بہادر بہی آپکی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تھے۔ اجمیر مین آپکی خوشنویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بسبب عدم توجہی کے ابتک مرتب نہیں ہوا مگر بندہ نے کچھہ کچھہ جمع کیا ہے اور اوسی مین سے یہہ چند شعر یہان لبعد اجازت درج کیے جاتے ہین۔

اوٹھہ گیا وہ جو بار خاطر تھا	لے ہوا اب تو دل ترا ہلکا	ستا سر اپنا سنگ کے ہاتھہ سے جو تھا	کر یار تھا میری تن میں گر نکلا لگا

چل دی ہے ہوش و حواس اور طاقت و صبر و قرار
سا تھ دلکے کیا کہوں یکقافلہ جاتا رہا

دیکھے چلنے میں ایجان تونے ہی یہ کیا کرونا
قافلہ تجکو نکا دل سا راہبر جاتا رہا

آہ کیا امید غیر ان سے ہو مجھکو چھوڑ کر
جبکہ طفل اشک سا لخت جگر جاتا رہا

دیگر

گھیرے رہیں ہیں سانپ مجھے خواب میں سے آہ
سودا ہے جب سے زلف سیاہ نگار کا

معکوس پڑا جام تہا گرداں تہی صراحی
محفل میں جو تجکو وہ دلارام آیا

چشم تر تونے مجھے تو خوب ہی سوکہا
عشق میں کہتا تہا ایک پتہ وہ بین کا کیا

دیگر

برق نظر سے تیری کوچہ میں حسن تہا
کوئی تو مرگیا تہا کوئی تڑپ رہا تہا

حیف یہہ جوش جنون وحشت کا خواہاں ہے
ہاتہہ میں اپنی سدا صحرا کا دامان رہا

کب ہوئی تقصیر محبت پر ثبوت اہی گمان
واقعی اوسپر قضیہ نکا تو بہتان رہا

تیری بیمار کا نبض ہے ستارا اولٹا
دیکھکر جسکو پہر آیا وہ مسیحا اولٹا

جسنے دیکھا نہ کبھی اپنا نصیبا سیدہا
نرد بازی میں بھی جسکا پڑتا رہا پاسا اولٹا

کیا نقطہ موہوم ہے یا اوسکا دہان ہے
افسوس کہ حل جسے یہ عقدہ نہیں ہوتا

تنگ ہے دست جنون سے گریبان میرا
چاک کے پانو سے پامال ہے دامان میرا

ایک لحظہ وان اوہاتے ہیں نہیں کبھی نظر
طفل اشکو نکی ہے اپنی تو چھلیے ہیں سدا

اوسکی انسو نکا جو رہتا ہے تصور ہمیشہ
ہم گہر مثل صدف منہ سے اوگلتی ہیں سدا

گریاں ہا ہیں اور دل زار یہہ تک گیا
برسات میں یار اتو گہر یار پکا گیا

وصف کسکی قد رعنا کا یہ ارشاد ہوا
اپنا جو عالی نکا شو سخن بالا ہوا

حرف سجاں کا لکھے ہی تصویر ات دل
جو سخن لب سے نکلتا ہے تیر او لجہا ہوا

ایک آہو چشم کا جو تجکو سودا ہوگیا
جب سے یہ بہتر یا دامان صحرا ہوگیا

گر چشم مست نے تیری کیا تہا مجکو قتل
خندہ لب لیکن اعجاز مسیحا ہوگیا

دیکھکر تیری ترقی حسن کے ای سیمبر
گہٹتے گہٹتے ماہ کامل ایتو آدہا ہوگیا

دیگر

کوئی دشت جنون کی بعد میرے
خاک اڑاتا نظر نہیں آتا

کوئی قاتل ہیں جو بہت بیخطر جاتا رہا
آخرش مثل قلم وہان اوسکا سر جاتا رہا

آج کل ہی کسقدر یار دجہان نہیں عزیز
گل سے بہار اپیرہن جوبنت نہ رجاتا رہا

سر جدا میرا جو قاتل نے کیا اچہا ہوا
بار تہا تن پہ میرے بہت بگر جاتا رہا

تو بہ شکن ہے ابکی تو موسم بہار کا
تشنہ لیے ہے سر و لب جوبیار کا

طفیل اہل گلشن منہ میں پیدا ہوئی ہے چھالے
خدا جانے تجکے کیوں قصد ہے مجھسے لڑائی کا

دیگر

کون سا سرو خرامان اس چمن سے اوٹھ گیا
غم میں جسکی سر گل اپنا پیرہن پہاڑ گیا

زیر فلک جو جسکو اکا بر سیاہ اوٹھا تہا
دود سیاہ یار وانہی سی آہ کا تہا

شعلہ خون نے بہت ہاتنک مجھی جلا رہا
آخر کو بعد مردن بہی آگ میں کہا تہا

شب ہم میں تیری آئی سی کیوں کیا شمع
ہچکیاں لیلے کی ہیں رات گریاں سے رہا

دیگر

شاید آیا ہی لب بام وہ رشک یوسف
دیکھنے کو جسے سارا ہے زمانا اولٹا

یہہ دیدہ تر اپنا جو بہتا نہیں ہوتا
ہاں راز محبت کبھی فاش نہیں ہوتا

دیگر

یہہ شرارے میری سینہ سے نکلتے ہیں سدا
شہپر طایر افلاک کے جلتے ہیں سدا

عشق کا ہاد یہ جا نکلتا ہے رہروا سکے
سر کے بل مثل قلم اسجگہ چلتے ہیں سدا

دیگر

خط کی آنی سی رخ اسکا اور بہی زیبا ہوا
یعنے گرد ماہ کے اک خوشنما ہالا ہوا

ہوگیا سنبل پریشان چاک کی گل نے قبا
باغ میں آتی ہے اوسکی حشر کیا برپا ہوا

غمزہ و ناز و ادا ہر ایک جدا ناوک ہے آہ
ایک دل تہا دید یا کیا درد سر پیدا ہوا

دیکھکر شوخی چشم کے اور کج ادائے قد کشن
کہل گئیں نرگس کے آنکہیں سرو سیدہا ہوگیا

کیا کہوں صفت دہان یکنقطہ موہوم ہے
ہمسے یہ عقدہ نہیں کہلتا معما ہوگیا

نرد بازی میں کبہی ہم جیتے نہ اوس عیار سے
اسجگہہ بہت مخالف اپنا پانسا ہوگیا

شوخ آتا نظر نہیں آتا
غم یہہ جاتا نظر نہیں آتا

نقش پا کی طرح کوئی مجکو
اب اوٹہاتا نظر نہیں آتا

نہین معلوم کسنے بدگمان مجھسے کیا اوسکو
بلاتا تہا مجھی آتا تہا اکثر میری گہر پہلے

کردیا برہم خیال زلف نے نقشہ میرا
یار وایکس پہرسی وسکو جبا جانچنے

اگر سیمین بر وون کے بزم مین جا ہی ساقی تو
شال غنچہ دہانون کو دہی این بہار پہلے

خاک ڈالون عین مین بہجت شتابی سے
مجھکو طفل نہ کا ہان آتا نہ چاہئی

دیگر

ای تو نزیب نہین دیتا ہی یہ بول بڑا
دی خدانے ہے زبان نکے تو اندر چہوٹے

بہجت تخلص لکہمن لال اونکا حال معلوم نہین اور نہ کوی کلام اونکا ملا۔

بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن متہرا۔

اگر یاد خدا مین صرف اپنی وقت کو کرتا
زمانہ مین بہرت لال اپنا حاصل مدعا کرتا

بیتاب تخلص لالہ شنکر لعل ولد لہیری پرشاد قوم کایتہ بہٹناگر ساکنہ سکندرآباد ضلع بلندشہر جو ایک معقول خوش فکر اور باوضع شخص شاعران اجمیر سے ہین اور مدت سے شعر کہتے ہین پہلے محکمہ منصفی اجمیر کے سررشتہ دار تہی بعدہ پولس مین کچہ عرصہ تک ملازم رہے اب وکالت کرتے ہین اور اونکی چہوٹے بہائی منشی جودہیا پرشاد جو نامی تعلیم یافتگان اسکول اجمیر سے ہین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے مشرف

اپنا شہید تو ہی خود خون بہا بہی ہوگا
آئینہ جب تیری چہرہ کے مقابل ہوگا

جو نظر تجھسے جو ای حور شمایل ہوگا
دو قدم اوسکو اوٹہانا کئی منزل ہوگا

نشتر نوک مژہ سی آسی کہنا مخلوط
آبلہ جسکو سمجھتے ہو میرا دل ہوگا

حسرتین دلمین بہر ہین تیر بہار بہار
سنگدل تختہ تابوت اسرایل ہوگا

نند محرم کے جو دن رات کسی پیتی ہین
نند آہین کیسے عاشق کا مگر دل ہوگا

ہم کہے دیتے ہین بیتاب تو رکہنا یاد اسے
عشق کرکے بجز افسوس حاصل ہوگا

خمسہ غزل خواجہ وزیر

لڑکپن سے تعشق تہا ہمارا اشغال دلکا
تماشا شاد لکو ہہا یا تہا ہمیشہ مرغ بسملکا

مژہ کا عشق جیتے جی تہا ایک تیر شمایل کا
نشان بعد مردن بھی رہا سینہ مین تیر قاتل کا

تماشا کرتے ہین ناوک فگن تو دہ کیر دل کا

محبت ہم جو پوچہو تو اوسی حالت میں سے تہی کر
ملے باہم رہی طرفین سے ہر بات مین ہر دم

کسیسے نے یہ کہا جیتی جی نو نالہ سے تا
ابد سر مین لیے تو اصح کی او دیہ تعظیم اسکے

جہکائی میں نے جب گردن تو اوٹہایا ہاتہ قاتل کا

بیتاب تخلص دیک رام باقی حال معلوم نہین یہ دو شعر اونکی دستیاب ہوئے تہے سو لکہے گئے۔

محبت کی یہی کچہ ہو چلین کیا ہمیشہ تین یاد
کہ خوبان جہان میں کہہ دین ہم اونکو اپنی ساقی

اودہر لے کیا اودہر وہ مضطرب ہوکر چلا آیا
عجب دن تہے کہ جن دنون کہیں نہین اثر انکا

بیتاب تخلص کشن نراین قوم کہتری ساکنہ بنارس جو راجہ نیپال کے کسی عزیز کی سرکار مین ملازم صاحب اعتبار رہتے ہے۔

بکہری بالون میں پتلیان ابہی حبابون کے چمکے
جیسے بادل مین ہو نقشہ کرنکہ شب تاب کا

پتلیان آنکہون کی حالیف ہون بجہ اشک
مردم آبی کو کچہ خطرہ نہین سیلاب کا

بیجان تخلص شیو سنگہ دہلی مین ایک رسال ہتے اور شعر گوئی کا شوق بہی رکہتے تہے یہہ شعر اون کا ہے

آسمان گر پڑیگی ٹوٹ کی لکڑی ہوکر
جب کہیں آہ ہماری مین اثر ہوویگا

بیخود تخلص نراین داس تلامذہ میر دردسے ایک صاحب سخنہ میرزا تہے اور یہ شعر اون کا ہے۔

می گلگون کو چشم کم سے تو مت دیکہہ ای زاہد
بنایا ہے یہ اعجاز مغان نے آب آتش کا

بیخود منشی جگت نراین خلف لالہ سوہن لال قوم کایتہ بیث ناگر باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر حال سررشتہ دار محکمہ ڈپٹی کمشنری اجمیر کہ آدمی ذکی اور ذہین ہین اور کبھی کبھی ایک آدہ شعر بھی موزون کر لیتے ہین

شب مہتاب مین گر ہو مہیا بادہ و جام	بغل مین یار ہو ہو تو یہی دلدار ہوگے	نگر انکی سوا بوسے کے نقل اگر ہووے	جلین ان سے اغیار جلے یار ہوگے

بیصبر تخلص منشی بالمکند ولد رائے کانہہ سنگہ کایتہ بٹہناگر سکندرآباد ضلع بلندشہر اب عمر قریب ستر برس کے ہے پندرہ برس کی سن سے ابتک شعر کہتے ہین فارسی اور اردو مین مرزا غالب کے شاگرد ہین صاحب دیوان اور تصنیفات متعددہ جنکی تفصیل تذکرہ معیار الشعراے ہنود مین کہ جہان فارسی کلام انکا درج ہوا ہے قلم بند ہو چکے ہے ۱۷ برس کی عمر سے ۷۰ برس تک مناصب اردلگی و منشی گری وغیرہ سرکار انگریزی پر مامور رہکر اب پنشندار ہین اور ترک نوکر جاکر سواے علم رسمی فارسی عربی اور کچہ سنسکرت کے جملہ فن شاعری و علم الہی و تاریخ و جغرافیہ و نجوم و منطق و مذاہب سے خیلے واقف ہین و مذہب خدا پرستی موحدانہ رکھتے ہین اور ذوق مومن غالب تفتہ اور شیفتہ وغیرہ شعراے نامی کے ہمعصر اور ہم مشاعرہ ہین راقم تذکرہ سے بھی خط و کتابت ہے اور مندرجہ ذیل کلام خود اونکا اس تذکرہ کے لیے بہیجا ہوا ہے اور حق یہہ ہے کہ ہماری قوم مین غنیمت ہین اور قابل افتخار — دیوان عام سے

جبکہ بسم اللہ وصف عارض جانان ہوا
مطلع خورشید اپنا مطلع دیوان ہوا

بے مروتی تیری نہ آیا تو ہوا مین آہی مین
تجھکو آسان مشکل و مشکل مجھے آسان ہوا

گلستان مین اپنی وحشت سے کہ صحبت کیسے
سنگ بیابان تک آگیا صحرا کہ خود زندان ہوا

دیگر

رشتہ رگ گل ہو نہ جیسا کہ زبان بلبل
زخم سینہ بلبل کا سیکو رفو ہوگا

الستی مین کب ہوگا حسن جا کیونکا سا
گل مین شمع کی کیونکر گل کا رنگ دیکھوگا

دیگر

بنایا سرو چراغان بقطرہ داغ اہی عشق
لیں اب تو مجھکو سراپا نہال تونے کیا

قدم کو ہاتھ لگایا تہا بہر عفو گناہ
کچہ اور دل مین عبث احتمال تونے کیا

کیسے کر کے دلا وصف لب کا اب دعوی
زبان کو میری جو شمع لال تونے کیا

نہ آیا وہ تو نہ آہی تو مر گیا بیصبر
نہ کو کسی سے جو کار محال تونے کیا

مرتبہ افتادگی سے اپنا برتر ہوگیا
ابر نیسان سے گرا جو قطرہ گوہر ہوگیا

خاک سے مین زیر خاک آکر برابر ہوگیا
میرا بستر تھی جو وہ اب مین اوسکا بستر ہوگیا

اوسکو خط اپنا ہوا ہے شوق مین پر ہوگیا
رفتہ رفتہ نامہ بر اپنا کبوتر ہوگیا

مارنے پتھر سے اپنی سر کو صندل ہی لگا
آہ اپنا دردسر دردسر زبان ہوا

گھر ہوا ویران جب اپنا گھر ہوا ویرانہ نیز
مین نہ صحرا مین صحرا میرے گھر سا ہوا

شعر سنکر جسکو دیوانہ کہا کرتے تھے آپ
اب وہی تیرے صبر دیکھو صاحب دیوان ہوا

چشم یار مین جو شخص اہل آبرو ہوگا
مثل مردم دیدہ سرمہ در گلو ہوگا

گر وہ تشنہ خون کا ہی یہ پیاسا اپنا
ایکدن تیرا خنجر اور میرا گلو ہوگا

ہو رہیگا کوئی جو صبر آج قتل وہان مشتاق
تو نہو گا مین نہوگا مین نہ ہوگا تو ہوگا

عیان جب اپنا فروغ جمال تونے کیا
تمام کردیا مہر کو کمال تونے کیا

نقاب دیکھکے مجھکو لیا ذقن تک کھینچ
گھٹا کے بدر کو کافر ہلال تونے کیا

سوا خوشی سے ہین تیری سبب تصور یار
شب فراق کو روز وصال تونے کیا

جو وعدہ خواب مین اسکا ہی تو خواب کہان
مگر رقیب مجھے ہی خیال تونے کیا

دیگر

خال رخ اوسکا سیہ بختو نکا اختر ہوگیا
نقطہ واحد تہا کر ستا کی فرد ہوگیا

بہا تیلک سے ہین یعنی عشق لاغر ہوگیا
اپنا تن بستر پہ عکس تار بستر ہوگیا

نیکی نیکان بدی کا ہی بدنکی انتقام
دانہ خون اپنا تیرے خنجر کا جوہر ہوگیا

جب سے وہ جالی کی کرتی اوسکو آنکہون میں ہے
فیض حبشی حق پہنچا تہا کسیکو مجہسے
ہو گیا دیوانہ دیکہہ آئینہ میں اپنی وہ شکل
جان بہی روتے روتے کہو بیٹہا
خط نہ بہوجہ میرا اوسنے جلایا ہوگا
تجہسے کیا اوسکا گلہ کیا ترا احسان مجہپر
رنگ اپنی جوش خون نے دیکہکر فصاد کو توڑے
آج پہر مجہسے پہر جاکے ملاقات کی باتیں
اوس صنم کی جلوہ گر کعبہ میں گر تصویر ہو
تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تب سے بصیر
محو ایسے اوسکی یاد میں ہین لگتی کی آنکہہ
اوس لب پہ وصف چشم ہو کسطرح کرے
بصیر روتے ہو تو پہر وایک آہ بہی
تیرا دیوانہ جو کہنچے ہو زنجیر پہرے
تب ہتا یہ جدائی میں ہوا ہون مضطر
یاد جب تجہکو یاد آتا ہے
لیے شاید خط قتل دل دیوانہ آتا ہے
قدر کچہ اوس نے نہ جانی میرے
آگیا سنتے ہی دشنام عرق
اشک تر کی دُرفشانی ہوگئی
کہیلتا ہون جان پر لڑکو نکی ساتہہ
خضر مجہکو راہ یاس مرگ مین
مے نے بخشے مجہکو عمر جاودان
سنئے اے بصیر کاسن ذکر مرگ
سہر شہر مین اونکی پیکی ہم راز نہان ہو گئے

روتے روتے آنکہہ مین عاشق کی جالا آگیا
ابد مردن گور کے موہنہ مین لو آگیا
اوسکی خود آنکہون کا جادو سینہ اوپر گیا
جان کو مین پڑ دلکی رو بیٹہا
خندہ کا تغذ آتش نہ وہ بہایا ہوگا
غیر پہ تیر چلایا تہا میرے آن لگا
نکالا اوسنے پہجی بہتیر خون بہتیر نکلا
ورنہ کہنے لگا سبو کہ سجے مین گل آگئی
تم تو کیا ہو شیخ جی کافر تمہارا پیر ہو
اب کہا چاہتے ہو کچہہ تو سنا چاہئے
گر آئی خود بہی تو نہ دیکہین اونہا نگہہ
اعجاز اوسکی نرگس سحر آفرین سے تہا
خاک آسمان کو کرکی بہا د ذرین سے تہا
تو زمین کیون بہ رنگ فلک پہرے
قبر پر میر سفیدے دم تعمیر پہرے
گریہ بے اختیار آتا ہے
الہی خیر کچہہ بیکسے تابانہ آتا ہے
حیف مین اور ہمہ دانی میرے
آبرو دہو گئی پانی میرے
آبرو ئے ابر پانی ہو گئے
نذر طفلی نوجوانی ہو گئے
میرے عمر جاودانی ہو گئے
آتش آب زندگانی ہو گئے
یار اوسکے بدگمانی ہو گئے
جہان ہی کو پہنچسکنا نہین ہم یار ہو گئے

اوسکے رخ پہ عرق سے دیدہ یار اوسکو جو
سندگی ایسی نہ محشر تک کہلے چشم لحد
بیکسے تربت جو نہ آئے تو شہید نازنک
چلو بیٹہی رہو رقیب کی پاس
زندگی تلخ یہان تک ہے کہ بعد از مردن
نہ کچہ کام اوس سے اپنا وصل کی شب تا سحر نکلا
سبب کہا مین نے آہون کا مین نہ ڈر سے تو کہا
کرکے مجہکو قتل وہ مغرور ہوا غیر سے
کچہ مین کہتا ہون تو کہتے ہین کہ کیا کہتا ہے تو
غیر کو دیکہنا بچشم عتاب
یہان سوال سے بہی زبان نہین کہتے ساتہہ
کفر اپنی سرنوشت ہی مٹ سکتی ہی نہ شیخ
تیغ ابرو شہرہ آفاق ہے
قیس کے بعد ہوا پہر دل نالان پیدا
رخصت وہ ہوا اشک ہماری نکل آئے
سبو غنچہ لیے لالہ لیے پیمانہ آتا ہے
ابہی تو گذری ہین دن ایکدو ابہی کیا ہے
اپنا ذلت سی ہون باعث خاطر
بہیجے غالب کو وہ بصیر پیام
دہوپ مین محشر کی سایہ مین کہا
مست ہین بن پی ہی پی ہی نوجوان
شب کے مے پینے سے کیون دم ہاتہ آ
میرے بر مین آیا جب وہ جان ستان
زمین سے آسمان اوس آسمان سے لامکان ہو پہنچے
وہ گہر میرے آئے سحر ہنستے ہنستے

دانہ شبنم سی رگ گل پہ چہپا لا کر گیا
جسم لاغر کا جو میرے اوس مین نہ کٹا گیا
اس سے ہی کا جو رکیا تجہہ پر ہی سایا پڑ گیا
ہین لے دیکہا ہے آپ کو بیٹہا
خاک نے بہی تری کشتہ کو نہ کہایا ہوگا
بعد مدت اوس موہنہ اوسنے کہولا اور دشنام نکلا
اسقدر بہی تجہکو اپنی ناتوانی پر گہمنڈ
تہا بہت اسکو بہی اپنی سخت جانی پر گہمنڈ
چپکے بیٹہے ہین سہتی ہو دا وہ کہا چاہتے ہو
دیکہنے کا بہانہ تو دیکہو
سوسو خیال ہین سر نگہہ تیر نگین کے ساتہہ
پیدا ہوا ہے قشقہ ہماری جبین کے ساتہہ
چشم بد دور اپنی فن مین طاق ہے
مدتون مین تیرے دن یارا نہ سکر پہرے
خورشید کے چہپتے ہی ستارے نکل آئے
چمن مین موسم گل کس رخ سے مستانہ آتا ہے
دلا تو بیٹہا کوئی دن رو ابہی کیا ہے
تجہکے سے ہے گرانی میرے
اور پہر وہ بہی زبانی میرے
دو دل کی مہربانی ہو گئی
نوجوانی جی پرانے ہو گئے
بات جو ہو تہے جانی ہو گئے
جان فدا ہی جسم فانی ہو گئے
تلاش یار مین دیکہو کہان تک ہم کہان پہنچے
پس ایسی ہی چاتی ہین گہر ہنستے ہنستے

صبا لے جا اونکو سحر گرد اڑا یا
گئے لوٹ گلہای تر ہنستے ہنستے

سوز جگر یہ اپنا نہیں جو وبجو د جز و ہے
یہ آگ تو کسیکے لگائی ہوئی سی ہے

دست جنون سے باقی ہی اک آستین شوخ
تیر آب اشک تر کی جلائی ہوئی سی ہے

چہوڑے جفا سمجھ کے جفا جو مجھے او سے
یہ بات تو کسیکی چھپائی ہوئی سی ہے

بوٹا سا قد چہرہ ایسا تن جیسی سا رنگ
بہولے سے صورت آنکھہ بچائی ہوئی سی ہے

شب وصلت ز سے ہم جو ہم آغوش ہو گئے
ایسے مزہ میں آئی کہ بیہوش ہو گئے

گر نہیں ہے تو ذکر اوسکا موسم کیا ہے
دہن نہیں ہے تو پھر اب ہمیں گفتگو کیا ہے

گر افتخار ہے معشوق کا تو عاشق ہے
نہیں جو میں تیری دیکھ کے تو تو کیا ہے

طبیعت آئی مزہ پر جو بات بیکس تر آ
تو منہ کے پوسے کہ اب تیری آرزو کیا ہے

نہیں ہے صبر بسیر ہے تلاش عبث
جو چیز کہوئی گئی اوسکی جستجو کیا ہے

کبھو ہی کسیکے ستائے ہوئی سی ہے
اپنی طبیعت اب کہیں لگے ہوئی سی ہے

قاصد جو کہہ رہا ہے کہ بن آئے تیری بات
کچھہ یہ تو بات اوسکی بنائی ہوئی سی ہے

کس فتنہ کی شب آگئی تم بس میں سمجھ
انگیا تو عطر میں بسائی ہوئی سی ہے

رہنے لگا جو جیسے غبار اوسکی گلی میں
یہ خاک تو صبا کی اٹھائے ہوئی سی ہے

بسیر روتی ہیں یہ نکلتی نہیں ذرا
رقت کچھہ ایسی ان میں سمائی ہوئی سی ہے

تم کسیکو بوسہ دو ہمت ہے تمکو کب لگے
منظر ہمکو بکنے دو تم کسیکے منہ چھپا لگے

وہ جوش خون نہیں محتاج ہو جو نیشتر کا
نہ نکلے تو پھر کے جو رگ کو وہ لہو کیا ہے

رکا جو گالی ہی میں اونکی تو کہاں لبے
جو دے تو شوق سی دی تیری آبرو کیا ہے

دکہانہ دولت شیرین جو اوسکی لب پہ ہے
ہماری زخم کو یہ حاجت رفو کیا ہے

بسیر کے اشعار متفرق تذکرہ دن سی

سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا
حیف افسوس مجھکو فسانہ ہوا

شکل شکست آپ ہی ممکن ہو کس طرح
تار سرشک دیدہ گریبان کا ٹوٹنا

آہ نے دل سی جب تپاک کیا
لا کہہ کا گہر جلا کے خاک کیا

در گذشت یہ کعبہ سی آ کے بیٹھے ہیں
اوٹھیں گے کیسے کہ قرآن اوٹھا کے بیٹھے ہیں

مریض غم کو تیری تاکہ پھر نہ ہونہ دکہلا

تاک میں اپنی لگا ہے محتسب
دخت رز سے جب کہ یار نہ ہوا

ہوتے ہیں نا پدید ستارے صبح
پیری میں کچھ عجب نہیں دندان کا ٹوٹنا

کعبہ دل میں ہے وہ خدا ہیں آپ
سجدہ بت نہیں خدا ہیں آپ

اوٹھانہ پھر خدا انکو ای سگ دربار
ہزار منت دربان اوٹھا کے بیٹھے ہیں

سحر صبح چہارم یہ جا کے بیٹھے ہیں

مخمس بزبان بھاکھا بطور اشتپدی مسمی بہ رام بان بر غزل فارسی امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

سورت چھبیلی من لبی سندر سلونی سانوری
ماتہے تلک کاندہے لٹ جمنا کے تٹ نکہہ بانسری
لوچن بسال اور کہو بسال اوبن کی مال تس پہری
اے چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن ازان بالا تری

سانول ہرن مانوہرن کومل چرن بن بن پہری
نیندوں میں چہل سینوں میں بل چنچل چپل چھٹ پٹ بہی
مکھہ پہ لنک لٹکن کی تک تکہ سکہ سے جھکرت اتری
تو از پری چابکتری وز برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

تو کھنڈ ساتوں دیپ میں بہرت پہر اسلیے جنم
ترے جیسے سنہل دیکھے کسور مانکے سنہل دس کم سے کم
ڈہونڈہا اودیسے بستا لون ہر جگہ میں کرا وتم کرم
آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

قدرت نے لکہی صفت ہنسنے نظم میں

قلادہ آسمان کا زمین سی ملا دیا
سر برہمن کا حسن ہے اتنا کمال حور

یکدن وہ دن کہ کہا یگا بخت جوان مجھے
فردوس سے لطیف ہے ہندوستان مجھے

ہوگی نصیب خدمت پیر مغان مجھے

پروانہ تخلص راجہ جسونت سنگہ عرف کاکا جی ابن راجہ بینی بہادر قوم کایتہ اعاظم ازاکین نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ ہسی ایک جوان خورم و شگفتہ خوش اقبال و پری جمال تہے اور وہ اردو زبان میں صاحب دیوان گزری ہیں اکثر محقق لوگ اونکو سرب سنگہ دیوانہ کے شاگردوں میں سے خیال کرتے ہیں اور جو بعض میر حسن اور مصحفی کا شاگرد لکہتے ہیں اوسپر اعتبار نہیں اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد میں خوب ترقی دی وہ بہی اپنے استاد سرب سنگہ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اس زبان کے تہے اور فارسی کی شعرگوئی میں بہی بڑا ملکہ رکہتے تہے چنانچہ ایک دفعہ شیخ علی حزین اصفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک دماغی سے کہلا بہیجا کہ مصرعہ درین بزم رہ نیست بیگانہ را کاکا جی نے فوراً جواب دیا مصرعہ کہ پروانگی داد پروانہ را حزین اس لطیفۂ فی البدیہہ کے سننے سے بہت محظوظ اور مسرور ہوا اور بلاکر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن بیانی سے ہیں۔

نسیم آہ نے شاید سیکہے کی تاثیر
سدا ہے جام مے سرشار چشم مست تیرے
آئینہ سا ان ہے صفا جوہر کو زنگ غم
صادق نہ سمجہ اسکو محبت ہیں کاذب

شگفتگی سے تیری غنچہ دہان برسے
صراحی بہی خجل ہے اس کی تصویر کر دیکہے
اس مصرع میں کہ عیب ہنر دونوں آتے ہیں
جو صبح مثل چاک گریبان نہیں ہے

جو گزری عاشق حزین کی وہ تصویر کر دیکہے
کیا جانئے ہمدم کہ آ دیکہے ہم تو
کہتے ہیں عندلیب چمن میں پکار کے
میں ہیں او دو محبوب ہے مجبور کر کا ہو

نہ نکلے خون دل راحون بکر تصویر کر دیکہے
ہر چند سینہ ہا ہے رہی پر دل کو غش آیا
اپنی ہی پن پہرتی ہے پہرین وہ بہار کے
دیکہے ہی تہی وہ رشک غنچہ کرکا ہو

سروپ لالہ انگدرای خلف بیشری داس متوطن فرخ آباد —

شمشاد منفعل ہو تو تیا ہی باغ
وہ قدرکشی جو آکے لب آب جو کرین

پری تخلص چہمن ریختی گو باشندہ دہلی شاگرد مرزا رحیم الدین حیا۔ یہ دو شعر اونکے ہیں۔

ابکی جو مرد ہے وہ ہین دغا باز و بیوفا
اگلے تماش بین خدا جانے کیا ہوئے
دلکو ہی آنا تہا تیرے ماہ صیام میں
درگور مرد ہے میری سنڈر قضا ہو

پریشان تخلص منو لال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہیں —

خود بخود الجہی کوئی یک بارسی حال ہے
ہر بات پہ چیڑ ہی ہر حرف پہ گالی ہے
ہم ایسے تو اوچہا وغیرہ ایسے تو اٹہو
یہ وضع نئی جانان کیا تم نے نکالی ہے

پریشان تخلص پنڈت ولد پنڈت جوالا پرشاد آذر کشمیری نام نہیں معلوم ہوا۔

میں وہ نہیں ہوں کہ مجھکو اثر ہو کچہ
ہوں شمع میں لیکن پہر تہا ہوں
جہاں رات دن سمار فیض علم

سنا کسا ری نصیحت سنا گا پہر کیا
اہی روح پہر جا خبر آتی ہی کسکی
کبہی ہم پر ہی کرے احسان ساقی ایک جام کا
کیا تہا مدرسہ عشق میں سبق پڑہنے

یہ ہمنی ایا دہان میں یہاں پہر یان
رہا مدت تعلق اپنی دلکو ایک گل کا
زمانہ خود سمجہ دمفتون ہے ہر عضو مصفا کا
بغل میں کہتا تہا تو قل کتاب کے بدلے

بہشت میں بہی اگر شیخ جائیگا پہر کیا
بہشت سے تو ہمیں بہی خوش ہے
ہمارا جسم کا پتلا مگر ملا ہی جادو کا

پوران تخلص پورن سنگہ قوم کایتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین علم سنسکرت اور طبابت ہندی مین مہارت کامل رکھتے تھے مگر بسبب بدمزاجی کے بیمار آدمیون کی طرف کم التفات کرتے تھے اور ہدیہ و تحفہ کسیکا کبھی نہین لیتے تھے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تہا حالانکہ کایتہ تھے فارسی مین بہی کسیقدر اونکو ضروری دستگاہ تھی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تھے اور گو اونکی زبان بہت شستہ و صاف نہ تھی لیکن بعض شعر سے طرز معنی بندی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہان لکھے جاتے ہین۔

ہم نام رہا ہی سہی پیار مین ہی بدنام
اس راہ مین جو اور ہی لازم ہو سو ہو اپنا

دل چاہ زنخدان مین ہے جب سے اسیر اپنا
سامان سفر کبھی تیار فقیر اپنا

شمشیر تو وہ ابرو و مسی لبہ جلا ہی
پلینہ و خم کاکل ہت جا ہو دل تنگ

چھوڑا ہی نگہ ظالم تو بہی کبہی تیر اپنا
اس راہ مین تو چلکر ہو دے نہ خجل شکوہ

پیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکنہ قدیم متہرا اوایل مین جوان تخلص کرتے تھے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تھے جو پرخوری مین مشہور ہین مگر رات دن مین ایک دفعہ سے زیادہ کہانا نہین کہاتے تھے اور وہ بہی لقمہ چند کے سوا طبیعت کو گوارا نہ تھے اور نمکین کہانون کے علاوہ اور سب قسم کے اطعمہ سے احتراز تہا شکستہ خط بہت درست لکھتے تھے اور جلد لکھنے مین بہت تیز تھے وطن مین کبھی کبھی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تھے مندرجہ ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکھے ہین وہ یہان نقل ہوتے ہین

رات کاٹی ہی تیر اشتعلا رشک زلف

اس سے کیا تجھکو کہ ہے حال پریشان میرا
تجہ پر سوبار دیون اپنی تو ہرگز نہ جا

ہین وہ خاک ترا فسردہ ہون جون صبح
تیرا کب سمجہا جیتا اس خاک دامن گیر

داغ خورشید ہے یک اخگر سوزان میرا

پیاری تخلص لالہ رادہے لال سکنہ متہرا۔

لگا جب میان پیار یکا تو ہاتف غیب کہتا ہے
ہجز آہ رسا کے کون اپنا رہ نما ہوتا

پہوڑ ۔ تربینی لال قوم کایتہ پانی پتی کبہی کبہی متسخر کے شعر موزون کرتے ہین اور جب اچہی شعر کہتے ہین تو صغیر تخلص لاتے ہین۔ یہہ ایک شعر ان حضرت کا نادر صاحب نے لکھا تہا سو یہان درج ہوا۔

کتنے کی کہان ہین بیچے جوری کر پہوڑ
پہرنا ہی لٹہہ لیی ہت کنجر تمام راتا

تاب تخلص شتاب رای برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تہی اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل سی ظاہر ہے

خوبیو تجہے ہمیشہ سی مہار اگر ایسی
تو کا میکو بنتی مرہی ہی ضبط گر ایسے
یا تنگ نکر ناصح نادان مجہے ایسا
یا چل کے دکہا دہمن ایسا کمر ایسے

تابان تخلص پنڈت مہتاب رای بارہ برس کے عمر ہتی کہ انہون نے میر درد کے مشاعرہ مین ایک غزل پڑہی جسکا مطلع یہ ہے

شعلہ شہر کا وہ تہا میرا اس لئے داغ ہے
آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

اوسوقت وہ گلے مین ہنسلی پہنے ہوئے تھے ایک شاعر نے طنز کی راہ سے کہا کہ پنڈت صاحب کوی شعر آپنے اپنی اس طوق گلو کی شان مین بہی کہا ہے جواب دیا کہ نہین مگر اب کہتا ہون اور دو تین لحہ کی بعد یہ مطلع پڑہا اہل شاعر

سنکر یول اوٹھے کہ خدا تمہارا حافظ رہے | اسیری عشق کو منظور تھے میرے گرد پہیر | پہنا طوق منت کے سہارے میرے گرد پہیر

تاثیر تخلص لالہ کنہیا لال ولد کیول کشن باشندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسمعیل حسین منیر۔

تیری گلی میں ٹہ سکے ایکبار تا
کہجلا ادسکی بیٹھہ میری سامنے رقیب

شاخ خزان رسیدہ ہین اپنے گلعذار تا
اللہ خشک ہو صفت لپٹ خار تا

خنجر سی لگی سنکر دو ٹکڑے ہو گرد
تا لوٹکو ناچ مین جو مکر اوٹھاتے

میرا کلیجہ پر گیا ای گلعذار تاہہ
دریا حسن آپ کا بہ جای جار تاہہ

تجلی تخلص للی جی شاگرد منشی مینڈولال زار۔

مختار ہی وہ چاہے مجھے دیکھے نہ دیکھے
جان بخشی مجھے نہیں ہین وہ بلاکے کالی

آنکھہ اپنی تو ادس رونق محفل سے لگی ہے
چہوتا مشاطہ ذرا خوب سجھاکر گیسو

نرگس اوس غنچہ گل کے تو نظر کر گیسو
ہے تمکنت اونکی بہونی ہی ہے سند مہتاب

سنبل باغ جہان سجے ہی ہیں بہتر گیسو
سچ اگر کہئے تو ہین حسن کے زیور گیسو

تحسین تخلص لالہ بلدیو سہای ساکن متہرا۔

ترپتی ہجر مین کیون یا دل جاکہ خم خوردہ کے
جو آغوش تصور مین سپرد ہ مر پاہوتا

تسلی لالہ ٹیکارام ولد بخشی گوپال رای برادر خورد بخشی ہولانا تہہ جو نواب وزیر الملک اصف الدولہ کے بخشی تہی اور اردو مین غلام ہمدانی مصحفی کے اور فارسی مین مرزا فاخر مکین کے شاگرد تہے وطن اونکا اٹاوہ تہا اور یہ خود لکھنو مین پیدا ہوئے تہہ

دیکھی مین جو اس دیدہ اشکبار کا
گو دل مین خفا ہی تو پہ اسباب کو نازکا

ہو جاے شوق جگر رگ ابر بہار کا
کہہ بیٹھوں مت عاشق دلگیر کے موتہہ
کیا منہ جو چڑہی کوئی تیر کے منہ پر

آنکہین سحر تلک میری در پر لگی رہین
اب بہی اس نیم جان مین کچھ ہے
یہ ہم ہی گلا کہہ دیا شمشیر کے منہ پر

کیا پوچھتی ہو حال شب انتظار کا
فائدہ امتحان مین کچھ ہے

تسلیم تخلص دیبی پرشاد بن سادہو رام شاگرد اسمعیل حسین منیر

بیمار محبت کو شفا ہو نہیں سکتی

اچھا یہ مرض ہی کہ دوا ہو نہیں سکتے
پر تمکہہ یار سی کیون دلکو بچای

فریاد سی کیا فایدہ ہنگام مصیبت
تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہو نہیں سکتی

کچھ آہ ضعیفی مین عصا ہو نہیں سکتی

تسکین تخلص پنڈت گنگا داس کشمیری۔

عقل و خرد و طاقت او صبر و شکیبائی
جب سامنے وہ آیا ہم سب یہ لٹا بیٹھے

تمنا تخلص منشی کیول پرشاد ساکنہ لکھنو۔

نہیں ہے کوئی ہاے دیرینہ باغبان اپنا

چمن اپنا نہ گل اپنا نہ سرو بوستان اپنا
کہے دیتا ہی چلا تمنا تیر سا ہو چکی

رسائی مرغ دل کی ہوگئی گو دام گیسو تک
ہو لا چیکا پڑی گوشہ مین اے ابر کمان اپنا

نہ ہو سنجا پرو دین تک طایر وہم و گمان اپنا

تمنا تخلص منشی رام سہای ساکن لکہنو محلہ نوبستہ قوم کایتہ سکسینہ خلف منشی پورنچند مالک مطبع و اخبار تمنای علم فارسی و انگریزی مین صاحب استعداد مین اور شاید ہو سے سررشتہ تعلیم اودہ کے صدر دفتر مین ملازم اور کئی سال سی اخبار سررشتہ تعلیم کے مہتمم و منتظم ہیں شاد آدمی بہت با اخلاق اور صاحب جوہر معلوم ہوتے ہین اونکی تحریر سے جو میری نام آئے تہے طرز خوشخوئی و

وناسجوی عیان ہے اونکی بہائی بہی منشی دوارکا پرشاد افق اور منشی باتا پرشاد نیسان بہی بڑے ذی شعور شاعر اور طبیعت دار آدمی ہیں گویا این خانہ تمام آفتاب کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہہ حضرت تمنا ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیف مشتہر کر چکے ہیں اور دیوان مرتب ہو رہا ہے — ۱- رام رہس پنچ ادہیائی ۲ گیتا ماہاتم ۳ رسوم التعلیمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵) مثنوی سنبلستان حیرت - اسمین مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال کی وفات اور اونکی رانیون کے ستی ہونے کا احوال درج ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار نیپال سے مل بہی چکا ہے - ۶ - گلگشت باغ لکھنو - حضور پرنس آف ویلز ولیعہد جناب ملکہ معظمہ کے حال مین —

۷ نظم دلپذیر اردو اسکا صلہ مہاراجہ صاحب بلرام پور نے دیا تہا ۸ مثنوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹ نافع صحبت ۱۰- یادگار ریاست الور - ۱۱ یادگار ریاست بہوپال ۱۲ گلدستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میسور ۱۴ گلدستہ بستا ۱۵ احسن التواریخ نثر اردو اسمین اودہ کے تاریخ ہے ۱۶ اشکار نامہ اسد جنگ ۱۷ گلدستہ باغ نشاط ۱۸- افضل التواریخ اودہ کے حالات مین ۱۹- اشرف التواریخ ۲۰ رام لیلا نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیلا ۲۳ نشتر لیلا در اشعار تمنا یہ ہین —

بتوں سے ہم دل لگا چکے ہین سب اونکی سختی اوٹھا چکے ہین	ہم آپ خود کو مٹا چکے ہین کہ سل پہ پتھر گرا چکے ہین
خمار دیرینہ جوش پر ہے پلا دے جی ساقیا کدہر ہے	ہمارے بہی کچھہ سمجھے خبر ہے کہ ہم بہی محفل مین آچکے ہین
وہ جان جان ہین تو ہم ہین بیجان وہ شاہ خوبان ہم اونپہ قربان	اگر لیے ہین وہ تیغ بران تو ہم بہی گردن جھکا چکے ہین
عجیب بنیا کا حال دیکھا کمال ہے کو زوال دیکھا	اونہین کو اب پر ملال دیکھا جو لطف راحت اوٹھا چکے ہین
جو عشقبازی مین ہم ہین یکتا وہ حسن مین فرد ہین تمنا	اونہوں نے ہمکو بہی آزمایا ہم اونکو بہی آزما چکے ہین

ظہور صبح سے کیا رخنہ گرد یا ابتر	فروغ شمع کا پروانہ کا ارباب محفل کا	فنا کے بعد رہتا ہے تمنا ذکر خیر اکثر	سخندان کا سخن کا شعر کا استاد کامل کا
سر پہ چہرہ شانہ نہ گر پہونچی یہ گیسو	پانوں پہ چھونے چلے اب سر ہی اتر کر گیسو	ہو الگ رخ سے جو وہ میری لحد پر گیسو	چادر گل کی عوض ٹنگی چادر گیسو
سانپ تھے بہاگ گیا شیشی مین لگ کر	خوب پوشیدہ کئے تمنے دکہا کر گیسو	صبح رخسار سی ہی قدر شب لقا در ن	لگیے ہین شب معراج سے بہتر گیسو
ہی عیان یار تیرے خاک و آتش و آب دہو	سیکڑون مطلب نکلتے ہین جو ہین ہیچ جا ایک	سچ ہی کیونکر ہو سکے مہر و مہر ...	طالب بیعت سی آپ کی سرکار ایک
	زیر پیشانی ہی ابرو اور وہ ہین ...	عرش کے سایہ ہین ... طاق ...	

تمیز منشی کالے رائے ولد بیہی پرشاد عزیز باشندہ فتح گڑھ —

ایسے وہ ہین جو سمجھے تیری خاک راہ ہو	منشی خود طالب گور و کفن کی ہے	اونگلی سی جب اشارہ کیا یون اٹھا دیئے	کنجی ہمارے ہاتھ مین قفل دہن کی

تمکین تخلص پنڈت بخت مل کشمیری شاگرد پنڈت لچھمی رام فدا —

	مشتاق قدم بوسی ہے جانا بیابان	لاتی ہی لا بیتری شوریدہ سر	

جوہر تخلص جواہر سنگہ شاگرد میاں جرأت یہ حضرت اوجاگر طوائف پہ عاشق تہے۔

جلوے سے تیرے ہی ہویں سارا جہاں اوجاگر ۔ خورشید سی ہو جیسے سب آسماں اوجاگر

جودت تخلص ہری رام مرشدآبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد مین نواب علاء الدولہ کے سرکار مین توسل رکہتے تہے اور وطن اونکا کٹک صوبہ اڈیسہ تہا۔

واعظ کی بات دل سی نہین کہتے کار گر ۔ پتہر کی چوٹ شیشۂ دل سی نہی کار گر

جودت تخلص لالہ بنالال تلمیذ سید احمد نکہت۔

جب طلب کرتا ہون تو منہ کی تری تیغ نگاہ ۔ مجکو سودا آج اے جودت شتابہ ہو گیا

جوش تخلص لالہ سریرام خلف لالہ شیو سہاے برق مختار عدالت فوجداری میرٹہہ یہ شعراونکی حضرت مشتاق کی ذریعہ سے پہنچی تہے

اوسکے کوچے مین مجکو جانے دو ۔ طپش دل ذرا بجہانے دو

جوشش یار نگی تو بہلا کہون مین ۔ زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو

جوش تخلص بابو کلیان سنگہ قوم کایتہ بہٹ ناگر خلف لالہ دیوان سنگہ نبیرہ لالہ نونندہ راے باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولدمنشا شہر اجمیر اور حال میں نوکری سیول کلرک شہر بیاور عرف نیانگر مین اونہون نے فارسی میری والد سے پڑہی ہے اور اب سنا ہے کہ شعر بہی کہتے ہین گو مری دیکہنے مین اونکا کہا ہوا نہین آیا

جوگل کشور خلف دیوان تربہون لال متوطن بلدہ بہوپال منشی انگلش نویس اور شاعر نازک خیال ہین اور خوشنویسی مین صاحب کمال یہ دو شعر اونکی تذکرہ فرح بخش شعراے بہوپال سے لکہے گئے اور ایک فارسی شعر بہی اونکا بطور نمونہ کے یہان لکہا جاتا ہے جو اول جلد مین لکہنے سے رہگیا تہا اور ان شعرون سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونون زبانون مین خوب گویا ہین۔

اشعار اردو

وہ دن بہشتی میرا ہم خانہ ہوا ہے ۔ فردوس برین آج یہ کاشانہ ہوا ہے

کچہ ہمین نام خدا پر وہ آسیم و زر نہین ۔ خاک کو ہی پار کیا اکسیر سے بہتر نہین

شعر فارسی

اورکا گل شبیہ شانۂ عاج ۔ یا در خشید برق در شب داج

جوہر تخلص جوہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ شمشیر سیاہ سے قاتل کا باہر ہو گیا ۔ سنکر دو تکلے سی تن ان سے جدا سر ہو گیا

جوہر تخلص پنڈت دینانات ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف ساہبا ہی باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد آغا حسن امانت

قتل کراو قاتل ہے پیراہنے ناتہہ سے ۔ خنجر کو دیتا ہی کیون شمشیر اپنی ہاتہ سے

جب تلک ہوتی نہین تقدیر سے جوہر بہم ۔ زلف پیچہو کر اوس بت کا دل کی قید ہم

بن نہین پڑتی کوئی تدبیر اپنی ہاتہ سے ۔ پا ہی دلین ٹوٹ گئی زنجیر اپنی ہاتہ سی

جوہر تخلص بادہورام ساہو کار ولد جواہر لال فرخ آبادی شاگرد میر۔

نیند آنکہون مین پہر ہی کہان آتی ہے اب ہمکو ۔ اوسکے نصیب تہی جگائی کدہر ہے

ہر دم جدائی نہ محبت شب وصال ۔ جب نہ لگاہ آپ کی وقت سحر ہے

	باہر نہیں ہیں حکم سے اوسی جان آپکے	دل سے نثار جان ہے قربان آپکے	

جوہر تخلص سیوا رام قوم کایتہ سکسینہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہو گزرے ہیں اور علم نحو میں اونہوں نے ایک نہایت عمدہ قصیدہ جوہر الترکیب نام لکھا ہے کہ مثل اوسکے آجتک دیکھنے میں نہیں آیا ہے اور اوسکو طالبان علم صرف نحو بڑی رغبت سے حفظ کرتے ہیں یہہ دو شعر فارسی اونکی اوسی کتاب کے ہیں جو یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں اول جلد میں سہو سے رہ گئی تھے —

بعد حمد و نعت و مدح ظل سبحانی تمام	خواندم جوہر این قصیدہ جوہر الترکیب نام	باہمہ تحقیق بہر مبتدی و منتہی	منتظم کردم اصول نحو در فارسی کلام

جوہر تخلص راے جواہر سنگہ ہندو نیں نامی شاعر اودہ کا یتہون میں فخر خاندان ہیں اور آج مثل اونکی شاعر منشی اور نکتہ پرداز اشخاص بہت کم ہندوستان میں ہیں اونکی کہنہ مشقی روز نئے نئے مضمون ایجاد کرتے ہیں اور اونکی شاگردون سے وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اون کا تذکرہ معیار الشعراء ہنود میں لکھ چکے ہیں مگر مزید حالات اونکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوئی بخوشی یہان درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہیں کہ جوہر لکھنوی قوم کایتہ سکسینہ دہلوی الاصل ہیں جد اعلی انکے راجہ پورنچند ہمراہ اجداد سلاطین اودہ سلطنت دہلی کی طرف سے ملک اودہ کی تسخیر اور انتظام کو آئی تھے راے بہاری لعل صاحب پردادا انکی اور راے بختاور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت السلطنت لکہنو ہے راجہ صاحب رام دہلوی انکے دادا کے بڑے بہائی اور راجا بہادر سنگہ انکے چچا مختار و منتظم املاک و ریاست شاہان اودہ واقع دہلی کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگون کی لکھنؤ میں محلہ پورن ٹولہ کے نام سے مشہور تہے جو بعد غدر ۱۸۵۷ع میں حکام انگریزی نے اس اندیشہ سے گروا دی کہ پہر باغی کہین اوسمین متحصن ہون ان کے دادا کے ایک مجہلے بہائی راے منو لال صاحب صفا تخلص بڑے عالم و فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اردو فارسی کے منجملہ اساتذہ تہے یہہ شعر مشہور عام ہے — چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں — کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں — اور یہ راے جی صاحب مہاراجہ جہاؤ لال بہادر جنرل افواج و وزیر جنگ نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ کے داماد تہے — حضرت جوہر اندک سن شعور سے اپنے دادا اور نیز اپنے حقیقی ماموں راجہ لعلجی بہادر جنرل و بخشی الممالک فوج شاہی کے ساتہ حکام اودہ کے دربار میں جاتے اور جرنیلی و بخشی گری میں ملازم شاہی ہو کر بعز و امتیاز کام کرتے رہے تہے اوسی زمانہ سے اونکو شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤن سے کہ سب عالم علم عربی فارسی اور ترکی وغیرہ کے تہے نیز زبان کی تحقیق کا بہی ذوق بہم پہونچا ابتدا مشق شعر اردو کی ناسخ سے کی دو ایک غزل دکہانے کی نوبت آئی تہی کہ ناسخ نے قضا کی جو ملک الشعراے متاخرین اردو لکہنؤ میں گذرے ہیں اونکی بعد چندی صحبت مشق غزل اردو کی خواجہ وزیر وزیر تخلص سے رہی جو عمدہ اور افضل شاگرد ناسخ کے شاگردون سے تہے اور اول دیوان فارسی کا ملا ناطق مکرانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعراے زبان ایران سے وارد لکہنؤ ہوئے تہے مرتب کیا

ہمیشہ منجملہ شعرائے اعظم تمام شاعروں کی اساتذہ زبان فارسی و اردو مین شریک حال و ہم سخن رہے بعد انتقال
راجہ تعلجی بہادر جنرل و بخشی الممالک اودھ کے جب کہ راجہ الفت رای بہادر الفت تخلص بجای پدر جنرل و بخشی
ہوئے جوہر بہ ساہمت برادرانہ ان برادر بزرگ سی جدا ہوکر دفتر دیوانی شاہی مین کہ انکے جدی بزرگون کا موروثی
دفتر تہا اور اوسوقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے مشیر الدولہ مؤید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر
جسارت جنگ کے پاس نام تہا بجائے والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملک راجہ رتن سنگہ بہادر ہشیار
جنگ زخمی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودھ جنکا دیوان زخمی چہپا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور
بہت رسالے ریاضی وغیرہ مین مشہور ہین وہ بہی ان جوہر صاحب کی ماموں تہے اور رای بالک رام جنکا توپخانہ
مالک گنج مشہور ہے ماموں انکی والدہ کے تہے اور راجہ بہگوان داس صوبہ دار کہیر یعنی ملک روہیلکہنڈ نانا
انکی والدہ کے تہے اور نواب افتخار الدولہ فضل الملک مہاراجہ میوا رام بہادر صلابت جنگ دیوان اودھ و ہم نسبتہ
وزیر اعظم بہی انکے عزیز قریب اور راج راجہ ادہراج پیشوا بردہان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی و مہتمم بیت الضرب
سکہ شاہی انکے خالہ زاد بہائی تہے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اسی سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرت کسقدر عالیخاندان اور حسیب و نسیب عالی دودمان ہین یہ جب ۱۸۵۶ء مین انقلاب سلطنت
لکہنو کا بعہد واجد علیشاہ بادشاہ ہوا جوہر نے بحکم شاہی بہ ترتیب کاغذات مال انتظام سرکار انگریزی کا
کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کردیا ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا ۱۸۵۸ء مین پہر از سر نو
کاغذات مال درست کئے اور محکمہ اسپشل کمشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ بحکمہ چیف کمشنری ملک
اودہ منتظم دفتر و اہلکار منشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلداری موہن لعل گنج و ملیح
آباد و صدر لکہنو چند سال تک رہے اور بعدہ اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین بہی کامیاب ہوکر اختیارات عہدہ
حاصل کئی اب بکمال عنایت و جوہر شناسی ہز ہائی نس سر مہاراجہ دگ بجے سنگہ صاحب بہادر کے سی
ایس آئی والی بلرام پور و تلسی پور و خردہ وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان کی اونکے منشی اور مصاحب ہین اور منشی
رای تارا چند صاحب خلف اکبر جوہر مصاحب و منشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے بشرف
و امتیاز تمام ہین اور اونکی منجھلے بیٹے منشی البیلے پرشاد کے واسطے بہی کہ بہت اچہی خط اور طبیعت دار ہین بہت
رعایتی عنایت ہین اور اونکی علاوہ اور فرزندون پر بہی رعایت کامل ہے اور منشی لالچند صاحب نسخہ دولتن
اور انشا انکی بہی چہپی ہوئی مشہور ہے انکے بہائی کے خسر تہے اور منشی دولت رای شوق مخاطب براجہ بندا پرشاد جو خازن
راجہ کندن لال اور بہنولال کی شاہ اودھ کے میر منشی تہے اور واجد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
طوطا رام شاعر صاحب دیوان مشہور و معروف انکے سمدہی ہین کہ انکی خلف اکبر رای تارا چند جی کے منسوب ہین انکی

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز رہا نہیں	منصور کی شکست تھا دعویٰ یہ دار کا	فرقت میں جاتا ہوں کبوتر کو جو رسل	پیغام کو بشر تو کہاں جانور نہ تھا
چشم وحشی میں تری خال نظر آتا ہے	تیرے آہو نے کیا نافہ آہو پیدا	رہ نہ جائیں گے کسی حال میں اُن سرو اُن	تیری وحشی ہی کی بنگئے رم آہو پیدا
بوسہ چشم پر ابرو کو دکھا کر یہ کہا	شمع ہی صید جو کعبہ میں ہوا پیدا	وہ جوانی کی مری لب کم سن میں کہاں	غنچہ جب تک نہ ہو گل ہو خوشبو پیدا

جوہری تخلص جبالال پرشاد قوم کایتہ باشندہ شہر اناؤ علاقہ دریا | لیں قلم میری کیا کہا ایک گا سنگ جانان | نہ بدن ہان کہ پیش جان ارش [illegible]

جاہمن تخلص چمن ناتھ قوم کایتہ متوطن دہلی شاگرد میر مہدی ایک شخص مازہ فکر کہن مشق تھے اور حال معلوم نہیں۔

دل جلن سینہ عشق کی آتش سے جلگیا	ایک آہ کھینچتے ہی میرا دم نکلگیا

جشمل قوم کایتہ ساکنہ الہ آباد محافظ دفتر کلکٹری بنارس خلف منشی موتی لال میر منشی رزیڈنسی بدریل کھنڈ انکا ایک قصیدہ انکے بیٹے دیو کی نندن ہنر تخلص نے بہیجا تہا اوسمین سے یہ شعر منتخب ہوا۔

ہوئی کیسے کیسے جوانمرد پیدا	بناتی زمین پر مکان کیسی کیسے

چمن تخلص بہاری لال ولد گنگا پرشاد شاگرد مقصود عالم سررشتہ دار عدالت سیتاپور۔

رہی بعد فنا برباد مٹی جسم لاغر کے	نشان آرام کا ہمنے نہ زیر آسمان پایا

چمن تخلص شادی لال کایتہ سکسینہ لکھنوی برادرزادہ حقیقی منشی رام سہائے رونق اوستاد فارسی اردو کے ہین اونکا یہ مطلع عشق الہی جان طوائف مین مشہور و زبان زد عام ہے۔

سرنامہ صنم نام خدا ہے	الہی جان کا رتبہ بڑا ہے

قصہ الف لیلہ کی دو ہائی سو راتین انہون نے بہی نظم کی ہین اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ تو منظوم ۱۲۶۵ھ مین چہپی ہے یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سی لکہے جاتے مین کلام انکابہی بہت صاف سلیس اور شیرین ہے۔

کدہر ہی ساقی ہکیش کدہر ہے	خود ہی سی تیرے ساقی ہی ہین کام	طبیعت کچہ ہمارے جوش پر ہی	نہ تیا دوسرا وہی ایک ہی جام
ہزارون کو ملاے سینکڑون جام	رکہہ ایسے دور مین ہمکو نہ ناکام	الہی لطف کی رکہتا نہین گر	
بہت جلد صراحی بہر کے جی لا	ہوس نے بیطرح مجکو ہی گہیرا	کہ تا ہو نظم شتر الف لیلا	بہرا ہی ساقی ہو مین مشتاق تیرا
جہلاک ساغر کا دکہلا تا ہی ساقی	طبیعت کیون ہے مایل بہر ہنسی	ہمین بہر جوش مین لاتا ہے ساقی	

حامد تخلص گہنشی لال باشندہ منگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضیغم۔

نامہ شوق رقم کرتا ہون اوسکو جانے	کیون لیے دود دل مشتاق کبوتر جانے

حاضر تخلص سرادہا کشن خلف منشی بیج لعل مرحوم قوم کایتہ سری باستب کانپور کے پرگنہ نواب گنج مین رہتے ہین اور مختاری عدالت کرتے ہین توجہ دار ضلع مذکور کی کرتے مین ایک غزل انہون نے اپنی منشی راج بہادر زخمی کے خط مین بہیجی تہی اوسمین سے یہ چند شعر درج کیے جاتے ہین

عیش کرتے ہین جو اینے سر کے گہر مین آگیا	فرق آیا میری آہون کے اثر مین کیا کیا	نام کو بہی کبہی اوسکا نشان ہاتہ آیا	جستجو ہے کی تیری کمر مین کیا کیا

حریف تخلص منشی لال باشندہ لکھنؤ برادر بینی پرشاد ظریف آنجہانی —

حسن تخلص لالہ پورن چند کایستھ سکسینہ ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ شاگرد منشی خیراتی لال شگفتہ اردو کے اچھے شاعر تھے

حشمتی لالہ ناتھا دین عظیم آبادی مصنف مظفر پور شاگرد وزیر علی عبرتی بیشتر شعر فارسی کہتے ہیں —

دیکھینگے حسن جو تو پھسلیگا دل کدھر	[illegible]

حضور تخلص لالہ بالمکند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تھے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکھتے تھے —

نہ پاؤں کو جنبش نہ ہاتھوں کو طاقت	جو اوٹھکے کھینچوں میں اب دامن یار کا	سر راہ بیٹھے صدا ہے یہ اپنی	کرا للہ یاری ہے دست دعا کا
بیان تجھ سے نہیں ہو سکتی آن بانکے	نہ آن اب ہی ہی سخن یار کے	جفا کو ہم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے	اور ہر کچھ دلین ہم سمجھے اور پھر [illegible]
ہے جس کی ہر ادا قیامت سحاب لطف	مستے کچھ ہی خو ہے اپنی تو نقاب زلف	آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار	دیکھ میں عاشق اسکے ہی کیا کیا حجاب زلف
دیکھا نہیں جسکا جینا یا حضور آہ	دل کا چشم خناب ہے ہی خراب زلف	پھر ہی نبض دلکی سر انگشت کی تلے	سیاب ہے ہی پھر انگشت کی تلے
انگلی کا ہی ہوں تو دیکھا ہی کچھ چھوڑ	ہے آب خضر جسکے سر انگشت کے تلے	اعجاز ہے کہ ٹکڑے ہی ستارہ میں کر دیا	آیا نہیں ہے ساغر انگشت کی تلے
	مژگان سے تیرے تل ہے خط یار اے حضور	مٹ جائیگی حروف تیرا انگشت کے تلے	

حضور تخلص امی نند لال ولد منشی گوبند سررشتہ دار ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع میرٹھ شاگرد بنواری لال شعلہ

کب ڈر دیکھے ہیں یہاں دشمن کے لات سے	ہم کاٹ لیں زبان کو قلم کی نگاہ سے	پہلے لپیٹ سیر دیکھیے پھر رگ دیکھیے	ٹھوکر سے جی دہی تو اشارہ سے مر گئے
حضور تخلص پنڈت سری کرشن لکھنوی —		سنتے ہی حال ار سر اتم جو سو گئے	کیا آپ نے بنایا کوئی قصہ خوان مجھے
سجدہ کیا پڑ کی ہی زمین کو سمجھ آسمان مجھے	ٹھوکر لیتی ہی زمین اگر آسمان ہے مجھے	ڈھونڈھتا کہاں ہیں ملا یار کا پتہ	چلتا ہوں لحد کو کوئی لامکان مجھے
گنائی دیکھ یا رسے اپنی اونچائی	اتنا سبک کیجیے کہ گذرے گران مجھے	دنیا کو لی تج جاونگا ڈر ہی کہیں فلک	رہنے دی ایک دم تیرے لئی مہمان مجھے

حوشلم تخلص منشی دیپ چند قوم کہتری ولد منشی سیج لال سکنہ دہلی اپنے عہد میں علامہ ہو گذرے ہیں مرزا آغا درخشی صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ دیپ چند مرد معمر اور سنجیدہ تھے خط نستعلیق اور شکستہ خوب لکھتے تھے فارسی میں استعداد کامل تھی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تھا۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تھے محسنات بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات النظیر کی طرف التفات اس مرتبہ تھا کہ اکثر اوقات سلسلہ معنے کا ہاتھ سے جاتا رہتا تھا خزاین الفتوح کو جو امیر خسرو کا سکہ سخنوری اور متانت عبارت میں دستاویز منشیان ہے ایک قسم سے خلاصہ کر کے اوسکے معانی کو نثر متین میں لکھا حق یہ ہے کہ خوب لکھا کہیں کہیں مراعات لفظی کے قید نے اس نثر کو بھی حلیہ معانی سے معرا کر دیا لیکن باایں ہمہ خوبی اوس نثر کے دایرہ بیان سے خارج ہے مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکھتے تھے اسواسطے زمین شعر میں کبھی گذر نہ کیا عمر آخر میں خرافت اور کبرسن کے تقاضا سے یہ فکر بھی دامنگیر ہوا از بسکہ نظم میں مہارت نہ تھی اسلئے جو کہ انشاپردازی کی قدرت سے آگاہ نہ تھے وہ اشعار سنکر نامعتقد ہو جاتے تھے اور زبان طنز کو دراز کرتے غالباً

شعرگوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تہا اور اس تخلص کا اختیار کرنا بہی اسی پر دال ہے بیس
برس کے قریب ہوئی کہ قضا کی — ایک دوسرے تذکرہ مین لکہا ہے کہ وہ ابن مقلہ کے لگائے ہوئے چہوٹون خط کو
خوب لکہتے تہے اور علم انشاپردازی مین اوستادی کا علم رکہتے تہے خزینۃ العلوم اور مینا بازار انکی تصنیفات سے ہے
میرے قدیمی دوست منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص نے دہلی ہی جو بہت سے ہندو شاعرون کا احوال
اور کلام تلاش کرکے مجکو بہیجا ہے اوسمین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج مین یہ شعرگوئی اونکا ٹریاپے کا
خبط تہا اور اسی سی اونہون نے اپنے نام کو بٹہ لگا لیا ورنہ نادر بے بدل اور ایسے زبردست تہے کہ آج کل مثل
اونکی کوئی نہین ہے متاب چند صاحب بہار کے شاگرد جو اندرسن تہے وہ انکی اوستاد تہے ایکدفعہ کا ذکر ہے
کہ آپ نواب جہجر کے سرکار مین نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کو خط لکہا یہان منشی سلطان
سنگہ قوم کہتری ہی جنکے بیٹے اور نواسے منشی وزیر سنگہ فیاضی مین دور دور نام کرکے ابہی سات آٹہہ برس پہلے
مرے مین وہ اس خط کا ایک فقرہ بہی نہین سمجہ سکے گو لیاقت منشی گری کی اونکو بہی اچہی تہی صاحب نے فرمایا کہ
منشی اسکو کیون نہین سناتے یہ کاغذ کس منشی کا لکہا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتہہ جوڑکر عرض کی کہ حضور
جس منشی نے اسکو لکہا ہے مین اوسکے آگے طفل مکتب ہون اور اوسکی مدقق عبارت کو نہین سمجہہ سکتا حکم ہوا کہ نواب کو
لکہو کہ آیندہ ایسے منشی سے خط لکہایا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہوکر گہر آبیٹہے اور انکے
یہ بہی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی مین فارسی دفتر تہا تو کسی تہانہ پہ محرر مقرر ہوگئے وہان ایک خفیف سے
خانہ جنگی ہوئی جسکے رپوٹ لکہتے مین اونہون نے جو نکتے دریان بہائین مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکہا تو وہان سوا ایک
چوٹ لگنے کے اور کیا دہرا تہا اسپر یہ وہان سے بہی موقوف کیے گئے وہی مثل ہوئی کہ اے روشنی طبع تو برمن بلا
شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تہے — اونکو انتقال کیے ہوئی اتنک قریب پچاس برس کے گزری ہین یہ دو شعر
اونکی جو تذکرون مین درج تہے یہان لکہے گئے —

جبکہ آنکی خبر ہمنی سنی دلدار کی ۔۔۔ پہر گئی کانون مین اوس لفظ عنبربار کے
اے طبیب مرتے تو دوا سوچا کیا ۔۔۔ چہٹ گئین نبضین یہان اس عاشق بیمار کی

حیرت تخلص پنڈت اجودہیا پرشاد کشمیری لکہنوی قلندر بخش جرات کی شاگردون مین سے تہے انکی تصنیفات سے ایک
مختصر سا دیوان اور کئی مثنویان مین فن موسیقی مین مسلم اور تیراندازی مین قلم تہے اونہون نے بیشتر لکہنو مین اور کسقدر
دہلی مین گذران کی سنہ ۱۲[illegible] ہجری مین کہ اوسوقت صرف ۲۵ برس کی عمر تہی عالم فانی کو چہوڑا یہ شعر اون کا تذکرہ
گلستان سخن سے لکہا جاتا ہے

بہنگ نقش پا اوسکی گلی سی اوٹہہ نہین سکتا ۔۔۔ ہوا ممنون جہان خوب اپنی ناتوانی کا

حیرت تخلص ذوقی رام باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد

بہنگ آبلہ اے اے کیا زندگانی ہے ۔۔۔ کہ جسکے پاؤن پڑتا ہون اوسکو سرگرانی ہے

حیف تخلص موتی لال عرف ادیب سنگہ شاگرد مہر سوز لکہنو مین تہے

گلشن دہر مین کہیکر وہ ہلاتا ہے سر ۔۔۔ رازدان جنکے لئے کہات مین صبا دیکہے

کتابیں جیسے دیکھی ہیں اور اونہیں سے کچھ کچھ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہیں —

اشعار دیباچہ رامایں سے جو سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں بعہد واجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ تصنیف ہوئے —

خدایا نامہ کو نام آوری دے　　قلم کو جلوۂ بال پری دے
مضامین ثنا میں تیری زبان ہو　　برنگ ابر نیسان درفشاں ہو
گہر افشاں جو یوں میرا قلم ہے　　سحاب لطف کا تیری کرم ہے
عطا کی چشم مانند ستارہ　　کرے تا نور قدرت کا نظارہ
رہی مانند سوسن وہ زبان لال　　کرے بی شکر حق جو از کچھ قال
رہی وہ گوش شکل گوش گل کر　　سنے جو نغمہ ہائی لطف پرور

بریاض حمد میں تا حسب انداز　　عنادل کی طرح ہو نغمہ پرداز
دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے　　یہ آب شکر کا تیرے ثمر ہے
زبان سنجی ہے تو نے عنبر افشاں　　رہے تا شکر میں تیرے غزلخواں
دئی گوش از رہ لطف و کرامت　　سنے تا نغمۂ عشق و محبت
رہی گل صفت وہ چشم بیمار　　جو دیکھے غیر اوسکے سیر گلزار
نہ دون ہو شکر سی ہر گونہ نعمت　　عبادت سے تیری حاصل ہی قربت

اشعار مناجات

خدایا بادشاہی ہے سزا وار　　خلایق پرور و عاجز نواز ا
تری خوان کرم سی پیل تا مور　　ہر یک آسودہ ہے بے محنت و زور
سخن سنجان عاقل صاحب حلم　　جہالت پیشگان نادان بے علم
جوانمردان ظالم مردم آزار　　کمین پیران لاغر سخت ناچار

توہی ہے بادشاہ جن و آدم　　توہی فرمانروائی جملہ عالم
صفا کیشان عارف چہرہ پر نور　　سیہ کاران کافر سینہ پر زور
بکنج صومعہ پیران ہشیار　　میان میکدہ مستان سرشار
سبھوں کو تو عطا کرتا ہی روزی　　بصد لطف و سخا و دلفروزی

اشعار حمد کتاب بھاگوت منظوم خوشتر مصنفہ سنہ ۱۲۶۸ھ

گل افشاں حمد باری میں قلم ہے　　بیاض نامہ گلزار ارم ہے
بیان شکر میں تیری نئے خشک　　سواد صفحہ میں ہی نکہت مشک
عجب ہے دولت شکر الہی　　کہ جسکے فیض سے ہو بادشاہی
کیا شکر خدا جو دل سی منظور　　ملا خورشید و مہ کو حلۂ نور

بہار نامۂ شکر فیض حق ہے　　برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
شکر کا شکر یزداں میں اثر ہے　　نئے خامہ برنگ نیشکر ہے
بزرگی شکر سے ہی ملک نے　　جگہہ دی فرق پہ اپنی فلک نے
بشر کو طاعت خالق روا ہے　　کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی چتر گیت سی جسکا بدم لوہتی نام ہے

ہوئی جو خوش صورت صبح دل افروز　　دکھایا نور پرسنے جلوۂ روز
عنادل نغمہ پرداز چمن میں　　بہار تازہ ہر سرو و سمن میں
جو بیٹھے ماہ دو نو محبوب مہوش　　دل افگن دلبر و دلدار دلکش
مئی عشرت سی دونوں کو بہکایا　　کیا اوس ساقی مہوش نے سرشار
رہا عشرت سی شب بھر جو آرام　　سحر کی شغل میں ہی آشکارا
غرض گزری جو کل کے شب بسعاد　　خوشی سی باپ ان دونو ہوئی شاد

رہے گلشن میں گلہائی معنبر　　رواں ہر سو نسیم روح پرور
جو دیکھا جیت گوپت نیک انجام　　مے گلرنگ سے مملو کیا جام
خوشی سی عین وقت بادہ خواری　　لیا دونوں کو بر میں باری باری
گرانے جو بڑھی عزت در　　کیا شیشہ تہی ساغر کئے پر
ہوئیں جو دونو حاملہ وہ گہر بار　　برنگ نخلہای تازہ پر بار
دئی بارہ خدا نے اونکو فرزند　　ہمایوں طالع و اقبال پیوند

حسین و نازک اندام و خوش اطوار
برنگ لالہ و گل تازہ رخسار
ہوئی ان سے جنے چار فرزند
کہ تہے دخت منور کے وہ دلبند

کہوں انکی زروی تا سر نام
لکھے ناتھ دویم سکینہ ہی عام
سوم مشہور ہے ناچین تاتار
سری بابست فرزند خوش اطوار

چہارم نام بہٹ ناگر ہے مشہور
ہوا جب گوپت کی لکھو منظور
سوسر ماکی جو تہی دخت دلارام
ہوئی ناٹہہ اوس سے فرزند نکونام

سبہوں میں پہلے سورج دہج کلاں ہے
کہ جسکا نام عالم میں عیاں ہے
اشٹ و گوڑ میں بعد اسکے مشہور
چہارم میں کرن با چہرہ پر نور

دگر ہے بالمست ایہانہ ظاہر
خردمند عقیل و پاک و طاہر
دگر ہے کلرشٹ عالم آرا
پسر ہشتم انگم ہے آشکارا

ہوئی جب بابہ سوین فرزند ہشیار
دیا جب گوپت نے تب انکو زنار
جو دیکہا با سعادت حسب دلخواہ
سرود و رقص سی سب کا کیا راہ

ہوئی جب وہ جوان لائق کار
لگے برمہا کا کرنے رو دربار
پسر جب گوپت کے برمہا نے خوشتر
جو دیکہے جدا جدا عقل و ہنرور

کیا تجویز بارائے گرامی
کہ ہے بس وہ برہمن ہے انتظامی
انہیں بہیجوں لبوی ربع مسکون
لکہیں تا بیہ سبہا بیدر و افزون

لکہیں سب خلق کی خوبی و رشتے
بہائیں خوش دنکو سر نوشتی
بیہ کرکے دلیں وہ تجویز احسن
کیا چار و نظرف انکو معین

کیا مغرب میں ناتہر کو مقرر
کئیے ہمراہ دو چہوٹے برادر
اشٹ اول ہے سورج دہج ہے تانی
کہ تہے دو نو سعادت کے نشانی

جنوب و غرب کے نابین کا کام
دیا سکینہ کو مشہور ہے عام
کرن اور گوڑ ذی فہم و خرد ور
ہوئی ساتہ انکی یہ دونو برادر

سری بابست کو بہیجا سوئے شرق
کرے تا نظم ملک شرق کی زرق
نگم کلشت کو بابہو شماری
کیا ہمراہ بہر پیش کاری

جو فہم و عقل بہٹ ناگر تہی عالی
اسی بہیجا سو ملک شمالی
مبادر بالمشٹ ایہانہ خوشتر
ہوئی وہ پنڈ ستی میں مقرر

غرض یوں بارہوں فرزند دانا
ہوئی اقصائے عالم میں روانہ
کیا احوال عالم سب قلمبند
ہوئی بال و رند و حشمت سے خورسند

کیا وہ نظم دلکش خلق و عالم
ہوئی خوش دیکہ شاہان اعظم
زمین و کوہ قاف و دشت و دریا
سبہوں کا عمق و عرض و طول پایا

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکہنوی بڑے شاعر پرگو ہیں قوم کایتہ سری باستب ہیں ۔

دامن صحرا کو بہی دست جنوں نا تجھ گیا
طایروں میں ہے اثر صحبت کا آجاتا ہے جلد

چاک کرنا چاہیے میری گریباں کی طرح
باتیں کرتے دیکہہ طوطوں کو انساں کی طرح

ناصحا ہم بہی ہیں تقلید سی سکتی نہیں
مشکل ہے باغ عالم میں کہاں ہے لاسکا

کب ہلال عید ہے ابرو جاناں کی طرح
بل یہ بسبت کرتا ہی سنبل زلف جاناں کی طرح

داس تخلص شنکر داس مدرس مدرسہ پنڈی بہٹیان ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ایک ذی استعداد شخص ہیں بندہ سے تحریری ملاقات ہے اونہوں نے چند کتابیں بہی تصنیف کی ہیں ازانجملہ ایک چہوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری گلزار مغربی یعنے تاریخ جنگ روم و روس میں نے بہی دیکہے ہیں اور چند غزلیں بہی اونہوں نے میرے پاس بہیجی تہیں ازانجملہ یہ چند شعر لکہے گئے ہیں ۔

چہرہ ہے ماہ تاباں زلفیں ہیں کالی ناگن
آہو کی طرح آنکہیں ہیں مونہہ میں پان
ساقی پلادے جام جو لعل ناب ہے
مطرب سے کہو گا دے بجا دے تالیاں

دانا تخلص روشن لال ولد مہتاب رای داہ کیا نور انبے لال ہی قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نواب عاشور علی خان ۔

آتی نہیں جو زلف گرہ گیر ہاتہہ میں
سودا اسکو لپیٹ لو زنجیر ہاتہہ میں
کسی جو رستی یہ بہی صیاد کا مزاج
کہینچے اگر کمان تو سو تیر ہاتہہ میں

دلگیر تخلص چھنو لال کایتہ لکھنو شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چھوڑکر مسلمان ہوگئے بیشتر مرثیہ کہتے تھے چنانچہ مرثیہ گویون کے پیر تصور کئے جاتے ہین اور غزل مین طرب تخلص کرتے تھے چونکہ اونکا تخلص دلگیر مشہور ہے اسلئے یہ اشعار اونکی دلگیر تخلص کے تحت مین ہی لکھے گئے —

معطر اوسکی نہانے سے ہے کہ آب ہوا
حباب بحر ہر اک شیشہ گلاب ہوا
اسی طرح تیرا وہ جو خوش چشم باغ مین
باتین تیری سنا کرین اور دیکھین سدا
نرگس کے ست کچھ تو بہی فدا ہی چشم
وہ دعا ہی گوش ہے یہ مدعا ہی چشم

دیوانہ تخلص راے سرب سنگہ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ مہانراین موزون شاہیر شعرای اردو اور فارسی سی ہین فن شعر سے خوب ماہر تہے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کیطرف تہا چنانچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار ہین ریختہ کے شعر بہی کبہی کبہی موزون کرتے تہے پورب کے اکثر شاعرون نے شعر کہنا اونسے سیکہا ہے جعفر علی حسرت اور میر حیدر علی حیران اونکی عمدہ شاگردون مین سے تہے —

جان پر آبنی ہمدم میری جاتی ہو سحر سے
بات کچھ بن نہین آتی ہی اب الٹا بغیر
دل سے اٹھ لی ہی اوس نے بسمل کیطرح
دل ہی کچھ تیری تیغ کی آگی تہی ملی جا
بائکہ سیکہی مرغ بسمل نے مرے دلکیطرح
نسیم کا لگ جگر ہی چونہ بہرہ کی گل جا

ذرہ تخلص مرزا راجہ رام ناتہہ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تہے

تیری کوچہ مین روز و شب پڑا پہرتا ہی یہ ذرہ
سجا ہے ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذرہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد میر علی اوسط رشک

مہندی سی رنگ لائی ہین تہا حسن کا
اس سبز خط نے تیری غریب الوطن کیا
پہونچی ہین یاسمن کے گل یار دن کے ہاتہ
یہ خط مین لکھکے بہیجین ہیں اہل وطن کے ہاتہ
زہرہ و مصطفے و علی و حسن و حسین
قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس انکہین
کیونکر نہ ہوکی ہوچہا لگیر یوسفی ہو
ای ذرہ مغفرت ہی نہین پنجتن کا ہاتہ
لیں حسن کے ساعد اور گل یاسمن کے ہاتہ
آئے ہین نرنے دونا وس سیمتن کے ہاتہ

ذرہ تخلص منشی الواری لال باشندہ کلکتہ —

دلدار کی خاطر سے دل زار بہی چھوڑا
الفت مین ہمن رو ہوکے گلزار بہی چھوڑا

ذرہ تخلص لالہ جوالا پرشاد خلف لالہ رام نراین وکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہوگیا سوز جگر سے
نکلتی آگ ہے دیوار و در سے

ذکا تخلص خوب چند قوم کایتہ ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر کے تہے اور انہون نے ایک تذکرہ ریختہ کے شاعرون کا بہی لکہا ہے جسکا نام عیار الشعرا ہے اور یہہ صاحب اس فن مین اُنہی استاد اور شاعر شیرین سخن تہے اور اب انکے پوتے مہاراج سہاے ریاست بیکانیر کی طرف سے اجنٹی مارواڑ مین وکیل پنچایت ہین اونکی شعر تحت مین لکھے گئے ہین —

آتا ہے کیا چلی سر پہ ذکا نیند کہاں — تا ہے جو جھکی ہوتے ہی آرام کہاں
پلکی ہی ہر دم ہی لدار دیکھنے کیا ہو — کہاں کہاں چلی تلوار دیکھنی کیا ہو
نقش پا خالق گلی تے بنایا ہمکو — جسکی قدموں سے لگی دینی مٹایا ہمکو
شرم سے ہوگئی پانی سری لیتے جو — موج دریا ہی میرا و نکی خنجر کو دیکھ
ہماری خاک سی گذرا جو نا بند کر دامن — کچھ اپنی جی میں وہ شاید غبار کہتا ہے

ذکا تخلص پنڈت سریکرشن خلف پنڈت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد —

نہایت سخت جان ہوں نہایت سخت جان ہوں — نہ ٹوٹے خنجر بران کہیں یہ مجکو خطرہ ہے

ذکی تخلص منشی گنگا پرشاد رئیس مہابن ضلع متھرا ایک شاعر رنگین بیان ہین مگر کوئی غزل یا شعر اونکا دستیاب نہین ہوا

ذوقی تخلص ذوقی رام عطر فروش مراد آباد مین تہے کہتے ہین کہ ایام ہولی مین ہنوائون کی مانند کوچہ و بازار مین شعر پڑہتے تہے اور یہ شعر اونکا ہے

ملنے سی تصور مین کچھ کم نہ تہا — اگر وہ نہوا اوسکی تصویر ہی اور نہ ہوا

راجہ تخلص مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر خلف مہاراجہ جیت سنگہ بہادر والی بنارس جو آگرہ مین رہتے تہے اور ہندی و اردو زبان مین شعر کہتے تہے یہ قوم سے سرکرنا برہمن تہے انکی مورث اعلی راجہ منسارام گنگا پور کے زمیندار تہے اونکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بروقت اختلال سلطنت دہلی اور بد انتظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست امن و امان ملک و مال اوس ضلع کے منتخب کرکے شاہی سند مین سرکار ون بنارس جونپور اور غازیپور کی اس شرط پر بخشی تہی کہ تیرہ لاکہہ روپیہ بطور مالگذاری خزانہ دہلی مین داخل کیا کرین راجہ منسارام نے اس عطیہ شاہی سی بطور حاکم با استقلال بنارس مین بیٹہ کر بڑی شان و شوکت کے ساتہہ آٹہہ برس تک حکمرانی کی اونکی مرنے پر اونکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے ١٧٣٨ء مین اپنے باپ کے جانشین ہوئی انہون نے اپنے اولوالعزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی نسبت اتنا اور بہی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اوس علاقہ مین اونکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کردیا تب بجائے اوسکے ایک دوسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لیئے جاری ہوا اور اوسکی ٹکسال نگرانی انہین کے اختیار مین رہی چونکہ انکی زمانہ مین سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تہی اسلیئے اونکو اپنی ریاست بڑہانے کا موقع ملتا گیا مگر جو خراج مقررہ تہا وہ سال بسال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک جسکا خاتمہ ١٧٤٨ء مین ہوا خزانہ شاہی مین داخل کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیان پڑین اور اودہ و الہ آباد کے صوبے نواب سعادت خان کے تعلق ہوگئے تب بنارس کا علاقہ بہی جو شامل صوبہ الہ آباد کا تہا اوسکے متعلق ہوگیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اوس سے علیحدہ رہی بعدہ جب اوسی اور اوسکی باپ راجہ بنی بہادر نے اونکا اطمینان کردیا تو اوسکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب مذکور کے ١٧٦٣ء مین جب شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہ بہی اونکی ہمراہ گئے بعد جنگ بکسر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ انگریزون کے فوج مین آئی اور اونکی زمینداری ١٧٦٤ء مین اودہ سی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی بابت بیمنٹ ولایت نے منظور نہ کی اور ١٧٦٥ء مین اونکا علاقہ پہر اودہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ سے شرط کی گئی

راجہ علم عمل سبھی ہیں جو کہلاؤں میں
کیا جانے کہاں قافلہ مسافراں ہے

ہیں حظ وصت کہ وہ بھی کر رہا ہے ہیں
یاران عدم کی نہیں آتی خبر کچھ

مٹ گئی شکل نقش پا کیسی
رو کے روئی لیلی جا کر دو ویرانہ بیت جیلی

پس گئے چال یہ حنا کیسی
بہلا کب چاہے رہتا ہے راجہ تا ہاتھ آئی

قبر میں بھی دوستوں کو دشمنی مجھ سے رہی
پھر اکھڑ ڈالنے کو نقش جو دیا آتی رہی

راجہ تخلص راجہ بہادر خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد۔

یہ زخم دل ہمارے وہم تلک نہ پہونچے
ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم تلک نہ پہونچے

راجہ تخلص مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی ریاست بلرام پور و تلسی پور وغیرہ علاقہ ملک اودہ جو دادو دہش اور قدردانی
دہنر میں منتخبات روزگار سے تہے بعد تباہی سلطنت اودہ کے لکہنو کے اکثر عمایداور ذوی لیاقت اشخاص اونکی سرکار سے پرورش
پاتے تہی اور سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے بہی خاطر خواہ قدر اور منزلت اونکی خیرخواہی زمانہ غدر وغیرہ کی ہوئی تہی خطاب
(کے سی ایس آئی) بہی عنایت ہوا تہا اور دربار شاہنشاہی دہلی میں بہی اعزاز خاص اضافہ انواب سلامی وغیرہ سے بخشا گیا تہا آپ انجمن
تعلقداران اودہ کے میر مجلس تہے اور امورات زمینداری اور حالات ملکی میں حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ
ملا کرتا تہا آپ کو شکار کا از حد شوق تہا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات میں جو سرحد نیپال سے ملحق ہیں شکار کو جایا
کرتے تہے اور اپنے مہمان انگریزون کو بہی ساتہ لیجا کر شکار کہلایا کرتے تہے آپ کی محفوظات نشانہ بازی اور قدر اندازی
کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزون نے کی ہے اخیر صدمہ جو آپ کو پہونچا اور جس سے تندرستی
میں خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تہا۔ آپ قوم سے راجپوت تہے آپ کا خاندان جنوار کے نام
مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات میں آپکے بزرگون کی ریاست تہی وہان سے راجہ بریاشای جو مہاراجہ
بیگہہ دیو کے سب سے چہوٹے بیٹے تہے نقل مکان کرکے دلی میں چلے آئے تہے تاج الدین غوری نے سمت ۱۳۲۴ میں اونکو بہرائچ
علاقہ اودہ میں ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مفسدون سے بہرا پڑا تہا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہاں اونہون نے
بعد قلع وقمع جنگل اور باغیون کے بکونہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک باگذار ریاست کی بنا ڈالی اوس وقت سے لیکر اب تک
اتنے رئیس اونکی خاندان میں ہوئے ہیں (۱) راجہ بریاسای سمت ۱۳۳۵ (۲) راجہ اچلدیو سمت ۱۳۶۲
(۳) راجہ دہیرسای سمت ۱۳۷۷ (۴) راجہ رام سای سمت ۱۳۸۴ (۵) راجہ بشن سہای سمت ۱۳۴۵
(۶) راجہ گنگا سنگہ سمت ۱۴۱۶ (۷) راجہ مادہو سنگہ سمت ۱۴۹۶ (۸) راجہ کلیان سنگہ۔
(۹) راجہ بلرام سای برادر راجہ کلیان سنگہ بانی بلرام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلرام سہای سمت ۱۵
(۱۱) راجہ تیج سہای سمت ۱۶۰۳ (۱۲) راجہ ہربنس سنگہ سمت ۱۶۵۵ (۱۳) راجہ چہتر سنگہ سمت ۱۶۷۳ بکرم
(۱۴) راجہ نراین سنگہ سمت ۱۵۲۵ (۱۵) راجہ پرتہی پال سنگہ سمت ۱۷۹۳ (۱۶) راجہ نول سنگہ متبنی سمت ۱۸۳۸
راجہ پرتہی پال سنگہ (۱۷) راجہ ارجن سنگہ سمت ۱۸۷۴ (۱۸) راجہ جی نراین سنگہ سمت ۱۸۸۳ (۱۹) مہاراجہ دگبجی سنگہ سمت ۱۸۹۳

- - برادر راجہ جی نراین سنگہ – مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے تھی
دو بکرمی بعنے ۱۸۹۸ اونہون نے سنا کہ اوترولہ کا تعلقدار راجہ محمد خان بلرام پور کے اوپر لشکر کشی کی فکر مین ہے یہہ پہلی ہی
اوسکی اوپر جا چڑہے اور اوترولہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف وکتب مقدسہ اہل اسلام بطور لوٹ کے لے آئے سمت ۱۸۹۵
مین لشکر سپاہی ناظم نے باوجود ادای مالگذاری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ٹہانی اور شکست کہائی سمت ۱۸۹۷ مین راجہ
درشن سنگہ شاہ اودہ کیطرف سے ناظم ہوئی اونکو مہاراجہ سے عداوت تہی چنانچہ کچہ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کرنے
کو نیپال کیطرف گئے اور راجہ درشن سنگہ نے اونکی نائب گجادر سنگہ سے کہ جبکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پہنچنے
کا حکم دیگئے تہے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کرالیا مہاراج یہہ خبر سنکر نیپال سے نیپال کو چلے گئے کمانڈر ان چیف بہادر جنرل
کنور راناجی برادر حقیقی مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور بسبب ناموافقت آب وہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد
بلرام پور پر موضع اوتر مہا مین رہنے کی اجازت دی اور بحالی علاقہ مین سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگہ
نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا سنا تو اونکو جا گہیرا مگر مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خودداری مین کہلائی کہ
راجہ کو ناکام بہاگنا پڑا نیپال کے رزیڈنٹ نے یہہ ماجرا شاہ اودہ کو لکہہ بہیجا شاہ نے راجہ درشن سنگہ کو معزول
کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے سمت ۱۹۰۰ مین تلسی پور کے راجہ دگراج سنگہ کو اوسکی بہتیجے
دگ نراین سنگہ نے نکال دیا وہ لکہنؤ مین حاضر ہوا واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب رزیڈنٹ کا حکم مہاراجہ کو
اوسکی مدد کا پہونچا اور اونہون نے اپنی فوج لیجاکر دگ نراین سنگہ کو نکالا اور دگراج سنگہ کو بیٹہاکر اپنا حق مقررہ
سابقہ معہ ایک گانوکے اوس سے لی لیا ۱۲۶۳ فصلی مین امداد علی خان راجہ اوترولہ نے راجہ دیبی بخش سنگہ تعلقدار
گونڈہ کے بہکانے سے علاقہ بلرام پور مین فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کہائی اسی سنہ کی ماگہہ مہینے مین ملک
اودہ خالصہ سرکار ہوا مسٹر چارلس جان وینگفیلڈ صاحب بہرائچ کے کمشنر ہو کر آئی مہاراجہ نے اونکی خدمت مین حاضر
ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت داخل کی صاحب نے اونکی حسن خدمت سی خوش ہو کی ایک توپ ہمراہ کر دی جو دن مین
تین وقت سر ہوا کرے ۱۲۶۴ فصلی کی جیٹہہ مین غدر ہوا مہاراجہ حسب الطلب پانسو آدمی لیکر صاحب کمشنر بہادر کے پاس پہونچی
بعدہ صاحب تو فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ ہتونان مین رہی بدمعاش مفسدون نے کئی دفعہ اوس قلعہ
کو گہیرا مگر مہاراجہ کا کچہ نکر سکے ۱۲۶۵ مین غدر دور ہوا ۱۲۶۶ مین سرکاری فوج گونڈہ مین آئی مہاراجہ افسرون کے
پاس گئے علاقہ تلسی پور جو بسبب بغاوت راجہ دگ نراین سنگہ و عدم حاضری رانی راجہ مذکور باوجود اجرای اشتہار معافی
ضبط تہا معہ علاقہ بانکی سرکار سی انعام مین ملا اور ۱۸۵۹ع کے دربار گورنری مین بمقام لکہنؤ مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی
پر نشست ملی سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب معہ سند بانکی و تلسی پور کے اور مع اختیارات دیوانی
کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا – اوسوقت سے مہاراجہ کی نیکنامی تمام ہندوستان مین پہیلی اور جو جو کارنمایان

اون سے انتظام ملک و مال مین ہوئی اخبارون مین لکہے گئے زیادہ کہانتک لکہون کہ اس مختصر مین گنجایش نہین مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک و مال کے شعرگوئی کا بہی شغل رہتا تہا اور اس فن کے بہت شایق و قدردان تہے ۱۸۸۶ء مین جو مینے اس تذکرہ کا اشتہار دیا تہا وہ نظر انور سے بہی گزرا اور سیدم منشی جواہر سنگہ صاحب جو سر [illegible] حکم ہوا کہ اونہون نے آپ کا دیوان معہ چند دیگر تصنیفات کی جو آپکے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص مین طبع ہوئے تہے میرے پاس بہیجدی اونکی شکرانہ مین مینے بہی اپنے چند کتابین تذکرین ازانجملہ رسالہ خواب جہستان بہت پسند آیا اور اوسکی تقریظ بہی تحریر فرمائی جسکا مسودہ منشی صاحب موصوف کی وساطت سے معہ زر نقد بطور صلہ کے پہونچا اسقدر عنایت اور کرم بخشی جو مجہہ دورافتادہ کے حال پر ہوئی یہ محض خالص فیاضی اور سچی سخاوت تہی ورنہ مین کیا استحقاق رکہتا تہا اگر بخشکشی کتب کے وجہ قرار دیجائی تو مینے بہت رئیسون کو اسطرح سے کتابین بہیجدین نہین بلکہ جواب تک نملا صلہ تو درکنار رہا فی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس زمانہ مین بہت غنیمت تہا مگر افسوس کہ ہم لوگونکی بدقسمتی سے سال گذشتہ مین اونکا انتقال ہوگیا جسکا افسوس اتنا بہت سی انگریزون اور ہندوستانیون کو ہے بیٹا کوئی نہ تہا اس سبب سے جنابہ مہارانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین وہ بہی فضل الہی سے بہت سخی اور فیاض ہین چنانچہ اخبارون مین اکثر اونکی سخاوت اور نیکنامی کی خبرین چہپا کرتی ہین مہاراجہ مرحوم کا دیوان مینے اول سے آخر تک دیکہا نہایت رہیب بہت اچہا دلکش اور دلکشا کلام ہے زبان کیا شیرین پائی تہی کہ قند و نبات مین بہی وہ مزا نہین جو اونکی ادنی ادنی روزمرہ کی باتون مین ہے چنانچہ یہہ چند شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہوکر یہان درج کئے گئے ہمارے دعوی کے گواہ ہوسکتے ہین

اشعار متفرقات

نام ترا جبکہ طغرای سرعنوان ہوا
مرتبہ مین عرش سے عالی سر دیوان ہوا

تیری ہی صورت دیکہ لیلے کو ہوگا حجاب
تیری صورت دیکہکے مجنون بہت شرمائیگا

مدام اپنے بغل مین وہ آفتاب رہا
ہمارے ہی دور مین دور شراب رہا

گئے وہ دن جو حسینونکو پیار کرتے تہے
نہ وہ لگو رہے اپنے نہ وہ شباب رہا

اوسے چہپکے دیکہا کر خندہ دندان نما
دامن نظارہ کو تونے موتیون سے بہر دیا

ٹہوکر سے جو مار کر مردے جلائے یار نے
ابتو وہ نام خدا رشک مسیحا ہوگیا

خم کہلے شیشے کہلے میکدہ کا در کہلا
سنجہے ہم یہ مضمون خط ساغر کہلا

ستمگر آفت جان کوئی تہا
بہت ڈہونڈا بہت ڈہونڈا نہ پایا

تعجب کیا جو دیکہا آنکہہ ہم نظارہ نرگس
شعاع مہر ہی سے رنگ نقش تیری جبین کا

کبہی قند [illegible] شکر سے لب اپنے بہتر [illegible]
[illegible] اگر ہو پاس جانان کا

تیری بلکیا ہی کلاہ صانع ازلی [illegible]
چار عنصر سے مرکب قالب انسان ہوا

وہ ہم بغل سے شغل ہی لب کباب رہا
رہا جہان مین جب تک مین کامیاب رہا

نہ جانئین کو کچہ وصل مین ملے لذت
ہمین لحاظ رہا یار کو حجاب رہا

ہوا یہ خجل جب گل اپنا [illegible]
موت نے تربت مین اونکو خاک بستر کردیا

تو نہ رہا گیا جو [illegible] تل
الہی رہے دماغ عروس بہار کا

[illegible] عاشق ہم بہی [illegible]
بہیڑیان چمن کیسا تہا ابتو گیا

گیا صحبت مین جیسے مفسدونکے
مزاج اصلاح پر آیا نہ اوسکا

کیا کبہی تو نے نقطہ ایکبار [illegible]
درد سر پیدا ہوا درد کمر ہونے لگا

دہان تنگ کا بوسہ مانگا [illegible]
تو کیا کیا نہ بنایا یہ لقا [illegible]

[illegible]
ہندوستان کو رشک سمرقند کردیا

ترے فروغ حسن نے اے رشک آفتاب
اے صبا ہی کسی عارض کا انہیں ہے سودا
بات دشمن سے کوئی اچھا اوٹھا رکھی نہیں
قصۂ وامق و فرہاد تو اچھے نے سنا
اللہ غنی حسن پہ کس درجہ ہے مغرور
راجہ بہلا ہے در خدا پہ کا کیا قصور
آگئے اوس شوخ کی گلا کاٹنا
کبھی جوش ہوتی ہیں عاشق کے جیسے ناخوش
بات کرنیکا غرور حسن کچھ مانع نہ تھا
ایک مصرعہ سنایا دوسرا مصرعہ لے لیا
ہوں وہ گریاں یار اگر کھینچے تیرا شبیہ
اے مصور جو تو نام سے تحفہ ہی مجھے
میرا نہ قامت جاناں سا ایک ہے موزوں
کیا نہ صندلیں رنگو لگا عشق اے اچھے
حسن سے عشق ہو جسکو وہ انسان کیسا
نہ کھینچا اے نا مرو دستار حسن جب اپنی
آپ آئینہ سے نہ پیاس سمجھے
عشق میں تیرے ہوا ہے اے صنم
عاشقوں پر جو اوسکے جور جفا منظور
اگر تیرا رخ رنگیں عجب ساں چمن دیکھیں
لیا لذتیں بلبلیں جب وقت وصلکے شب
ہم جو اوسکی گھر لگے جاتی شب تاریک میں
رنج تم دلکو میری دیتے ہو یہ تو سمجھو
اوسکو معلوم ہو کیا ذوق جام شراب
نام مشہور ہوا رشک مسیحا جب

نکہت کا نور چاند سے دہ چند کر دیا
باغ میں تو جو ہیں گل چاک گریبان پیدا
حقیقت اسکا کہ ہمپر تفضل ہو گیا
تمکو اے حسرت دل عشق میں کیا نکلا
وہ اپنا پایا تو زمین پر نہیں کہتا
دل اپنا اپنی ہاتھ سے خود ہم نے کھو دیا
جو ہوا یار کے حضور ہوا
کچھ نرالا ہے چلن سب سے طرحدار کا
ہاں ہاں تنگ اوسکا مانع گفتار تھا
جب کبھی حال فراق یار کچھ تو رٹ ہوا
کاغذ ابری ہی کاغذ مری تصویر کا
ہو ورق بھی پشت آئینہ پر تصویر کا
ہزاروں لاکھوں کروڑوں ہوئے مسیح پیدا
کسی باغ کرے یہ جو درد سر پیدا
شکر قدرت حق صد ایمان کیا
نہیں ہستا ہی جس میں وہ عالم کا طرز
نام ہے سخن لو اہل جوہر کا
ایک نسخہ ہے کا فرد دیدار کا
نازِ معشوق کرے چرخ ستمگر پیدا
خوش آئی یار جو بس ہر گل سے جدا نکلا
میں بیحجاب ہونگا وہ لیے نقاب ہوگا
شعلہ دل آگ لگے آتش مشتعل ہو گیا
ہم نے کس ناز و نعم سے اپنا پالا ہوگا
ہمسے برسوں جو کوئی لے ساغر جام شراب
پر اوسین فکر علاج دل بیمار کب

لبطن یاد سے کبھی ہوتی ہیں عریاں پیدا
مکتب عشق میں مجنونکو بھی اپنی گئے
عشق کے فن میں تو محبت تو دیا تو نے
ہم کسطرح سے دیکھیں گے کیفیت عدم
اہل دول پہ دولت کم مایہ کبھی فرق
دکھاتی ہی میں خورشید و مہ تیرا رخ کے
مجھی نہیں ہمکو کبھی بتیرا جی خوش نہیں آتے
وقت کوتا ہے سے کہو ہیں جو ہیں غافل
دشت گردی میں کیا کرتا تھا سیر پری
خاک کے ذروں سے ہوتا ہے یہ ثابت اے فلک
سرنامے تحریر نے یار انگہ سوا ہوئی
ہی بیت و شوار مضمون میں کا باندھنا
لگاکے نخل محبت کوئی نہ پائیگا پھل
اپنی نظر ہی اکثر انکو لگی ہے
مجلسکا مانگنے ہو جیسے گریباں دل کا
پیر جوان اطفل میں محو جمال دوست
ملکے مہندی کیا جہاں کا خون
للہ آتش ہیں سرخ اونکو دکھا نہ اوگل
سماں انہا انکا جس سے بھی ہو سکتا نہیں
بہار آئی چمن سے ابتو ہونگے ساغر میں
جلیے کہو گے ہم سے بسی ہو گئی ہے
دیکھکے لیلا کو مجنون نے خوش ہو کہا
فصل گل نہ ہو کیونکر طلب جام شراب
محتسب پیتے ہیں سا تہہ اسکے کیا کیا
جی چاہتا ہی یہ کہ ہو دو گھڑی میں

جانے نہ دیجے یہاں ہوتی ہیں سامان پیدا
ہمنے دیکھا تو لیں یک طفل دبستان دیکھا
معتقد قیس کو فرہاد کو قایل نہ کیا
جام اپنا لیکیا ہے دروں میں اور کیا
رتبہ کو آب بحر کے زمزم نے کھو دیا
یہ کیسی محبوب کو منظور ہی چھپانا دل کا
کہو نگا میں جو پھر کچھ طبع نازک پر گراں ہوگا
حق تو یہ بات ہی کیا کہتا ہے ہشیار دلکا
قیس طفلی سے سعادتمند و خوددار تھا
سینکڑوں چرخ شیدہ روز زمین نوں میں تھا
سپر ڈھل ہی پارہ کاٹنے نام ہو شمشیر کا
جب ہو اچھے نشاں پاسے وقع نہیں تقریر کا
مثال سرو یہ ہوتا ہی بے ثمر پیدا
آئینہ میں دیکھو منہ بار بار اپنا
خود چلیں جبین کی ہو اپنے خط و خال کا
عالم ذرہ نشیں سے ہے اوس نوجوان کا
اے ہتو اس سے ہاتھ آیا کیا
تھوکے گی خون بلبل گر گل دوچار ہوگا
تھرسے آتش مزاجی ہیں تیلا خاک کا
اگر آجاوے ساقی تیرا ہی زندگانی کا
لب جیب رہیگا وہ جو جام جواب ہوگا
دو گھڑی ہم سے پیر ہنگامہ میں گل ہو گیا
چلکے ساقی تو انکا ابے اپنا جام شراب
سن جے زندہ وینہ ہیں کچھ سی حق جام شراب
دو چار سخن قابل گفتار ہے ست جب

قواعدکی اور پہر ریاست بہرت پور مین نایب کیل ہوئی اور اب کیل حاضر باش محکمہ ریذیڈنٹی راجپوتانہ ایک عرصہ سے ہین اور اسعرصہ مین ایکدفعہ دیوان ریاست کچہ واقع کاٹہیاواڑ اور ایکدفعہ مہاراجہ صاحب سجن سنگہ جی والی میواڑ کے اتالیق ہو چکے مین محکمہ ریذیڈنٹی مین اونکا بہت بڑا اثر بسبب صداقت اور لیاقت کی ہے اور اکثر انگریزوں نے اونسے ہندی اور فارسی پڑہی ہی وہ شعر بہی کہتے ہین چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان مین بنام نگار زار کیا ہے اور اسیطرح انوار سہیلی کو بہی نظم مین لکہا ہے آبو پر میری بہی ملاقات اونسے ہوئی تہی آدمی بہت بزرگ منش اور باعلم ہین اور شادی اتبک باوجود گذر جانے سن شباب کے نہین کی ہے اور اپنے مذہب کے بہت پابند ہین مگر افسوس ہے کہ اسوقت اونکا کوئی شعر ہمارے پاس اس تذکرہ مین درج کرنیکو نہین ہے۔

راقم تخلص بندرابن صاحب دیوان گذرے ہین مگر اونکی سکونت مین اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو دہلی کا باشندہ بتاتے ہین اور کوئی متہرا کا سمجہتے ہین اور اسیطرح اونکی شاگردی مین بہی فرق ہے کہ کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہین اور کوئی مرزا مظہر کا مگر اسمین شک نہین کہ عمدہ شاعر تہے اور اونکی کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

پیر بدتر ابروں سے کرین تیغ پہ کیا نہ تیرے عشق مین بلبل کو ہی ٹہکانا دکہایا	ہے وہ گل کہ ہووے سبب بہار چاک ہے گل کا گلستان مین گریبان دکہایا سنتے تہے ہم جہان مین اہل کرم کی بات	یہان تک قبول خاطر کیجیے سر خفا کو کہتے کیا سو دل بلبل گلون سے آیا جو دید مین تو کم از آستین نہین	تا سبب کہین کہ راقم رحمت سے سرو فا کو اوڑا دیتے ہین اوسکی بات نہکر

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کایستہ سکنہ لکہنو مدار المہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکہنو کے آدمی بہت طباع ذی شعور اور سلیقہ شعار تہے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف اخبار مین دیکہی جاتی تہے تہوڑا عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت مین چل بسے اور اپنی خوبیون کا ذکر دنیا مین چہوڑ گئے گاہ گاہ فکر سخن بہی کرتے تہے چنانچہ یہہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہین۔

ہائی اس مہمان سرا سے تا نہ جانے گہر چلے غور کرکے خوب دیکہا کوئی بہی اپنا نہین	بار عصیان مفت ہمنے اپنے سر پر دہر چلے خواب غفلت مین عبث ہم عمر ضایع کر چلے	گو کہ تہا یہی وہی لکہا ہی تقدیر مین رام پرشاد اونکو جنت مین بلا جائینگے	ہر بشر کو چاہیے کچہ کام اچہے کر چلے تشنہ لب جو یہان ہے پہر ساقی کوثر چلے

رام چندر پسر مدرس علم ریاضی یہ صاحب قوم کی کایستہ معہ اپنے بہائیون کے بحالت کمال مقام سے خوردسالی مین وارد دہلی ہوئی اونہین دنون مین انگریزون نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تہا جو رفتہ رفتہ دہلی کالج کہلایا یہ مسٹر ٹیلر صاحب کلان کلکٹر پرسٹ مہتمم مدرسہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اونہون نے کچہہ وظیفہ اونکا مقرر کر دیا انہون نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی مین زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ مین مدرس بہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کے کتابین ریاضی کی اردو مین ترجمہ کرکے چہپوائین

جنکے ذریعہ سے عربی فارسی و سنسکرت کے طلبا کو ریاضی پڑہنا نصیب ہوا بعد اسکے انہون نے ایک کتاب انگریزی زبان مین درباب مسائل علم ریاضی اپنے تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلون نے بہی تسلیم کیا اور اُسکا صلہ جبقدر ملکہ معظمہ کے پیشگاہ سے اگرسر دربار اونکو دہلی مین ملا۔ پہر آپنے تذکرۃ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابین لکہین جنسے بہی اونکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے ۱۸۵۲ء مین مذہب آبائی کو چہوڑکر عیسائی ہوگئے اور بعد غدر جب دہلی کالج کا ڈہنگ جما تو ریاضی کے پروفیسر یعنی مدرس اعلی مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے اونہون نے کئی کتابین مسلمانی مذہب کے تردید مین مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کین آخر عمر مین مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پہر راج مذکور کے سررشتہ تعلیم کی ڈائرکٹری کا عہدہ جسکی تنخواہ دو ہزار روپیہ تہی اونکو ملا اور آخر اسی حیص بیص مین قریب ۱۸۸۰ء کے اونکا انتقال ہوگیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تہے نظم سے شوق بالکل نہین تہا چند شعر تذکرۃ الکاملین کے دیباچہ مین لکہے ہین جنمین سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندی وہ خسروان ہی نہی	شہی بخش شاہنشہان ہے وہی	گدا کو وہ چاہی تو دے خسروی	ضعیفونکو کردے وہ دم مین قوی

رای تخلص شیو سہای قوم بہاٹ باشندہ لکہنؤ دلبر رای شیو سنگہ شوق جو فارسی اور اردو مین مہارت رکہتے تہے اور عاشقانہ زیست کرتے تہے اونکی شعر لطافت اور ظرافت سے خالی نہین ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اونکا ہے

دیکہئے شوخی کہ بزم غیر مین کہنے لگا	رای جا بیٹہئے بندہ کا گہر ہی تو ہے

رابط تخلص منشی دیبی پرشاد خلف منشی موہن لال متوفی قوم کایتہ بہٹناگر شاگرد مہدی علی زکی ستوطن مرادآباد جواب عدالت دیوانی ضلع مرادآباد مین پیشکار ہین کلام انکا ہی مثل انکے بہائی منشی کنہیا لال ضبط کے سنجیدہ اور با لطافت ہے یہ چند شعر اونہون نے منشی اندرمن صاحب کی وساطت سے درج تذکرہ کے لئے بہیجے تہے سو یہان لکہے جاتے ہین۔

اجل سے تو نہین اثر ہو سخت جانیکا	الم کلیجہ ادہا ہین یار نامہربانیکا
دکہاتی ہے نیرنگی کسیکی جیسے رنگت	لباس سادہ پر ہوکا ہے جنت زعفرانیکا
اذہین دل کی شکل ہے چہپا کسطرح کوئی	کہ جو جا بجا ہے اونکی طرز دلستانی کا
نہ وجہ اسی لیے حال غضب جان آئی ہے	برا ہو عشق کا یارب یہ سلا ہو نوجوانیکا
جو مصرع ایک ہے عشوہ تو غمزہ ایک مصرع ہے	تمہاری شان مین بہی عجب دیوان مطلع ہے
جہان ہے وہ قصیدہ پر مضامین مجمع باریکا	ازل مطلع ہے جسکا اور ابد کہ مقطع ہے
ستارے ہین کہین پرتو ہی ابر پر سیہ زن	فلک ہے یا کہ رخ پر اودی جالیکا برقع ہے

یہی ہین لذتین لیکن کہی کیا کیا نہ دیکھے ہین	اگر یاد آئیگا سر مین عالم نوجوانیکا
نہین وہ شرمگین ہر عضو کو دردیدہ دیکھے ہین	ہوا ہے عشق اونکو آپ اپنی نوجوانیکا
اوٹہا کر آنکہہ حورون کو بہی جنت مین دیکھے ہین	رہا دہڑکا جو ہے سا ہی کسی بدگمانیکا

ایضاً

مقرر آپکی تقریر کیا نظم مرصع ہے	جو قصہ ہے تمہارا شعر موزون کا وہ مصرع ہے
تفاوت ہے زمین آسمان کا حور باطن مین	کہان ماہ فلک ہے اور کہان ماہ مقنع ہے
مشابہ ہی مگر آدمی کہان ہے یہ دلاوری	ثریا کیا ہے جو کچھ آپکا جہومر مرصع ہے

ادا و عشوہ ناز و غمزہ ہیں چار رکن ایسکے ۔ قد موزون جانان ہے عجب برجستہ مصرع سے
اوسکی ہیں یہ نیت نقش نگاری لطف آنکھوں ۔ مصور ہے وہ ممدوح زبان عالم مرقع ہے

رباعی

یہہ قول ظہور بیشتر کرتا ہے ۔ اسرار بد و عیان بسر کرتا ہے
رہ سمجھو تو سخن ہی کیا ہیرے کچھ کم ۔ شاعر کی لیاقت سی خبر کرتا ہے

ایضا

ہر طرح سی آپ تو ستاتین کیا خوب ۔ ہم شکوہ زبان پر نہ لاتین کیا خوب
دین گالیان آپ ہم ہنسی ہیں ٹالیں ۔ اور آپ ہنسی میں منہ چھپاتین کیا خوب

شعر

دربدر پہرتے ہیں اب چرخ کے ہاتون سے تباہ ۔ گہر سے رکہتے تہے نہ باہر جو کسی کام میں پانو ۔

ربط تخلص راے بالا پرشاد ساکنہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض ۔

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا ۔ عیسے کی مجکو چارہ گری سے نہیں غرض

رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکہنو شاگرد سید آغا حسن امانت ۔

ہم رند کسطرح نہ دعا میں اٹھائے ہاتھ ۔ ملتا ہون غم سے میں کف افسوس اے اللہ
دیتا ہے جام مے کو ساقی بڑہا کے ہاتھ ۔ چلتے ہیں ساتھ غیر کے جب وہ ملا کے ہاتھ
آنکھون سے اپنے پنجہ خورشید گر گیا ۔ رحمت حسد سے پانو نہ پہیلاوں کسطرح
جس دن سے گئے نظر اس سے لگائے ہاتھ ۔ دیکھون گلے میں اپنے جو اس سے لگائے ہاتھ

رخصت تخلص لالہ سوہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان ۔

چشم بد دور پر بال نکالی اے ہیے ۔ اسکے پر بال نکالی ہیں زبانیں اپنے
طائر حسن و جوانی کے ہیں پر گیسو ۔ کسطرف لیکے چلے سانپ کا لٹکا گیسو
میری وارستہ مزاجی سی نہیں واقف بت ۔ تب تیری سامنے کس شکل کو لیکر ہو گا
جال میں لاتے ہیں دیکھون تجھے کیونکر گیسو ۔ سخت حیرت ہی کہان پاؤ گا ٹہہر گیسو

رسا لالہ امبا پرشاد داستان گو ولد جندی پرشاد قوم کایتہ خواہرزادہ راجہ جہاؤ لال بہادر باشندہ لکہنو شعر گوئی مین شاگرد نواب مرزا تقی جان ہوس اور داستان گوئی مین شاگرد میر قاسم علی کے ہین اور یہ شعر اونکا ہے ۔

جان نکلی جو میری جسم سی جب آنکہہ لگے ۔ اور پہلاوے کوئی ہجر میں کب آنکہہ لگے

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کایتہ کہرے ساکنہ کانپور اول مطبع منشی نول کشور میں مترجم کتب تہے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تاریخ سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکندر نامہ کا انہیں سے یادگار ہے اور بعدہ ایک زمانہ میں آپ اخبار کایتہ سماچار لکہنو کے مہتمم تہے اور اب اپنی وطن کانپور میں ہیں اور اپنی زمینداری کے انتظام میں مصروف ۔ انہوں نے بندہ کو اپنا تو کوئی کلام عنایت نہیں فرمایا مگر دوسرے ہنود شاعروں کے احوال اور کلام کے عطا فرمانے سے البتہ اس تذکرہ کی تالیف میں بہت کچھ مدد دی ہے

رسیلا تخلص پہ آنند آنند سنگہ مجھلے صاحبزادے راے بہاری لعل کے اور چہوٹے بھائی راے تجاور سنگہ کے تہے عربی اور ترکی میں انکی تصنیفات بہت کچھ ہے بیشتر قصے کی کتابیں دونو زبانوں میں لکھی ہیں اور ترکی کے قواعد اور محاورات بہی بہت کچھ قلمبند کئے ہیں فارسی میں بہی انکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تہے انکے بیٹے صاحبزادہ اب لکہنو میں ہیں بڑے ہی تو منشی کستوری لال

سوز تخلص سررشتہ دار انجمن اودہ ہیں اور منجھلے منشی ہمن لال مترجم محکمہ لفٹنٹ گورنری اور چھوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام ہیں رسوا کا یہ شعر حضرت جو نفیس نے لکھا ہے —

قلق کب شیطان ہے خلقت ستانیکے لئے
سو سویا ہوا ہے لڑکو کچھ ڈرانیکے لئے

رسوا تخلص آفتاب رائے نام ایک جوہری بچہ اسم با مسمی محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں کوچہ گرد اور بیابان نورد تھا اور ایک دم بغیر شغل شراب کے نہیں رہتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دہلوانا کہتے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا مگر اوسکے کپڑوں اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہیں آتی تھے —

دل چاہتی نہیں ہے کہ انکو بتائیے ہم
رسوا بھی اس زمانہ میں مجنون ہم نہیں
وصل میں ہیں تجھ در ہے اور ہجر میں شتاب ہو
اس لوا نہ دل کو رسوا کس طرح سمجھائیے

رسوا تخلص پنڈت گنگا پرشاد دہلوی —

یا الٰہی جو گر ہے یہ پس دیوار کون
آفتاب حشر ہے روزن سے اک ایک تو لگا
ہے ہمیں کچھ بھی تیر کیوں قدم اوٹھتا
جب تلک دیکھا نہ تھا عالم تیر رفتار کا
ہے ہمیں مجھے نگاہ محشر یہ کیا کیا اعتراض
پڑ گیا مجھ پر بھی کیا سایہ تیرے دیوار کا

رشید تخلص پنڈت کنور بہادر بن گنیش پرشاد فرخ آبادی شاگرد امداد حسین سفیر —

سنتے ہیں آج وہ تیغ بکف آتا ہے
کون روکے گا قسمت میں شہادت ہوگی

رقم تخلص صاحب رائے ارجمند حکیم سکہانند قوم کایتہ فن طبابت میں وحید العصر تھے اور صناعت شعر میں شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تھے چنانچہ یہ شعر اونکا ہے —

دعوئے شوق ہی نرخ کسے لئے ہاں کیلئے
نہیں تیر کہ نو یہ کہاں کہاں کے لئے

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکہنوی شاگرد حسرت —

دل جگا میں خاکسیں اور تیلیں ہے تیری غبار
مانتے ہو گر برا معشوق کہنے سے جان
وہی فغان ہی دم ہی آہ ہی نالہ
جان مجھے اسقدر کسی مکدر کر دیا
ہم تمہیں مشہور اپنا چاہتے لالا کر
خدا کے فضل سے اپنا جو حال ہی سو ہی
روتا ہوں جب کے چیکے آتا ہے یاد جب دم
دیکھیں جو کیفیت تو رنگ جانے
نکلا نہ کبھی گھر سے وہ بیرحم درانک
وہ دیکھتا کیسکا نظر میں جو پیار کر
کیا کہئے اب ایسے بد گمان کو
جو کھٹ سی اوسکے مرگئے سر مار کے

رند تخلص کہیم نراین کہتری نبیرہ لالہ لچھمی نراین طب میں اچھا دخل رکھتے تھے مہاراجہ بکیت رائے لکھنوی کے رفیقوں میں تھے اور آخر عمر میں کلکتہ جاکر رہنے لگے تھے اونکا مکان ہوگلی میں تھا اور شعر فارسی کہتے تھے اردو کم یہ دو شعر اونکی ہیں مولوی حفیظ الدین شہید انکے شاگردوں میں سے تھے —

نالہ طنبور و چنگ ای اہل غفلت کم نہیں
گوش زد ہوتی ہے ہر دم یہ نصیحت سازکے
ہے سزا اوسکی کہ رسوا شب وہ باگو ہمال
راز دل پردہ جو کہدے بلند آواز سے

رنگین تخلص من لعل قوم کایتہ سکنہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکا ہے —

رنگین نہیں ہے قطرہ شبنم یہ باغ میں
باد صبا کے ہے سی بھرا ایاغ گل

رنگین تخلص رنگین لال کایتہ سکسینہ برادر زادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر شیرین رنگین خیال اور فصیح زبان شاعر ہین فسانہ سنگاسن بتیسی وغیرہ کیئے کئی رسالے انکی نظم کیئے ہوئے مطبع اودہ اخبار مین چھپی ہین —

رونق تخلص لالہ رام سہائی فارسی گو ولد حکیم سنالعل راجہ جہاؤلعل کے عزیزون مین تہے باشندہ لکہنو اور شاگرد شیخ ناسخ انکا ذکر خمخانہ تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین بہی لکہا گیا ہے اور یہ اردو شعر یہان لکہے جاتے ہین —

غصہ مین تیر سو جے آتی ہی سیری لگی	ہے چین جبین شکن جاتی ہی سری لگی	جانکے ہون شاخ کیطرح نوکے قلم مین	قاصد یہ آئے کہدو زبانی سیری لگی
پانی عرق شرم سے ہوکر نہ بہی کبھی لیا	دیکھے جو سحاب اشک فشان سیری لگی	ایکے ہی یہ کہتا ہی ناوک ادا کا قصہ	روتے ہی بیٹھے ہو پانی سیری لگی

رونق رای گنگا پرشاد بہادر ڈپٹی کلکٹر ولد بہوانی پرشاد باشندہ بریلی —

آغاز مین نہ فکر کی انجام کیلئے	چھوڑا خدا کو الفت اصنام کیلئے

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکہنوی کایتہ سری باستو راجہ الفت رائے بہادر بخشی الممالک شاہ اودہ کے دیوان تو نشکی نہ تہے اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تہے پہر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد پیر گو کی شاگردی مین شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات انکی بیشتر صحبت رای جواہر سنگہ جوہر سے رہی حضرت جوہر نے انکی دیوان کا تاریخی نام باغ ریحان رکہا تہا جو حال مین چہپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ ہی تصنع نام کو نہین تمام کلام آمد سے بہرا پڑا ہے انکی غزلین زبان شیرین ہونے کی سبب سے لکہنو کی کسبیان بہت گاتی ہین اور وہ لوگون کو بہت دلپسند ہین اور مشہور ہین مگر افسوس ہے کہ حضرت ریحان باغ جنان مین چل بسے گلشن ہستی مین اب صرف انکی شیرین بیانی اور نازک خیالی کی خوشبو باقی ہے یہ چند اشعار اوس باغبان سخن کے نرگستان خیال سے ہین —

غیرون مین بیٹھ بیٹھ کے صدمہ بڑہا دیا	تو نے جلا جلا کے کلیجہ پکا دیا
ای زلف یار دل بہی ہی تیری ساتھ قید	مجکو اسیر دام بلا مین پہنسا دیا
سیون ای زبان کتنے ستم یار نے کیئے	پہر نام لیکے تو نے میرا دل دکہا دیا
احسان غیر سے ہمین منظور نہین قبول	آیا نصیب سر تو ہما کو اڑا دیا
اچہی گلون سے اوس تن رنگین کی تشبیہ	سبزہ کو خط سبز نے تیری ہرا دیا
کہل جائیگا کبہی میری تردامنی کا لطف	بس لیجیو چراغ جہنم بجہا دیا
ناحق سوال ہے کس منہ کسی کے سامنے	رونق کی بہی لگا کے جبہی دہن اہی سمجہا دیا
فریاد تیرے ہمت عالی کو آفرین	جی کہو کے عاشقی کا تماشا دکہا دیا

بیتاب ہوکے آہ جگر سوز کھینچ کر
عاشق شب وصال مین گھبرائے جاتے ہین
ہم صحبتون کے نام نکلوائے جاتے ہین
لا نیکے آفتاب کو وہ اپنی چال مین
مردی تمام گھٹ کے پہکوائے جاتے ہین
آنکھون پہ اختیار ہے اچھا نہ روؤن گا
ہمسے چھپا کے خط کسی بھجوائے جاتے ہین
ہنس ہنسکے دل جلاتے ہین گل جز یار ہین
تقدیر کس مقام سے لائی کہان مجھے
بوسے اسیطرح سے دئے جائے اگر
ناصح نہین پسند تیری داستان مجھے
اب کہتے ہین جوان مجھے طفلان خردسال
کیونکر ملیگی تیرا اجل سے امان مجھے
اتنی کڑی تو ضعف مین جھیلی نہ جائیگی
اور دن کو بھی معاف نکیجیے فلان مجھے
کہنے کیا کیجیے گا اور بتا کر گیسو
کبھو لدو پہر خدا پھر ہمیں گیسو
شوق بھی بال بنانے کا نہین ہے تجکو
ہوگئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو
طول اتنا ہی نگاہون کے نہین گذرا ہے
دل میرا لیکے ہوئے خوب دلاور گیسو
شانہ کرنے مین اوبجھنے ہی لگا کیا تجکو
پہلے ریحان کی طبیعت این کرین گر گیسو
کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہدو
ہم اور بھی نفسی چند انتظار کرین

ریحان نے ہنسنے والون کو ابھی رلا دیا
پچھلے سے جان مرغ سحر کہا ہی جاتے ہین
جاری ہی اوس نگار کی غیرون سے رسم ربط
زلفون کی بال ہیچ مین سکہلائے جاتے ہین
میری بلائین لیکے وہ کہتے ہین وصل مین
سمجھ آپ میری دلکو بھی سمجھائے جاتے ہین
ریحان تمہین خدا کی قسم سچ بیان کرو
پھنک جائے باغ آگ سے لگے اس بہار مین
اب سب یہ کہتے ہین الفت کو چھوڑ دو
واللہ ناگوار ہین گالیان مجھے
اب تیرے اختیار مین ہون ای مین قہر
تھوڑے دنون مین پیر کہینگے جوان مجھے
قسمت نصیب بخت مقدر کی خوبیان
ہون ناتوان پہناتے ہو کیون شریان مجھے
ریحان فقط تھا دوست مین دشمن ہوا کیا تیرا
داخل وضع مین کانونکے برابر گیسو
باندھتے ہیچے تقریر خطاوار ہین ہم
خود بخود ہوگئے برہم کیونکر گیسو
ایک عاشق کا ہے دل سات ہین ایمان کے
پانون تک سرسے چھپائی ہین زنجیر گیسو
دیکھکے کیون نہ ڈرے یار دم آرایش
ہین پریشان ہوا ہو گیا ابتر گیسو

دیگر
چوری سے اونکا سوتے مین تو چولیلیا
کاغذ کے گھوڑی ان دنون دوڑائے جاتے ہین
ظالم کے کوچہ مین نہین گور و کفن کا ذکر
چھوڑو خدا کے واسطے گھبرائے جاتے ہین
تمکو قسم خدا کے خدا کے رسول کے
کس گلبدن کی واسطے گل کہائے جاتے ہین
کیونکر نہ ہو قفس مین غم آشیان مجھے
باغ ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے
جو بات آدمی نہ سنے کیون سنائی
تا وقت مرگ بس ہی کا امتحان مجھے
ہے خوف مرگ جنبش مژگان یار سے
معشوق اگر ملا ہی تو ناقدردان مجھے
کہتا ہے یار میری طرف دیکھہ دیکھہ کے
جانے دی صحن باغ مین ای باغبان مجھے
دم الجھتا ہی پریشان ہوا جاتا ہون
ظالم عشاق پہ کرتے ہین سراسر گیسو
تیری زلفین ہین ضرور اسکا دلیل ای گل
خال خط چشم دہن لب زنخ ابرو گیسو
اٹھو اور دن تو ہی لٹکا ہی خدا خیر کرے
سانپ بن جاتے ہین آئینہ کے اندر گیسو
کہو اور انسے ابھی پیش نہ آئین کہدو

قطعہ لاجواب

کہ آپ ذرہ نوازی جو مہروار کرین
تو باوجود تقاضائی مرگ [illegible]

رنگین تخلص بابو بنسی دہر خیرآبادی۔ اور حال معلوم نہین۔

راز تخلص لالہ دہنپت رائے خلف لالہ شنکر لال برادرزادہ راجہ کندن لال بہادر باشندہ دہلی مقیم لکہنو شاگرد خواجہ وزیر اردو مین صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذی مروت اور با ہمت آدمی تہے۔

کیونکہ تمہارے روئے مصفا سے آئے دل
داغون پہ داغ صد حسن صباحت کے بھی
صبح عذار و گیسوی شب گون کہان ہے

اسد رہی صفا کہ پہسلتا ہی پائے دل
دیکھیں لپٹ کے اوڑ گیا کیا اہتا دل
صدمے یہ رات دن کے کہانتک اوٹہائے دل

بیری طرح کسی پہ نہ آیا جو آئی دل
بن گئیان من جو ہرین آپ آپ سر

سینہ پہ رکھکے ہاتھ کہو ہائے ہائے دل
کیا خوش ہوئی گر کسی پہ تمہارا آئی دل

راز تخلص منشی سنیڈولال خلف لالہ سنیڈے لال باشندہ لکہنو صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد طوطی رام عاصی اپنے عہد مین بڑی سخنور گذری ہین اور بہت لوگون نے اونکی استادی سے فایدہ اوٹہایا ہی انکے انشا گلزار فصاحت بہت پڑہی پڑہائی جاتی ہے۔

خاک لحد کو میری کیا جلوہ طلا

تیز اوس نے ہی کیے اکسیر بانو ہیں
جب دم دہوا تو اوٹہا دل پہ اضطراب کا

لیلے نے رنگ جان سے قیس کے کہا آہی شتاب
گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا

دولہے پیلن پہ وہ محمل سے لگی ہے

زاہد تخلص برہمہ چاری پرم آنند جی ساکنہ دہلی راقم الحروف کے پیر طریقت ہین انکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن مین بہی بہت اچہا دخل ہے مخمس اور مسدس مشکل مشکل قیدون مین تصنیف فرماتے ہین جیسے مصرعہ کے اول بہی (ق) اور آخر مین بہی (ال) ہو اور آخر مین بہی (دال) ہو۔ اور بعض اوقات دو دو حرفون کی قید ہوتی ہی اونکو کلکتہ کے جگت سیٹہہ نے ایکدفعہ ۳۲ مشکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے مین بائیس روپیہ نذر کیے تہے۔ مچھلیان دشت مین پیدا ہوئین ہرن پانی مین۔ یہ مصرع مہاراج کا یہہ ہی۔ آہ دریا یہ کردن دشت مین آنسو ڈالون۔ ۱۳۰۷ھ مین آپ ٹونک مین تشریف فرما تہے میرے آقا صاحبزادہ حامد خانصاحب کے یہان اون دنون ہر ہفتہ مشاعرہ ہوا کرتا تہا آپ بہی تشریف لاتے تہے وہان ایک مسخرہ مسلمان بہی کہ جسکا تخلص یار لوگون نے قفس رکہدیا تہا آیا کرتا تہا اور اکثر واہی تباہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تہا اور وہ لوگ اوسکو بنایا کرتے تہے ایکدن مشاعرہ مین اوسنے چند واہیات شعر پڑہے اونمین ایک مہمل مصرعہ یہ بہی تہا کہ۔ میری بیٹیا ہے بہتی ہی گنگا یہ آپکے مزاج پر بہت ناگوار گذرا اور اوسیوقت اوٹہکر تشریف لیجانے لگے میرمجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عمایداوس ریاست کے تہے بہت منت اور سماجت کے اور شخص مذکور کے بیٹہنے پن کا عذر کیا مگر آپکے دلمین یہ نفرت اوس بے تہذیبی سے ہوگئی تہی وہ دور نہوی اور پہر کبہی اوس جلسہ مین باوجود فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیگئے مین اوسوقت وہان موجود نہ تہا دوسرے دن جو مجکو یہ حال معلوم ہوا تو مین نے بجواب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا۔ مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے۔ اسلئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کردیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد میں درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہیں

تلاشی کیوں نہ لی دبابے اہل عبا گل کی | گیا ہے دل تیرے گلزار سے جو غبار کا
بزم ساقی میں جب سبو آیا | شفق آلودہ رنگ جو آیا
چشم بلبل سے یوں ہی آنسو | گل رکابی سے کہ آب جو آیا
بستی ہی مجکو صفا اور الا ذنب یقین | جو دلمیں بھرے تھے بگولے غبار کے
ہوش آیا نہیں مجھے ابتک | کیونکہ یک مست کو میں جو آیا

زخمی تخلص راج بہادر قوم کایتھ سری باستب سکنہ کاکوری علاقہ اودہ - انکی باپ دادے عہد سلطنت اسلام مین قصبہ مذکور کے قانون گو تھے اور اب یہ صاحب کانپور مین رہتے ہین اور اردو فارسی مین اچھے شعر کہتے ہین ایک غزل بعینہ اونہون نے تذکرہ مین درج ہونے کے لیے بھیجی تھی اوس مین سے یہ چند شعر منتخب ہوئے —

کیا ہوا نفس پر غالب ہو انسان ضعیف | کچھ ہو سے زور چل سکتا نہیں ہے کاہ کا
حاسد کم فہم تیغ رشک سے بسمل ہوئے | مدح خوبان جب ہوا زخمی سوال اللہ کا
در کتابت میں اوسکے عقل ان ہیچ | ما عرفنا قول ہے اہل رسول اللہ کا

ساقی تخلص منشی شنکر لال بن منشی پانچو چند قوم کایتھ بھٹناگر متوطن سکندرآباد ضلع بلندشہر ساکن حال ضلع سہارنپور پیشکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالمکند صاحب تخلص اوسطرف کے نامی شعرائے ہنود سے ہین اور کلام بھی اونکا سستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اونہون نے عنایت فرمائے تھے —

حیف ہے جان ہوا اپنا دل مضطر سمت | تیر بسمل اوسکا پہلو مین ہمارے پر سمت
ابر کا عالم ہی تجلی محتسب کے گہر برسے | اب تو چمن کر بیٹھ جا ساقی خم و ساغر سمت
جا ہی خون کے آنسو نکلیں ہیں تیرا ہی وقت | ہاتہ چلیجا نہ کیوں صبا دکان تیر سمت
تو وہ لیلی ہے کہ ہی مجنون ترا اسرار ہالہ | ہین ہزارون دل الجھے بالوں کے طفلکے ساتہ

سالک تخلص سالگ رام بن دلیپ راے بن بیردی رام کہتری جھنجھے سرہندی - سن شعور سے نارکشی کی دستکاری مین مصروف رہی جوانی مین علم کا شوق کر کے کچھ سواد بہم پہونچایا اور کچھ کس سے خوشنویسی سیکھی مگر ضعف طالع سے سوا نارکشی اور سپاہگری کے کوئی بڑا عہدہ نہیں ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہو کر خانہ نشین ہین اور منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے خبرگیری پر گذارہ کی صورت ہے اونکو عالم جوانی مین ایک کہتری بچہ بشمبر داس نامی سے تعشق ہا ہو گیا تب اونہون نے یہ شعر کہے تھے —

میری عرض ہے تیرے والا جناب | بشمبر ہو فردوس سے کامیاب
مین بندہ ہون تیرا جو سالک غریب | مرادین کا مجکو بر دی نصیب

سائل تخلص منشی منوہان پرشاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راجہ تخلص شاگرد آقا حسن میرن - انکی بھی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض مین درج ہے —

سبز تخلص منشی بلکہیت راے ساکن جھبیریٹہ ضلع اودہ قوم کایتھ سکسینہ لکہنوی —

آج قسمت سے میرے تجلی ہی شکر ہے خلاق کا | گفتگو کرتی ہین پریان بے انتہا تمام
اے پری تو صد شرا صد ادب کا ہے پہل | بے مزاج یار نازک طفل ادا کے طرح

سجا نند عرف منالال مولا راجہ درگا پرشاد ناظم میان گنج وصفی پور دغیرہ حضرت عماید لکہنو سے ہین اور اونہون نے تاریخ لطیف

رانا ین منشی شنکر دیال صاحب نے بہت اچھی لکھی ہے - اسمین انکی چند اور کتابون کا بھی ذکر آگیا ہے لہذا یہ چند شعر اونکے لکھے جاتے ہین -

سخن کی اوسکو بھی جی سے الفت بیان و معنی سے دلکو فرحت	کنایہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے
صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے شیرینیٔ زبان سے	کیا ہے اوسنے بہ بین کلام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے
لکھا تھا جو بابو مینک جی نے اوسے کا چھاپا اوتارا اوسنے	لکھا ہنومان ناٹک ایسا کہ جس سے لنکا مین تھرتھری ہے
اودھی نہ کیونکر بزنگ سے اون جو اسکے ہر ایک سطر کا	جمایا رنگ گوشاعین سارا عجب یہ اربعہ عناصری ہے

سحاب تخلص کنور گوپال سنگہ خلف الصدق راجہ سالگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولی قلق انکی باپ اور انکی بہائی دیوی سنگہ معزز اہلکار شاہ دہلی کے تہے اور وہین سے راجگی کا خطاب ملا تہا قلعہ معلی کے جو بارہ تو پیان مشہور تہین اونکو اخیر وقت مین قلعہ مین گہنے کی منائی تہی اونمین یہ بہی تہے مگر دہلی کے معزز رئیسون مین شمار ہوتے تہے ان کنور صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر مثل امیرزادون کے پڑہی پہر اوللہ کالج دہلی مین داخل ہو کر کچہہ انگریزی دیکہی غدر کے تباہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ متوسط درجہ کے وکیلون مین ہین عمر قریب پچاس کے ہو گی انکی شادی دہلی کے ناجی ساہوکار گرد الہ لالہ راجمید اس کی بیٹی سے ہوئی تہی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہین -

شمع رو در کے بزم یہ کہتی ہے کہ ہائے	خاک کرتی ہی تیری گرمی بازار مجہے	اہی دل رفتہ مگر جان پہ کچہ آن بنی	چارہ گر اب نظر آتی ہین غم ادبار مجہے

سحر تخلص اجودھیا پرشاد پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکہنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول -

تصور کمر یار مین ہین اشک رواں	کہٹک ہی کیون جو نہ پیرہائی بال آنکہون مین
لباط فتنہ بچہا مین جو تیری مردم چشم	تہائین شاطر گردون کو چال آنکہون مین
اسیر دیدہ جانان ہین سب کے طایر دل	نہین یہ نشہ کے ڈوری ہین جال آنکہون مین
منتظر جو آئین گے حورین بہشت مین پس مرگ	پہرے گا آپ کا حسن و جمال آنکہون مین

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ -

نہ تو دل اپنا ملا ہمکو نہ دلبر اپنا	نہ تو دلبری یہ قابو تہی ابر اپنا
سینہ اوپر کے تہا شکم نرم تہا ابر بہشت [illegible]	اپنی کمر مل ہی عار نگہ بال کی [illegible]

در ذکر صلہ

شکے ساتہ کو بیساختہ یون ہنسی کہا	کیا ہوا خیر ہی کچہ حال تو کہئے دل کا	اس معما کا نتیجہ نہین جہپر کہلتا	رحم کیون آج میری حالت پر تمکو آیا

گریان کہی ہے بن تیرے یہ چشم تر مجھے ||| طوفان نوح آنے ہے اب بہر نظر مجھے

سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکھنوی۔

اس سج سے وہ دلبر چلے خوبوں میں اکڑ کے ||| جون ماہ ستاروں میں چلے انکو اڑ کے

سرشار تخلص پنڈت رتن ناتہہ کشمیری لکھنوی جو پہلے مدرسہ لکھیم پور کھیری ضلع اودہ کے مدرس تھے اور چند سال سے مطبع اودہ اخبار میں منشی نولکشور صاحب کے قدردانی سے اڈیٹر ہیں آپ کو علم عربی فارسی اور انگریزی میں خوب ملکہ ہے فصاحت تقریر اور ملاحت تحریر میں آج کوئی آپ کا ثانی نہیں چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ نمونہ اردو زبان کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلامت زبان کا شاہد عادل ہے آپ شعر بھی خوب کہتے ہیں اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ ہمارے پاس اسوقت کوئی کلام آپ کا موجود نہیں ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو مشرف کیا جاتا۔

سرور تخلص لالہ ٹیکا رام ولد حکیم سری کشن لعل مقیم فتح گڈہ نائب سررشتہ دار بندوبست ضلع فرخ آباد۔

مطلب ہے میری ایک نظر مانی آپ نے ||| تا مین شب وصال میں کیں اپنی کالکھنے

سرور تخلص ایک پنڈت صاحب کا ہے جو جی پور میں رہتے ہیں مگر نام نہیں معلوم ہوا۔

تقدیر میں لکھی ہے گدائی تو لائے ||| سایہ کریگا تو بہلا مجہپر کہان ||| قاتل خدا کیواسطے یہ پاس آؤ نا ||| اوسکو پہر لگی وہ تیغ لیکر کہان

سعید تخلص لالہ جوالا ناتہہ قوم کایتہ منصب قانون گو صوبہ اجمیر جو اب بہت دنون سے نائب وکیل ریاست جی پور حاضر باشی محکمہ ریذیڈنسی راجپوتانہ ہیں اور میرے والد کے ساتھہ قدیم سے محبت اور حق ہم صحبتی وہم مشاعرہ کی رکھتے ہیں انکا کلام فارسی اور اردو میں بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلق ہیں یہ چند شعر انہے خود اونہون نے مجکو اوپر واسطے درج تذکرہ کے دیے تہے جو خوشی سے یہان درج کئے جاتے ہیں۔

جہان دیکھہ تیرے ابروئے خم گیر کا عالم
منشی فلک بھی قلم توڑ کے بیٹھ گیا
دیکھیں جان مجکو آکے دیکھو

غش وایل علم ہو گیا شمشیر کا عالم
دیکھا تیری اس خط کی جو تحریر کا عالم
حیران ہیں اس شوخ کی دل سے تدبیر دیکھو
عاشق ہوں لیے خدا کے دیکھو

نقاش قضا دیکھہ یا نقش بدلوائے
وہ کون تھا یارب سر بازار کہ جسنے
کیا شیر کی پنجہ میں ہے نخچیر کا عالم
آئینہ ہے تو سر خسرو ہو

بسمل کے ظالم تیری تصویر کا عالم
تصویر دکھا کر کیا تصویر کا عالم
دیکھو تو پاؤں کہاں کے دیکھو

سعید تخلص لالہ کنور بہادر ولد گنگا پرشاد فرخ آبادی۔

جوش وحشت کبھی زندان میں نہ رہنے دیگا ||| بیڑیاں لاکھہ پہنائے کوئی حداد مجھے

سلیم تخلص لالہ مادہو رائے عرف منوہر لال باشندہ بھوپال شاگرد منشی جادو رائے نسیم یہ چند شعر انکی رسالہ ہمام مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۸۳ع سے لکھے جاتے ہیں اور حال معلوم نہیں۔

دی دل وصل کے شب سے غضب فرقت میری　　دیکھے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری　　فرقت یار میں جینا بھی پشیمانی ہے
دم نکلجائے تو مٹ جائے ندامت میری　　سایہ جسم بھی تاریکی میں چھپ جاتا ہی　　کون کرتا ہے مصیبت میں شراکت میری

روتے ہو خاک اوڑاتے ہو لحد پر بیٹھے　　پہلے ہنستے تھے بہت دیکھکے ذلت میری

سماجت تخلص لالہ بخت بہادر خلف منشی ہنسی دہر بہت متوطن قدیم شہر لکھنؤ

عشق گیسو میں ملا مصحف رخ کا تو　　آئے اسلام میں عاشق کہ بہ کافر گیسو　　حور کہتے ہیں یہ ہار تیر گیسو کو　　سنبل باغ جنان بھی ہے ہیٹر گیسو
کھلتے بند ہتے بکھرتے ہیں سیہ رو تیرے بال　　کیا بہیں تنگ لیے تے ہیں معنبر گیسو　　ہم سلیمان ہو صاحب کی انگوٹھی پاکر　　آپ کھلائی پر جی جب سے ہی گیسو

ہو گیا مجکو بھی سودا اگر اون بالون کا　　دلمیں الجھن ہے سماجت تو زبان گیسو

شاد تخلص منشی سولال قوم کایتہ ساکن روشنپورہ حال مقیم پٹیالہ کہ وہاں مطب کے ذریعہ سے خوش گذران ہیں انکی والد مرحوم منشی ذوقی رام بھی طبیب حاذق تھے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان رسال مومن تخلص سے لی یہ شعر اونکا جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے بہیجا تہا اونکی نازک خیالی اور شیرین مقالی پر دال ہے۔

کمر سیم پہ کسی گالیون پہ منہ کھولا　　اور سے پہ آپ ہاتھ کمر بہیں رکھتے

شاد تخلص منشی کنہیا لال ولد بہت رام کایستہ سکسینہ باشندہ اجمیر جو عدالت میں مختار کاری کرتے تہے اور کچھ مذاق معرفت اور تصوف کا بھی رکھتے تہے آدمی بہت بامزہ اور رنگین مزاج بھی کبھی کبھی شعر بھی موزون کر لیا کرتے تہے دو ایک میرے والد صاحب کو بھی غزل دکھائی تھی سنہ ۱۹۱۲ع میں اونکا انتقال ہو گیا شادی نہیں کی تھی اور آزادانہ زیست کرتے تہے یہ دو شعر اونکے جو اسوقت یاد تہے بسبیل یادگار درج تذکرہ ہذا کیے گئے اور ایک رسالہ بھی علم تصوف میں اونہون نے بنایا تہا۔

شعر کہنا شاعرونکا کام ہے　　یہ تو عاشق مفت میں بدنام ہے　　دیکھیے بہت تماشے دنیا کے خیرہ شر میں　　پائی ہے سیاہ آخر خورشید و قمر میں

شاد تخلص منشی رام پرشاد شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔

ہو نہیں شہید ناز جو بک گلعذار کا　　بلبل طواف کرتی ہے میرے مزار کا　　ہم قسمتونکو غیر کی لیت دو سے کیا مفاد　　اولٹا پڑا ہے بحر میں کاسہ حباب کا

تیری اس بیوفائی پہ تو ہم سو جان سے مرتے ہیں　　اگر اہی بیوفا تو باوفا ہوتا کیا ہوتا

شاد تخلص منشی شیو پرشاد شاگرد میر حسین تسکین مرد فہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ اور برجستگی معانی ناصح بدل زن ہے

جاکے قاصد بھی وہان غیرون میں شامل ہو گیا　　اور ایک کانٹا نکل آیا میری تقدیر کا

شاد تخلص سکندر آباد کے برہمنون سے کوئی حضرت تہے

اوس تنگ چہپنی کا پڑا جس دن میں عکس　　چمپا کے پہول اگتے ہیں وہانسے بہار میں

شاد تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان—

ابرو کی جب صفت مین یہ فہم رسا لڑا　　　مصرعہ ہمارا بیت ہلالی سے جا لڑا

شاد تخلص رای دیبی پرشاد باشندہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض—

شیریں دیتی ہے شیرین فاتحہ　　　آج برسی ہے سیاں فرہاد کی

شاد تخلص منشی البیلی پرشاد خلف الرشید منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر لکہنوی منشی دفتر مہاراجہ بلرامپور
یہ حضرت بھی شعر و سخن مین اپنے والد کے قدم بقدم ہین—

ہو تیرا احسان اوڑ اوڑ کر ہر رنگ گل سے تو نشان　　　ماہ تابان کیطرح مہر درخشان کیطرح
ناتوانی کر دی گر ریگ بیابان کیطرح　　　عضب یہ قو وش کے جدائی ہوی ہے
دونو رخسار اونکی ہتے ہین چمکیے راتدن　　　گہنا غم کی سینہ پہ چہائی ہوی ہے

بدبختی ہے اوسکو بھی جو بد ہے یا گمراہ ہے　　　ذرہ جب تحریک مین محتاج اذن اللہ ہے

شاداب تخلص منشی رنگین لال متوطن نواب گنج کانپور بہت عرصہ تک مطبع اودہ اخبار مین خوشنویس رہے اور اب
ضلع کانپور کہین انگریزی ملازم ہین—

ہین تہہون خامہ تقدیر سے بیٹہ گئے گیسو
سیکہے آئینہ سے آئین سکندر گیسو
پیش مژگان کیا ہے تو قیر شجاع آفتاب
نذر جہکتا ہے شمشیر شعاع آفتاب

کچہ بدل دینگے ہمارا نہ مقدر گیسو
سامنا چہرہ پر نور سے کچہ سہل نہین
ہے خطا یا نہ ہون اگر تیر شعاع آفتاب
دو دگر زمین سے ٹلکے چڑ آئیگا کیا فلک

رخ روشن سے بنی صاحب کشور گیسو
پہلے دکہلائیے تو ایسے مہ انور گیسو
دل دہل جائے نہ کیون تیر فلک جور سے
کہہ ہم بھی مرینگے کسی دن تجہل بے

شادان تخلص منشی لبادن لعل قوم کایتہ کہنے میر منشی نواب امیر خان بہادر والی ریاست ٹونک اونکا مفصل حال جلد اول مین رقم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تہے کتاب امیر نامہ جسمین سوانح عمری نواب موصوف درج ہے- اونکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بھی اونہون نے نواب ممدوح کے امیرون کے حالات مین لکہی سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ مین بھی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تہے اور وہان انکے بہت کچہ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوی تہی فارسی شعر تو کہتے ہی تہے مگر اردو بھی کبھی کبھی نظم کر لیتے تہے اور ہندی کے شاعری مین بہی قاصر نہ تہے ایکدن نواب امیر خان نذر باغ کی سیر کر رہے تہے منشی جی بھی آئی نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیسا پہول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی برکت ہے اور فکر کر کے یہہ رباعی فی البدیہہ موزون کی جب نواب صاحب ٹہلتے ہوی انکی طرف آئے تو کہا سنئے—

گل گلاب نے خوبی عجب دکہائی ہے　　　بہار جامہ گلگون پہن کے آئی ہے
جو پوچہو سچ تو یہ ہے برکت قدوم حضور　　　وگرنہ گل نے یہ خوبی کہان سے پائی ہے

اور ایک مثنوی بھی کہمکون کی تعریف مین لکھی تہی یہہ دو شعر اوسمین سے ہین—

ذکر کہاں تک اون کا کیجیے گر ارقام | نقطے کاغذ کو کلتے ہیں گام
کہٹلوں بیچ دوات ہی لبریز | رنگ سیاہی کا ہے شنگرف آمیز

شاداں تخلص لالہ ریپاؤ لال کا بیٹہ۔

یوں داغ دل میں اس کے سینے کے آس پاس | جیسی جڑی ہوں جیسے نگینے کے آس پاس

شاداں تخلص حاتم عصر مہاراجہ راجہ چندو لال بہادر سکنہ راے بریلی توابع لکھنو نائب پیشکار حیدرآباد دکن شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر دہلی۔ اپنے عہد میں نہایت فیاض اور سخی ہو گزرے ہیں اور اونکی ذات سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے دور دور کے لوگ اونکی سخاوت کا شہرہ سنکر حیدرآباد جاتے تھے اور کامیاب مدعا ہو کر واپس آتے تھے ہمنے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دست کرم پاخانہ میں بھی زرپاشی سے عاری نہیں رہتا تہا اور اسی وجہ سے اونکی پاخانہ میں دونو طرف روزن بنے تھے کہ جنمیں سے وہ ہاتھ باہر نکالکر سائلوں کا سوال پورا کرتے تھے اور انہیں فیض بخشیوں سے آجتک حیدرآباد کا نام اونکی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چندو لال کا حیدرآباد کہتے ہیں اونکے دربار میں ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تھے اور اونکی قدردانی اور فیض رسانی کے عالم میں دہوم تہی غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان با اختیار ریاست حیدرآباد دکن کے ہوئے ہیں اور اونکی مختاری اس ریاست میں سرکار انگریزی بہادر کی کفالت سے تہی کہ نظام بلا استصواب سرکار کے اونکو عہدہ سے معزول نہیں کر سکتا تہا اب اونکی پوتے مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار بارہ ہزار روپیہ ماہانہ ریاست مذکور میں دیوان و پیشکار ہیں۔ یہ مہاراج جیسے جاہ و منصب میں صاحب دیوان تھے ویسی ہی شعر و سخن میں بھی صاحب دیوان گذرے ہیں چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

ملا کے گیسوے دلبر سے سلسلہ دلکا | عجب بکھیڑے میں فی الاصل معاملہ دلکا
معشوق کے آنے کی سنا جو خبر آکے | لبریز ہوئے دلکی پیالہ [illegible]

شاداں تخلص خوشوقت راے ساکن چاند پور شاگرد حاتم بعض تذکرہ میں شاداب بھی لکھا ہے۔

جب تلک ہو کام مژگاں سے تو ابرو مت چھیڑنا | تیر کے ہوتے کوئی کھینچے ہے تلوار کو

شادی لعل برادر زادہ برالی لال کا بیٹہ سری سیب لکھنوی نوجوان عمدہ خاندان اور شاعر بلند خیال تھے مگر افسوس کہ حال میں قضا کی۔

شاعر تخلص مٹہن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن دہلی لد بخشی سلطان سنگہ علم فارسی سنسکرت انگریزی [illegible] علم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک ساز چپسارنگی بجانے کے قابل [illegible] اونکے مخترعات سے ہے اور اونہوں نے ایک کتاب نہایت ضخیم اردو فارسی اور ہندی لغات میں [illegible] بنائی ہے یہہ تین شعر جو اونکی بہائی منشی کیول رام صاحب ہوشیار نے بہیجے تھے ذیل تذکرہ کئے گئے ہیں۔

ہمکو شکوہ کچھہ نہیں ہے یار اور اغیار کا
ہے لکھا قسمت مین یارو تفرقہ دلدار کا
نبض مجھہ بیمار کی زنہار مت چھو اے طبیب
سب دوا بیمار کی پرہیز ہے بیمار کا
گر قتل تجھہ کو ظالم منظور ہے ہمارا
تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد تخلص منشی طوطارام ملازم محکمہ راج کورٹ—

اپنے کوچہ سے نہ اٹھوائے میت میرے
اہمد ہو گور و کفن جو مرے قسمت میں لکھے
پڑگئی گور غریبان مین تکایک ہلچل
ہائی کس ناز سے ٹھکرا دئے مین تربت میرے

شایان تخلص پنڈت بیم نراین خلف پنڈت رام نراین منصف مہوبا باشندہ دہلی—

قائل نہیں ہین ڈیبدیہ پیرم کے سامنے
طوفان نوح اگلے زمانہ کی بات ہے

شایان تخلص منشی طوطارام لکہنوی قوم کایتہ سری باستب خلف الرشید منشی اتا رام بڑے درجہ کے شاعر تھے اور مدت تک متوسل مطبع اودہ اخبار رہے نظم مین اونکو بہت اچھا ملکہ تہا ہمیشہ نئے نئے مضمون باندہتے تہے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہین۔ مہابہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان۔ الف لیلہ منظوم۔ تاریخ ستارہ ہند انکے دادا منسکہ رائے اور پردادا رائے منسارام بڑے نامی شخص تہے اونکا خطاب کالی ڈہال تہا اونکی والد ماجد رائے تلسی رام کو نواب آصف الدولہ بہادر نے رائے کا خطاب معہ مہر نگین زمرد کے عطا فرمایا تہا جسپر وہ خطاب کہدا ہوا تہا اور یہ صاحب نواب سعادت علی خان بہادر کے عہد مین عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تہے۔ حضرت شایان کا انتقال ابہی چند سال بیشتر ہوا ہے اونکا ایک دیوان بہی چہپا ہے جسکا مطلع یہ ہے—

آج کہوے پیر پرواز ہے عنقائے قلم
گنگرۂ عرش معلی ہی نہ پایہ قلم
ایک قلم حسن کے مضمون قلم تہے اوپر
جب سیہ لوح بنی دیدۂ بینائے قلم
قصہ عشق ہی سب زیب قلم تہا اوسپر
واقف راز ہو کیونکر چشم تماشائے قلم

مہابہارت منظوم سے جو ۱۸۶۳ء مین طبع ہوئی ہے—

فن شاعری مین سرفراز ہون
وہ شاعر ہے شہرہ تہے ہمثال
شہنشاہ تہا چندر ناسل وسکا نام
نبائی کتاب ایسا بافضل اللغات
وہ ہو گئے مرحم نظم کو آپ تاب
کتب ہند پڑہے وہ موزون کی
وہ تشریف جنت کو اب لیگئے
تہا جب اجل کا لگے قلم
تخلص ہی شایان کی مختار ہون
کہ حاصل تہا منشی گری مین کمال
اسی نظم سے ہی وہ رنگین کلام
نچہوڑی کوئی دسین مطلب کی بات
ہوئی سلک گوہر نجالت سی آب
کہ پیدا نئے سحر و افسون کئے
دل شاد کو رنج و غم دیکئے
کہ منکہ سے تہا رے آخر ہہم
پدر اتارام عالی وقار
زبان عرب سے بہی آگاہ خوب
نہایت عجب دلچسپ تہی داستان
وہ کی طبع رنگین نے انشا رقم
نبائی مین بہا کہا مین ہے جو بہیان
محقق تہے پیدا نئے لا کلام
بلا فصل کا سال ہجری مین سن
زمانے مین تہی جنکے بہ نور علین
ہر ایک گوہر علم اوسپر نثار
سمجھتے تہے ترکی کی دہ اوخوب
کیا اوسکو ترکی زبان مین بیان
گرا ہا تہہ سے منشیون کے قلم
کہ ہی نا سکا بہید کا سب بیان
تصوف کی باتین زبان تمام
ہزار و دو صد او ر ہفتاد و پنج
مہیا او نہین عیش آرام و چین

کرون اطلاع انکی ہی نام سے
کہ تلسی کے پیوند تھا رام سے

بیان صفا الدولہ عالیجناب
شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب

یہ نواب ادنپر سرفراز تھے
وہ سرکار عالی مین ممتاز تھے

نگین منقش عنایت کیا
خطاب انکو رے کا اعلی دیا

ہوئی جب یہ نواب جنت نشین
ہوا لکھنؤ غم سے اندوہگین

سعادت علیخان عالی شعار
ہوئی مسندآرا بعزو وقار

یہ ہی رائے بخشی بنے فوج کے
ستارے چمکتے رہی اوج کے

جو نواب لائے بنارس سے فیل
ردانی مین عزت دہ رو ذلیل

عنایت کیا پہر دیا یہ وقار
ہوئی فیل پر انکے آگے سوار

مین اوس بحر کا دُر شہوار ہون
ملی آبرو جو سزاوار ہون

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری داستان اختتام
قریب آئی ہی دوسرے دن کی شام

سحر عمر کی اسکی ہی شام ہے
کرن آفتاب لب بام ہے

ارابہ کرن کا تھا جو رزن لگا
ہوا آسی ہی چالاک تیزرا ہوا

جو برگشتہ قسمت کا تارا ہوا
فلک کا ایک اشارہ ہوا

زمین نے وہ پہیہ کو پکڑا بزور
پڑا انچہ تیر مین پائے مور

کرن دل مین تھا سخت حیران کار
لگا کہینچنے چرخ کو ایک بار

کمان پہ ارجن نے رکھا خدنگ
لب گوش تک اوسنے کہینچا خدنگ

کرن نے کہا ای شجاعت پناہ
کہان ہی بہلا راستی کی یہ راہ

دیا تیر ارجن نے کرن کو جواب
نہ تہا اوس گہڑی راستی کا حساب

جو فرزند تہا انکی خوروسال
کیا جسنے جوا اون نے ملکر حلال

مگر راستی ہے ہمارا شعار
امان تجہکو دی ای کرن نابکار

کرن نے جو اوس وقت پائی امان
نہ کام آئی کچھ اوسکو تاب و توان

کیا ساتہ پہیہ کے ہر چند زور
ہوا سخت ناچار مانند مور

عنایت کیا تہا جو یہ مہانے تیر
نہ تہا اوس ترکش مین اوسکا نظیر

جو ارجن نے چہوڑا اوسی وقت خدنگ
ہوا پشت کے پار رومی خدنگ

ملا کشن نے ہاتہ اوس زخم پر
کہ موقع اچہا ہوا اس پسر

گرا تہا ارابہ پہ جب تیر زن
جہکا کہینچنے کو اسے پہر کرن

جو ارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت
کہا اب نہین ہے مروت کا وقت

کرن پر لگایا اوسی دم خدنگ
ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ

دو بالشت تہا پہن پیکان کا
کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پردہ مین یکرنگ ہو گیا
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان مجھے

گو عشق نے کمر کے کیا بے نشان مجھے
کچھ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو

ہوتے جہان مین جو ہر تیر مژہ عیان
دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیان مجھے

وصف کمر سے یار کے شایان گریز ہے
افشا نہو چہپاتا ہے راز نہان مجھے

ساقی نامی الف لیلا منظوم شایان سی

زمانہ ساقیا ہے بر سر جنگ
نہ رکھ تو دیدہ سوزن سے دل تنگ

دو بارہ دے مئی شیرین کا ایک جام
ہون ایسی عیش حسب ایام

صبوحی دل مشتاق مین چور
چھلکتی ہی ساقی چشم مخمور

پلا دے ہول دل کی بیکلی جائے
عنایت مجہپر ابکی تا چلی جائے

بنی شمشیر خط جام ساقی
نہ کہا محتسب نے تسمہ باقی

پلا ساقی اوسی مے اور کا ایک جام
کرے جو آدم مسیحائی کا جو کام

اوس پریزاد کی جادو ہین مقرر آنکھین
ہین اوس انسان سے جو انکی بہتر آنکھین
خوف یہ ہے کہین چبھہ جائے نہ خار مژگان
دیکھنا کیا دیدہ ریزی ہے میری تصویر مین

سیکڑون جی سے گئی اوس سے ملا کر آنکھین
یہ مجھے دیکھہ کی آنکھون مین اوتر آیا ہے لہو
کیا بچھاؤن مین تہ پائے سمن بر آنکھین
بادشاہون کے معائب بھی ہنر جانتے ہین

عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
سرخ ہوتی ہین تری صورت خنجر آنکھین
صرف کرتا ہون سواد چشم کو تصویر مین
لنگ کہتی ہے اوسے خلق جو تیمور بھی ہو

مہندی ملکر کون نکلا چاندنی سے کو | سرخ ہوئے ہین چاند رہتا ہین

شایق تخلص بھاگیرتھ لال شاگرد جناب آشفتہ وارد ضلع علیگڈھ ـ

ای صبا وصل کا میرے نہ اوسے پیغام | بدگمان مجھسے ہے کیا جانے وہ کیا سمجھے
نالۂ گرم مرا آئے اگر جوشون پر | خاور حشر کو ایک ذرہ اوڑتا سمجھے

شایق تخلص شام لال ساکن متھرا اور حال معلوم نہین شعر اونکی ہین

میرا مطلب جو تھا اوسکا تمہارا نام ہو جاتا | اگر بوسہ لب شیرین کا دیتے تو کیا ہوتا
جگر اور دل میرے سو ہنسی چلے گئے ٹوٹ | کبھو تم بھی ہو کیا جو اوسکے غم مین مبتلا ہوتا

شعور تخلص پنڈت موہن کشن لکھنوی ـ

جو طلب تم سے کیا ہم نے دیا بل تکرار | دل کو دل اور نہ کلیجے کو کلیجا سمجھا

شمیر تخلص منشی جولی پرشاد شاگرد مولوی یوسف علی وحیہہ

رخ و گیسو کا اوسکے تذکرہ صبح و مسا ہوتا | ید بیضا ہوتا اور وہ موسی کی عصا ہوتا

شعلہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی بالمکند بے صبر سکندرآبادی ـ

ہے عشق مین ابرو کے جو کا ہیدہ تن اپنا
غنچون سے کہو صاف تو کرلین دہن اپنا
کیا کہتے ہین سن سن کے میرے شعر کو شعلہ

سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا
سر کھولے ہوئے کرتی ہین پریان میرا ماتم
اعدا کو لیے تیغ ہے گویا سخن اپنا

اوس منہ کی کرین بات ذرا منہ کو تو دیکھو
اندر کا اکھاڑا ہے بیت الحزن اپنا
خیر آپ جو چاہو کہہ لو سمجھین گے ہم اپنی کہین

پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعلہ تخلص امرناتھ کشمیری الاصل و لکھنو نژاد طبع موزون و ذہن رسا رکھتے ہین ـ

جبان وہی شعلے نے حسن سنبر سے پرہیز کر
کیا سمجھکر چرخ نے ہمکو ملایا خاک مین
غم اسیرون کی بھی کچھہ ہے اندمال زخم کا

حق مین اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
جلوۂ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر
باغبان پھول ایک دن کہدے قفس کے پاس

تھے نہ سیماب ہوش طلا زر کے ہم
ای بہار حسن تیرے رو کے انشا کی مین

شفق تخلص منشی لالتا پرشاد خلف بیجے لال قوم کایتھ سکنہ شہر لکھنو محلہ پھوانگنج علوم فارسی انگریزی سے آگاہ شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت ہین کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر استعارات و تشبیہات گوناگون و مناسبات لفظی معنوی حسن بندش سے پر جمع ہوتے ہین طبیعت ہمیشہ نئے مضمون کے

پیدا کرنے میں جو وسعت رہتی ہے علی ہذالقیاس تاریخ گوئی میں بھی لاثانی ہیں کہ چار مصرعوں میں سولہ سولہ مادے نکالتے ہیں فن شعر گوئی میں منشی کنور جی صاحب مدہوش و منشی شنکر دیال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہیں و نیز اکثر مقدمات شاعری و نکات زبان آوری کے تحقیق میں آغا علی شمس صاحب سے فیضیاب چنانچہ مثنوی موسومہ بہار عشق کے دیباچہ میں کہ جو نظم ترجمہ چار درویش کا

	بندہ ناچیز و بے حقیقت ہے	فیض مدہوش شمس و فرحت ہے	

یہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہیں یعنی شفق مسبوق الذکر

طایر رنگ حنا کا پیٹ واں بھرا
مہندی چھوٹی طایر رنگ حنا ہاتھ آگیا
سہرا ہی نہیں سر پہ عروسان چمن دستار
اکہہ اوٹھا کر دیکھو تو جب پایا جواب

ہٹی نہ بد تو پل ہو گیا عیب صیاد سے
لال جب پایا اوڑی طوطی بد صیاد سے
ایک مع جود تو ہی گنبد گردان سر پر
طاقت اوٹھنے کی نہیں آتی ابھی بیمار میں

ہو وہ آئینہ جو پہنچے دیکھکر مکھڑ تشبیہ
ہمیں جو ربط ہی شمع مزار سے پیدا
کھولڑالی بند محرم کی پسینہ کے سبب
چاندنی سی تو سن عمر رواں مار گیا

دھوکے میں تصویر اپنی کھنچگئی بہزاد سے
ہوا کبھی نہ کسی تیشہ داد سے پیدا
گر پڑا انگلہ جہان پانی مراد لوا میں
جان دیتے ہیں الفت عکس رخسار میں

شفق و تسبیح گردی سر دے اوکھڑتی ہیں شب وصل
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
دل وحشی خدا ہی چشم بھر آلودہ جانان ہے
رنت حنا کی بہار جوش پر اسکو نکالو فان ہے
کسے تصور نہیں کعبہ سی کم ہے چہرہ جانان
کہ بوسہ سنگ اسود کا ہی آنکھ ضد مسلمان کے
چاٹ جاتی ہے زبان شمع نہ سو دلکا داغ
واسطے اوٹھنے کے ہیں پر صبح کو درکار پر
تل بہ چہرہ رخ کا پہ تو خط پہ سایہ زلف کا

ہی حشر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
رخ کعبہ ہے مہندیکا خروج او سیمین بنرہ
غزال اپنا اسیر بیچہ شیر نیستان ہے
نہیں ہے روکے روشن بتلی زلفوں کا حلقہ میں
اگر وان چاہ زمزم ہے تو یاں چاہ زنخدان ہے
پائے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر
افعی ضحاک کا دھوکا ہی زلف یار پر
چار عنصر یوں سنبھالی ہے دل مردہ مرا
دھوپ گرم دو ری ہے چھانوں ہی معمار پر

پر خواہش یہ ہے غیر جو دحیال کی مانند
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گھڑی ہے
رواں ہے آنکھہ کی کشتی میں پتلی تو جھلی صورت
ہو ثابت کہ برج سنبلہ میں مہر تاباں ہے
صنم کی کعبہ رخ جو تل ہی چوم لی زاہد
کیوں نہو کامل جو ناجی سرگھڑی ملوار پر
خط نہیں نکلا اوڑ ہو گیا طوطی حسن شباب
جسطرح بوجھہ ایککا بعد فنا ہو چار پر
یوسف دل گر پڑا چاہ زنخدان میں ترے

کیوں نہ دو ان کی خاطر پیر کنعان کی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش مخض ناخواندہ شاگرد ذوق ہیں ہندی کی ٹھمری اور ٹپہ وغیرہ بھی کہتے ہیں جنمیں پھلرنگ تخلص کرتے ہیں نصیبا رنڈی جو گانے والی مشہور تھی حضرت اوسپر فریفتہ تھے اوسکی فرمایش سے اکثر چیزیں بنایا کرتے تھے اب غدر کے بعد جب رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑھوا لیا تو ان عزیز نے بھی ٹھمری ٹپہ کہنا چھوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار پہ جو دیا کسی نے جلا دیا
وہ جو تیرا عاشق زار تھا یہ خاک اوسکو ملا دیا

اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجھا دیا
پس از مردن بھی گردش ہی نہیں آپ مقدر پر

مجھے دفن کر چکو جس گھڑی تو یہ کہنا آ کے
بگولے کیطرح رہتی ہو میری خاک چکر میں

شفیق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری رخسار میں جو ہی طراوت	گل گلزار میں اتنی کہاں ہے	کہوں کیونکر قمر عارض کو تیرے	تفاوت از زمین تا آسمان ہے
	میری سینہ کی سوزش کا بیاں ہے	فلک آہ ہو نکا میری اک دہواں ہے	

شفیق منشی رام نراین ساکن شہر کول شاگرد بابو نمسی دہر مخلص تخلص

گردش تقدیر ہے تو پہیرے گہری راہ	پہر گیا کیوں ہائے اپنی عہد سو ملکہ	لاکہ اوس شوخ ستمگر کا پہر گہر پہنچکر	طفل اشک اپنے جو مچلے طفل بادا ملکر
تہی وصل میں التفات کی بات	بہولیں گی کبہی نہ رات کی بات	غلا و تمین چلو تو کچہ کہیں ہم	ہی وصل کا وصل بات کی بات
کس درجہ لب صنم ہیں شیرین	پہیکی ہی یہاں نبات کی بات	مین لی جب اوسی بوسہ مانگا	بولی نہ کہو نکات کی بات
رخ پہیر کی ہم سی ہم سخن ہیں	لائی وہ زبان پہ بانکی بات	کیا سمجہیں گے معنی دہن ہم	کیجے نہ یہاں لغات کی بات

شکر تخلص رادہا کشن مراد آبادی

دیکہہ تو ای چشم سیل اشک طغیانی میں ہے	گہر سنبہال اپنا کہ دیدا مژہ پانی میں ہے

شکر تخلص پنیم رای پنشکار رای پرورمن کشن رئیس مراد آباد کا قطعہ تاریخ انکا دیوان فارسی طبوعہ ۱۲۹۱ہجری کے ساتہ مرقوم ہے

شگرفی تخلص رام سیوک قوم برہمن کان پنج سمکنہ ضلع ہونا و ملک اودہ جو اب قصبہ بدنیرہ تعلقہ دریا پور ضلع ایلچپور ملک برار میں بعد انجام دینے کارہائے سررشتہ داری وتحصیلداری واکسٹرا اسٹنٹی کے خانہ نشین ہیں اونہوں نے ابتدا میں کیتہی و دیوناگری اور اگروالی سیکہہ کر فارسی کا علم دس پندرہ برس میں تحصیل کیا پہر انگریزی مرہٹی اور سنسکرت میں بہی استعداد بہم پہونچائی مرہٹی اور ناگری کے علاوہ دو کتابیں اردو میں بہی اونکی تصنیفات سے ہیں ایک تاریخ دکن اور دوسری سنین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب تواریخ اونیس سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ اسکے شعر بہی فارسی اور اردو میں کہتے ہیں چنانچہ کچہہ کچہہ نمونہ دونوں زبانوں کی کلام کا اونہوں نے مجکو بہیجا تہا جسمیں یہ شعر منتخب ہے

شگوفی دیکہئے کیا کیا بہار نکلے	ترا نظیر سے شعلہ چنار سے نکلے	فکر جب سحیفۂ حسن کا ہم کرتے ہیں	دمیدم سورۂ اخلاص کو دم کرتے ہیں

شگفتہ تخلص بدہ سنگہہ قوم سے کہار ہیں انہوں نے سخن کا مشورہ بہوری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جلکر گو خاک ہوگئے ہم	پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرار تو سے

شگفتہ تخلص جنرائی لال کایتہ سکسینہ ساکن محلہ نو بستہ لکہنؤ خلف رای تو تارام صاحب فکر رسا ہیں۔

شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد جنی لال باشندہ فرخ آباد شاگرد مجذوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم ہوتے ہیں شمسی تخلص اپنے نام کے ہم معنی اختیار کرنا بہی اونکی طباعی پر دال ہے بہرحال یہ شعر اونکا ہے

واللہ منکران قیامت کو لا قسم	قائل اگر کیا تو تمہارے ہی چال نے	پہل ریت کے دیتی مجہی کیا کیا صدمے	مجکو کیا تہا لہت تو نہا لے

شمیم تخلص منشی رام سروپ ایک جوان لائق و فائق راقم تذکرہ کے دوستوں سے تہے اور افسوس کہ عین جوانی میں

دنیا سے چل بسے یہ قوم سے بہٹ ناگر کایتہ اور اجمیر کے رہنے والے تہے انکی بزرگ جیپور کی سرکار مین نوکر اور علم فارسی و سنسکرت اور جفر و رمل وغیرہ مین نامور تہے مگر انکی دادا راے دولت رام ابتداے عملداری سرکار انگریزی مین بمقام اجمیر آکر ملازم ہوے اور اخیر مین عرصہ تک نیکنامی کے ساتہہ صدر امین آعلی رہے اونکا انتقال قریب ۱۸۶۶ع کے ہوا ہے اونکے اولاد نہ تہی اس سبب سے اونہون نے اپنے بہتیجے برج لال کو متبنی کیا تہا وہ بہی چند سال بعد وفات رایصاحب ممدوح کے فوت ہوے اونکے فرزند رشید منشی رام سروپ وارث ریاست اپنی دادا کی ہوے انکی ولادت سمت ۱۹۰۹ مین دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تہی انہون نے فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکاری کالج مین پڑہی اور پہر کچہہ عرصہ تک مندرت ہوتا تہا دروازہ محکمہ کنٹرولر اور محکمہ بندوبست نلائی مین ملازم رہکر سر رشتہ تعلیم ریاست جودہ پور مین سکینڈ ماسٹر ہوے اور پہر چندروز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بہی کی بعدہ چہوڑکر گہر چلے آے اور پہر کچہہ عرصہ بعد میواڑ مین جا کر اپنے خسر لالہ عزت رای میر منشی اخبطی اودے پور کی تعارف سے ڈونگر پور بانسواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میر منشی ہو گئی اور آخر مین ۱۸۹۱ع مین ایک چہوٹا بچہ اور کم عمر بیوہ چہوڑکر مرض موت سے جان بحق ہوے اس واقعہ کا افسوس تک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف بہی مایل ہوئی تہی اور ہنگام قیام جودہ پور ایک واسوخت لکہا تہا وہ چہپ گیا ہے اوسکی تاریخ مین نے بہی اونکی کہنے سے لکہہ بہیجی تہی اور چند تاریخی نام بہی نکالے تہے ازانجملہ فیض سخن ہی کہ جس سے سنہ ۱۲۹۰ ہجری نکلتے ہین اونکو پسند آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکریہ مین لکہی تہے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہین بندہ نے سواے واسوخت کے اور کوئی کلام اونکا نہین دیکہا اور یہہ چند شعر اوسی واسوخت سے منتخب ہین ــ

سچی بات ہے یہان بنا ابہتا ہے خیال | بال بہر بہی نہین ہوتا ہے اوس زلف کا حال
دم الجہتا ہے مرا کہنا سے سو بار | مو شگافی سے یہ بات نکالی ہو ابہال

سر سو فرق نہین کہتا یہ سچ سارا ہے
پچ اس دو ذلیکا وہ قہر ہی جو مار سکے
اس سیہ بار کا عالم مین اندہیر ہیا
ایک شدہ مین تو ہلاکے بصد آہ و فغان
غیر دن سے جو جتبہ گو تجکو چڑہایا ہی ماہ
نہین نظارہ مین مردم سی گری تحوہ گری
پیرہ وہ یا دام ہین یہ ل الستنے ہین جنبہ چمدیا
ناگ نگر اکری ہو جاتی اودم مین سیدہا

آتش رخ کا یہ اے ماہ دہوان چہایا ہے
سانپ ہو گئی اوسی جو زلف کو اوسکی سو گہہ
مو دہی ہی قہر ہی اژدر ہی قضا ہی یہ بلا
تیری سینہ مین لی سی چہبین تیر مژگان
تیغ ابرو تر اہل سارا کالے والتہ
کاٹ کی نیلی بنی جو اگر ہو نظرے
پوست کہنچوائی ہین سنیرو نکا ہر صبح و مسا
تیغ ادائی نہ چلی تیری ذرا ہی بخدا

بیلے کیا سانپ ہی جسپر کوئی منتر نہ چلے
یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوئی کاٹا نہ بچے
سہم کر جان تری جاے جو وہ دیکہی کہان
ناوک رشک سے بسمل ہو ترا طائر جان
خشم بد دور غضب کہہ ہی سرخی ہی بہری
سیاہ یہ چشم تمہو کو ہو دیکہین جو وہ نشہ ہی
آلی اوس بنی کی خود بیتی ہی تیری بچا
دلمین اندوہ کی نوکین سے چبہین تیر بلا

ناگ کی رشک سے ہو زرا ست تو تمنا کہ ہی | خوش جالو سفین ذرا ہی نہ تیری ناک ہی

شمیم تخلص منشی جادو رائے باشندہ بھوپال اور حال اونکا معلوم نہین۔

شنکر تخلص و یا شنکر دہلوی حیدرآباد مین انتقال کیا۔

ان طبیبونسی کچھ ہوا نہ علاج | عشق کا درد لا دوا دیکھا | دیکھہ گریبان صبح بھی وہ ہنستا ہے | خندہ گل ہی ابر کا رونا

اثر سے خالی اگر ہے فغان بلبل کا | ہوا ہے چاک گریبان کس لئے گل کا

شور تخلص بابو مدن موہن لال بن چھدامی لال مقیم فتحگڈھ اہلکار قدیم سرکار نواب جعفری بیگم رئیس فرخ آباد

ہم کو آبادسی مطلب ہے نہ ویرانی سے | راتدن ہم مین پھرا کرتی ہین جولانی سے | ہم کہانی تری سنتی ہین شب ہجر یار | کام لیتے ہین نکی ہیرسکی افسانی سے

شور تخلص لالہ مدن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ ملازم محکمہ کمسیرئٹ شاگرد گلاب سنگھہ مشتاق کی پڑہی دوست ہین طبیعت اچھی رکھتی ہین لکہنو والونکی شاعریکو زیادہ پسند کرتی ہین اور شعر بھی اونہین کی طرز پر کہتے ہین مگر صرف ایک ہی شعر اونکا مشتاق صاحب نے بھیجا تھا۔

پھر بہار آئی ہے مجھے سودا ہوگا پھر جوش جنون | بہار ہی بہار ہی بیڑیان طیار ہی حداد رکھہ

شوق تخلص بھولی لال نام اور حال معلوم نہین۔

کہین ہم قدیہ آنکلا ہت پیمان شکن میرا | گلے مین ہوگیا زنار ہر تار کفن میرا | کہین وہ شوق بھی آجائے کرکوہ مین تنہا

مبارک جب مجھے شوق ہو دیوانہ پن میرا

شوق تخلص روشن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی مین بھی اوستاد ہین۔

گردش چشم دکھاتا نہ کل اندام کہین | ورنہ ٹوٹیگی صراحی کہین جام کہین | عقدہ دل نہ کہلا ناخن تدبیر کی ساتہ

آخر سب کام پڑا پنجہ تقدیر کی ساتہ

شوق تخلص رای دولت رای ولد رای شیو سنگہہ باشندہ لکہنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی ہندو لال راز

یاد وندان مین جاتی اختر گنے | کیا کہون بند ہوئی رات دم بھر | شوق دید آئے از بسکہ ہین مضطر آنکھہ | ہین کبھی گہر طرف اپنے ادہر آنکھہ
تھا نہ لیس پیش نظر اور سراپا خیال | ہم اڑاتی ہین خورشید دل آہ نہین | نہین معلوم کہ طالب دیدار کو آہ | خواب میں چیز ہی لگجاتی ہی بیتاب آنکھہ

دیکھہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار | بند ہوجائینگی ایک دن مقرر آنکھین

شوق تخلص اننتدی پرشاد ولد رای شنکر سہای ساکن گنجپور ضلع لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک انگریزی و فارسی اور کچہہ سنسکرت بھی دیکھی ہے اور قوم کی کہتری ہین۔

ہو غیر کو جو آفت صد خانمان ہو ہم | ہان تو سدا سے بیکس و بے خانمان ہین ہم

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد تن سکہرای ساکن ٹوڈہ ٹانک خوشباش جی پور قوم کایتہ

ہرہت کو ہین خدا کی دعوی جہا مین | مسجد مین یان بھکاہی کوئی سر کہان کہان

سینہ تو کیا کہین جگر و دل بہی پار ہے | کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہان کہان

شیدا تخلص منشی گوپال کشن ساکن بہاری نوری شاگرد مرزا کلب حسین نادر فرخ آبادی۔

نظارہ سی مست کر چشم کو اپنی | کم ہو نہی پر تیری ہی بہار کی ملاقات
دیکھی دریا دلی تری ساقی | ہمکو قطرہ شراب کا نہ ملا
جستجو سی جہان مین کیا نہ ملا | مثل عنقا پر آشنا نہ ملا
ہی وسکی تو ذات سی اثبات | پر کمر کا تری پتا نہ ملا

تین کا ٹنکی سوا آیا نہ کوئی اوسکا دوا | اپنی لو پارہ پڑے تو غیر ششدر ہو گیا

شیدا تخلص منشی کشن گوپال۔

یہ شب تار اور بلا کا سامنا اندھیرے | یار تم چھوڑا کرو گیسو نہ رخسار رات کو
ڈنکو بہار ورہ چمن کا دور ساغر رات کو | کوچہ گیسو مین پہیری نہ کیونکر دل مرا
وصل مین اوس بت کی یون کٹتی رہی فصل بہار | طفل نادان بار ڈر جاتا ہی اکثر رات کو

ہجر جانان مین ہوی چادر کفن کی چاندنی | ماہ تابان بنگیا مرقد کا پتہر رات کو

صادق تخلص پنڈت اسپتے پرشاد متوطن بریلی۔

کیون نہ برسات مین ہو سبز دوپٹہ کی بہار | رنگ بہتر نہین دنیا مین کوئی دہانی سی

صادق تخلص دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔

چشم کوکب کہلی ہے کیون یار | آسمان کسکی راہ تکتا ہے

صبا تخلص کانجی مل ایک موزون طبع جوان تہے جو فیروز آباد مین پیدا ہوی اور لکہنو مین پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کرکے عنفوان شباب مین مرگئے۔

ابہی تسکین ہوی ہی ایک فرا و زیادہ زاریسے | لگا دل مضطرب ہونی کہ پھر درد جگر اوٹہا
جسکے لیے دنیا سے سفر ہم نے کیا تہا | چلے دامن اوٹہا کر یہ کہو اوس شوخ قاتل سے
اپنے پاؤنکی صدا مجکو سنا کر پہر گئے | کل جو آئے تہے وہ سنئے کو مرا احوال دل
لئے جاتا ہی نامہ آج تو ہی نامہ بر کسکا | صبا سنئے تو مر گر جمہنہ دیکہا خدنگ الفتین
افسوس وہ آرام عدم مین بہی نہ پایا | کہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون بسمل سے
سمجھے آتا ہے تجہبہ رحم اوس قاتل کی کوچہ مین | غلط یہ بات کہتی ہین کہ دلکو راہ ہو دل سے

صبا تخلص مرزا ایشنکر ناتہہ بہادر خلف مرزا اجیرام ناتہہ بہادر پیشکار سررشتہ نظارت شاہ دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین ایک مرزا اللش امیر تہے اور انکے یہان محفل مشاعرہ کی بہی منعقد ہوا کرتی تہی۔

کیا لوٹتے ہو جور و ستم مجہسی یار کا | دیکہو نہ حال میری دل بیقرار کا
دل جب اوسکی نگہہ مست کا مخمور ہوا | سر خوش کیفیت بادہ انگور ہوا

ہو ئین صدقی تری بہا سے نکلے | رو رو ڈھب یاد ہین نہ آسکے

صبر تخلص اجودہیا پرشاد قوم کایتہ خلف جیراتی لال باشندہ سکندرہ شاگرد حافظ منیعم سررشتہ کمسریٹ کلکتہ سے متعلق ہین شعر بہت جلد کہتے ہین اور صاحب دیوان ہین۔

مارتا ہے مار سر کہاتا ہی سنبل پیچ و تاب
پس کے مین سرمہ نہون جو تجہی منظور ہو
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہے

مشک چین لی چین مالی ہی وہ گیسو ہو گر دوست
گر بہار نگہت پیراہن یوسف نہ لتے
طایر فکر و تصور صورت پروانہ ہے

گرد کدورت کہین دل سی تیری دور ہو
کب نہال آرزوئی پیر کنعان سبز ہو
کسا ہو اوسکی چہاتی پہ یہ سینہ بند زرتاری

دیا جانا ہمکی ڈبیا پہ کبہی تصویر سولی کی

صبر تخلص سیتا رام شاگرد شیخ امیر اللہ تسلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افسر تخلص مولد و مسکن لکہنو شعر اچہا کہتے ہین —

دست رنگین سی جو سلجہاتی ہین اگر گیسو
مین نی سلجہائی بہت یار کی شب بہر گیسو
بوسے آئینہ رخسار کی لیتی تہی مدام
ضد یہ گر کاکل پیچان ہی تو ہت بر گیسو

خون عشاق کا کرتے ہین سراسر گیسو
کی تری لٹ کی تقلید بہت سنبل نے
واہ رکہتی ہین عجب بخت سکندر گیسو
کیون نہ ناؤن مین تری انگڑی ہو بالوں کو

کم نہ اوس بہن ہوئی اوسکی نہ اوسی مینڈہی
پر بنائی نہ نئے بال برابر گیسو
ایک دل کی لئے دو تو لی کمر باندہی ہے
نہ مزاج دل نازک نہ مقدر گیسو

صبر تخلص گنگا پرشاد دیوی سنگہ برہمن دہلوی شاگرد یوسف علیخان عزیز اصل باشندہ کنجپورہ ضلع کرنال کی ہین

وصل جانان اگر ہی ناممکن　　حسرت دید تو نکل جاے

صفا تخلص شاعر نامور رای منولال قوم کایتہ سکسینہ ولد رای پورنچند برادر جہوٹے رای صاحب رام داروغہ املاک شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکہنو صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویسی کا اونکی نام تہا منشی مینڈو لال زار کے شاگرد اور نواب آصف الدولہ بہادر کے نایب راجہ جہاو لال کی داماد تہی عربی اور فارسی مین عالم و فاضل اور اردو و فارسی صاحب دیوان اور اوستادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہمعصر تہے ۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کیا چلے آگی تری کبک دری کا منہ کیا
لب رنگین کی مقابل ہوتی سر یار کبہی
لے نہ ہر آن جگر کی جبری کا منہ کیا
جب وہ داغ دیکہتا ہون مین سینہ مین جا دلیا
وہ چشم و زلف آفت جان ہین بلا دل
ہم تنگ ہین بہت طپش دل کی ہاتہ سے
دل ہے براہ الفت و الفت برائے دل
میری منہ مین تو اوسکی نام سی پانی بہر آتا ہے

کوئی معشوق ہی اس پردۂ زنگار مین
شکر و تل ہین تری لعل لب و خال سیاہ
لعل یاقوت عقیق جگری کا منہ کیا
خوبصورت جو تہا حور کو سمجہا ہے صفا
بے اختیار منہ سی نکلتا ہی ہای دل
صورت تمہاری دیکہتی ہین لیکن ہم مدد
وہ نہ تم کو کہی دلیہ تو آرام پاے دل
دیکہا صفا نہ سحر مین اوس سے سوا غم
مزہ ایسا ہی کیا اوس بوسۂ چاہ زنخدان

سامنی تیری جو ہو حور و پری کا منہ کیا
انکی ہم ذائقہ ہو تل شکر کا منہ کیا
تاب غفلت ہی جو ہو حال سی تیر غافل
تو نی دیکہا نہین اوس شکر پر کا منہ کیا
کیونکر نہ اوس سے جان ڈرے دل کو خوف ہو
حاصل ہی مثل آئینہ ہمکو صفا دل
کیونکر نہ ہم ستونکی تکین چاہین ناصحا
کوئی نہین ایسی دل کا آشنائے دل
میری رقیبی دل اوسکا تو کچہ باب نہ تہا

میری حق مین بیرار دنا تو یہ یاران حرت ہے	کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت انسان پر	فعل بد تو انسے ہون لعنت کرین شیطان پر

صغیر تخلص پنڈت کشمیری ناتہہ دہلوی ہین جوالانا تہہ مولد لدہیانہ مسکن دہلی۔

کچھ اثر تو بیقراری کا مقرر ہوگیا	سو ابین شب نہ مچا یا میرے گھر ہوگیا	کس توقع پہ چلین کوی جانا نکو صغیر	لوگ کہتے ہین کہ بیدار یہ دن ہوگیا

صمیم تخلص زبدہ فقرای حقیقت شناس ساد ہو تلسی داس اپنے وقت کی بہت کامل شخص تہی مرزا قادربخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن مین لکہتے ہین کہ وہ آزاد مزاج لا ابالی وضع تلسی داس صحبت ارباب دنیا سے تنفر اور ملازمت فقرای صافی نہاد سے مسرور تہا طب ہندی مین ماہر اور مجربات بیدک کی وسیلے سے اکثر امراض مزمنہ کی ازالہ پر قادر تہا خصوصًا فلزات کی کشتونکی استعمال مین مہارت تمام اور علاج جذام و وجع مفاصل وغیرہ کی تدبیر مین قدرت مالاکلام رکہتا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت اگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی پوتہیون سی آشنا صاحب ستار بجانے مین ہوش بسر سے اور جان تن سے نکال لیتا تہا مین نے اوس کی نغمہ دلنواز کو اپنے کانون سے سنا ہے اور اس کیفیت سی حظ دلخواہ اوٹہایا ہے گاہ گاہ ریختہ کیطرف بہی التفات کرتا تہا چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔

بہولی بہولی تری صورت سے پڑے ہی ہو کہ مین	تو تو عیارون کا عیار ستمگر نکلا	

ضبط تخلص کنہیالال خلف موہن لال متوطن مرادآباد قوم کایتہہ بہٹ ناگر متعدد اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین عہدہ ہای جلیلہ پر مامور رہے بالآخر سررشتہ داری کلکٹری فرخ آباد سی بہ نیکنامی تمام علیحدہ ہوکر اب خانہ نشین ہین اور پچہتر روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہین اونکے والد منشی موہن لال تخمینًا ۲۳ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہکر سررشتہ داری فوجداری ضلع بدایون سے بوجہ لحوق چند در چند کے مستعفی ہوی اور ۲۴ برس خانہ نشین رہکر بگر اسے عالم بقا ہوسے اور خانہ نشینی کے عہد مین بسطرح نیکنام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام رہے یہ کلام حضرت ضبط کا اونکی بہائی ربط نے جنابِ مخدومی منشی اندرمن صاحب کے ذریعہ سے تذکرہ میں درج ہونیکیلیے بہیجا تہا اشعار اونکے بیشک مزہ دار ہوتے ہین۔

وہ کوٹہی پر چڑہے جو چشم بد دور
ہین ایسے ہی تو آپ کی جور و جفا پسند
غیرون سے ارتباط جو تمکو ہوا پسند
لیلے کا کوچہ چہوڑ کی صحرا کیا پسند
آنکی رقیبون سی یہہ حال کہل گیا
کرلے ہین اوسکی سکر اقرار پسند
ہون مرد کا م تجہ دنیا کی ذر سی کیا

اوتارا چاند کو سب کی نظر سے
اوس شکر جور کا جسے کوچہ ہوا پسند
کرینگے ہم بہی اور کوی دلربا پسند
خلوت سی یہ عرصہ ہی نہ ہو مخبر یار کا
اللہ کو غم و رنجون کا ہوا پسند
کیا مال و زر ہی جان بہی دیدین ہم الم
نامرد ہے وہ آسکے جسے یہ طلا پسند

کہتے ہو کہ نہ غیر کے ناز و ادا پسند
باغ ارم کی اوسکو نہ آئے فضا پسند
ای قیس اقتضای محبت تو یہہ نہ تہا
کیونکر شب وصال ہو دلکو حیا پسند
آنے سے میرے خوش ہی بتا اپنی دا ستے
نا آشنا پسند ہو آشنا پسند
شادی کے کام ہی نہ ہو کار عیش سے

کبھی کو کھینچتے ہیں گرچہ جام | پر غسل صحت دیتا ہے انکا جام
جو سجدہ نہیں کرتی خدا کو جاے | یاں سر کو جھکا دیتے ہیں با عجز تمام

طامع تخلص لالہ ہندو لال حیدرآباد کی معزز ہندو سے ہیں اور حافظ شمس الدین فیض کی شاگرد ہیں شعرا و تکاملتی درگا پرشاد نادر کے تذکرہ نادر الافکار سے درج ہوا۔

مت پوچھ کچھ حساب تہی بخشدے مجھے | مجرم تو ہون پر عفو اسرار غریب ہیں

طاہر تخلص بابو پنچاب کی خلف منشی جھمکن لال مرحوم زمیندار ضلع ترہت متوطن موضع کٹھون پرگنہ پرن ضلع ندکور دیوان سرکار راجہ درگا پرشاد صاحب متخلص بہ شاد وارث جاہداد مہاراجہ رام نراین بہادر موزون تخلص صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ

آج کیا ہے کہ پریشانی ہے چہرہ پہ غبار | کیون سر اسر پہ نظر آتی ہیں اب گیسو
بال کہولی نہ لیا نام تم آؤ ہرگز | کہیں سنجائیں نہ اڑ جائیں گو شہر گیسو

طاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔

بار منت سی بہلا کسکا ہے ہمیں سجا | کسکے سیر رہیں احسان تہاہا دہلی
رشک طالی قد دلجو کی اور خورشید | جاہ تو تہا ہم ابروی بتان دہلی

طرب تخلص گردہاری لال انجہانی باشندہ امروہہ شاگرد قایم صاحب سراپا سخن نی انکا تخلص طراز غلط لکھا ہے

تو سلجہا تا نہ کو رہا ہے تو لفظ تیر | بیٹھ کو پیچ پڑا ہی معاملہ دل کا
آہ او شوخ نی احوال تو پوچھا گر | لوچکا روٹھ چکا بیٹھ بہا دل دیکھا

طرب تخلص منشی گوپال سہائی پر پنڈت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتحگڈہ۔

سوتی لقسیر کی نہ جگایا حضور نی | آئی نہ ایک رات میری خوابگاہ مین

طرب تخلص موتی لال قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر جو اپنی اوستاد کی طرز بیانی مین اہتمام بلکہ قدرت تمام رکھتی تہی

ہتین گوندھی ہی جو ٹی دست مشاطہ کی جانا کی | یہ شکلین باندہ لی ہین کی سی وزد دین ایما کی

طرب تخلص دیوی لال برادرزادہ حقیقی راجہ کنول نین قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد شاگرد شاہ نصیر سخن سنجی مین قدیم شاگرد تہی مکان شاہ نصیر مین بلا کسی قوی ضرورت کی کبھی ایسا اتفاق ہوا کہ شب مشاعرہ کو سخنوران شیرین کلام کی ساتہہ ہم ترانہ ہوئی ہون یہ اشعار اونکی دیوان سی منتخب ہو کر جو تذکرہ گلستان سخن مین درج ہوئی تہی یہان نقل کیے گئے۔

مین کیا تمہاری کوچہ مین دکہ کر اوٹھا | یا کرو قتل تو جھگڑا ہی یہ چکجائے
جو بجل نقش پا بیٹھا سو مشکل اوٹھا | ہر رو فرکا تو جورو ستم اوٹھا نہیں سکتا
جو گرا آنکھ ولی پہر تو نہیں ہے بلند | رند مینا وہی و ساقی و مطرب طرب ہی
کسنے دیکھا ہے کہ اشک آنکھ ولی پہر گرکر اوٹھا | کیا مزا اٹھا جو میرا پاس و دلبر ہوتا

تیری مجنون کی گلی مین نالہ آہن گداز | انکر انکا تو پائی طوق گردن ہو گیا

طرب تخلص جہتو لال شاگرد رشید ناسخ اور مرثیہ گوئی مین تلمیذ میان دلگیر باشندہ لکھنؤ جاے شہرت سے محتاج بیان نہیں۔

طراز تخلص لالہ کنج بہاری لال عرف راجہ خلف رای رام دین شاگرد رشید لالہ بینی دہر ہمت مولد و مسکن انکا لکھنؤ۔

آج کہیں اہل دل سے یہ کیونکر گیسو | ایسی کمر اونکی ہی بل کر کی گئے
موہو لستی بلین گوندہی اونکی سر گیسو | بڑہ کی آجاتی ہیں جب اونکی کمر گیسو
شو خمین عہد کی العدو سفر نا اونکا | دیکہتی طرز جو ہوا اونکی چکسا لو نہر
آئینہ لیکی بنا یا کہی شب کیسو | آگے پہر ی وہ سو تی ہیں مقرر گیسو

رات گہرا وسکو دی تہی مین کہین جلنی کی جگہ خیر اسکا تو گرو اسکو جلا دو تو نہین	تا رہا ہی نگہہ اہل نظر کی بیتی خط عاشق کی جو آئی تہی ملکر بیتی	یہ تماشا تہا کہ رو رو شمع جل جل بیٹھا شمع کی مجکو ضرورت نہین اللہ نہ ہیر	آ نسی آئی لیے وہ ہر کو دہن کی بجی میری رونق ہی ایک مسافر کجکیر

عابد تخلص منشی دیبی دیال وکیل کایتہ سکسینہ کہری رئیس قنوج ایک نامی گرامی خاندان کی چشم وچراغ ہین اونکے بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہین اور اوسی عہد سے شمس آباد ضلع فرخ آباد مین سکونت ہوئی رای بہاگمل اسم بامسمی یعنی بڑے صاحب اقبال ہوی اونہون نے اپنی عمدہ خدمتون کے صلہ مین شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب و علاقہ جاگیر حاصل کیا ۱۰۹۱ ہجری سے قنوج وطن ہوا اونکے اس خاندان کی ایک شاخ نے لکہنو مین نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج مین رہی اوسمین رائے سدہ رام اسم بامسمی یعنی بہت مشہور شخص ہوے اونکو بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب پانصدی ذات عطا فرمایا تہا بعد وفات اونکی اونکے صاحبزادے رای بہال رای نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ اودہ مین آئے اور کل سوارون کے داغ تصحیح کا عہدہ اونکو ملا جو دو تین پشت تک برابر بحال رہا اونکی پوتون مین سے ایک تحلیس رای تہے جنہون نے اپنی حسن لیاقت اور کارگذاری سے نواب سعادت علیخان بہادر کی مزاج مین رسوخ اور دخل تمام حاصل کرکے بخشی کل کا عہدہ پایا اور موضع سہجور اضلاع اناو اور قنوج مین دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ صرف کرکے باغ سرائے اور مندر اپنے یادگار چہوڑے اونکی صاحبزادے رای بسنت رای تہے وہ اپنی باپ سے بڑہکر لائق ہوی اور لکہنو کی بادشاہ محمد علیشاہ نے اونکی خیر خواہیون سے خوش ہوکر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک اچہت سنگہ مستحکم جنگ خطاب بخشی گری کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت مین بہت سا دخل اور اختیار اونکو بخشا اور بارہا بہاری بہاری خلعت او رسرو پا عطا فرمایا یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تہے اور برادر پروری مین اپنے وقت کی حاتم چنانچہ بہت کایتہ صاحبان انکی بدولت سرکار مین نوکر ہوی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قومونکی لائق اشخاص بہی اونکی دستگیری و مربی گری سے محروم نرہے اونہون نے لکہنو سے پانچ کوس ادہر تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرائے اور مندر بہاری جی مہادیوجی ۱۲۵۸ ہجری مین بمقام گنگا گنج پرگنہ قنوج متصل گنگاجی مندر مہادیوجی اور دیوی جی اور باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکہہ تیس ہزار تیار کرائے جو اب تک موجود و بالیٹ جی کے نام سے مشہور رہے اونکا انتقال سمت ۱۹۱۰ مین بمقام کاشی جی ہوا جہان وہ قصداً آخر وقت مین تشریف لیگئے تہے یہ حضرت شاعر تہے اور دائم تخلص کرتے تہے صاحب دیوان گذرے مگر انکا کلام ہمکو نہین ملا ورنہ تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین درج کیا جاتا عابد اونکی پوتے ہین اور اونہون نے وقت کا اقتضا دیکہکر پیشہ وکالت اختیار کرلیا ہے شعر بہی کہتے ہین چنانچہ مین نے شلوک ریت

ما ما تم پارتہی ما ما تم ہستم ما ما تم بر دوس جہا تم سو ار ما نا تم . و دراکش ما ما تم کا شی ما ما تم ستر پنے دری او ترشت الیسی

یہ نوادرو نظم لوتہیان اونکی دیکہی ہین جنسے اونکا عقیدہ شلوک مین ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہ ہے

اون سے ملاقات ہوئی تھی بہت باوضع اور مہذب شخص ہین اور چند کتابین تصنیف کرچکے ہین شعر بہت عرصہ سے کہتے ہین

دل لگانا کیا کسی پر دکھانے سہل ہے … تیر کہانا ہی جگر پر ابروے خمدار کا
خوش دا سیکہ وہ دمنکو چٹکیان چلا … دل بہی آگئی ٹھوکرین کہانیکو ہر گیا

عاشق تخلص سمپت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنسی دہر رئیس خیرآبادی یہ شعر اونکا رسالہ پیام یار نمبر ۲ مطبوعہ ۸۵ء سے لیا گیا

اک نظر اور بہی اوس شوخ کا منہ دکہلاؤ … مجھسے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری

عاشق تخلص پنڈت شام نراین بن پنڈت رام نراین قوم کشمیری متوطن دہلی۔

جو بات بات پہ روٹھی علاج کیا اوسکا … کہانتلک اوسے ہر روز ہم منا دین گے

عاشق تخلص منشی عجائب رائے۔

جس کی غیرون سے لڑ رہی ہی نگاہ … ہمکو اوسکی کٹار نے مارا

عاشق تخلص پنڈت دیا رام سابق صدر الصدور بنارس خلف پنڈت روپ چند متوطن دہلی۔

عاشق اگرچہ یار نہین تجھسے بولتا … بول اوس سے جس طرح بنے پیچھا چہاڑ کر

عاشق تخلص سدا سکھ انجہانی اور حال معلوم نہین۔

شام سے تا صبح عاشق پس بقول میر آہ … تجکو بالین پر دیکہا کہولی سو سو بار چشم

عاشق تخلص راجہ منشی بانکی بہاری مقیم فرخ آباد شاگرد مولوی غیاث الدین رامپوری۔

لگی ہے جب سی کہ تاک اپنی دختر زر پر … مدام میکدہ کا ہم خیال رکہتے ہین

عاشق تخلص منشی بہولا ناتھ پنڈت ولد راجہ گوپی ناتھ دیوان سرکار محمد الدولہ۔

اس تشنگی سے آنکہون سے تنہیں ہی خون ہی گرم … غیر کی بغلین تیغ میر جان ہی گرم
خانہ دشمن کیون کیجیے اولار کچھو … قیس نے ان سر اسر نظر آیا نہکو۔

عاشق تخلص رام سکھ قوم کہتری پہلے غلام حسین تجلی کے شاگرد تھے اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوے۔

حیرت زدہ مین دیکہوں ہون لعل اوسکو صنم … تصویر جیسے دیکہے تصویر کی طرف

عاشق بہادر تخلص منشی کرم محمد شید صاحب ہرستی سیالکوٹی ایک شعر اونکا گلدستہ شعر امیر ٹھ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۶ء سے درج ہوا

لگانا ہے تو کیون جرا م ہم پیر زخم تیر … ابھی یہ داغ کوئی نئی یادگاری ہین

عاشق تخلص نونگر سنگھ جو اوستاد سید اکرام علی توانا سکنہ فتحپور ہسوا کی تہے مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا

عاشق تخلص پنڈت کنہیا لال کرد ہلوی انکی والد پنڈت ٹھاکر داس مدرس اول مدرسہ شاستری شہر ندکور مین

تھے اور یہ خود بہی اکثر عہدہ ہاے سرکاری کا سرانجام کر چکے اب ملازم سرکار راجہ مادہو سنگھ بہادر رئیس گڈھ امیٹھی ضلع سلطانپور کے ہین اور ابتک حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین۔ دیوان عاشق۔ باغ عاشق مثنوی گل صنوبر چہ کرد بحر العروض سالکہو کو بمکہ بحر العروض مطول۔ ترجمہ کتب عہد نامجات۔ سر گزشت تاریخ بغاوت ہند۔ ایمین سے چند کتابین

اونکی ہیجی ہوی میری دیکھنے مین بھی آئی ہین اور بیشک عمدہ ہین یہ صاحب بہت با مروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہین اور بندہ سے خط و کتابت ہے یہ چند اشعار اونکے دیوان سے منتخب ہوے -

بنانا سنگ مقناطیس سے تعویذ منکا
ہمارے سنگدل کا دل اگر ہو موم تو جانیں
کون کہتا ہے کہ ہی نکلا وہ بنا مشکل
رشک مسیح کو میرے لاؤ تو لا ہو نہ تاب
عشق مین چاک گریبان فقط یہ نہیں
ابھی پہنتا ہوں بتا دو مجھے یہ مقنع سو
رنگین آئی یان جو کہا یا تو ملکے
وقت کی تیرہ شب مین عالم ہی ماہ کا

بنا ہے دل مرے دلدار سنگین دل کا آہن کا
کیا داد و دمتی کیا اگر موم آہن کا
عشقین ہی تو مشکل کو بھی آسان کیا
خیال ہی دوستو جاؤ تو جیا ہو بتاب
کھلتا نہیں ہے لیکن چاک گریبان ج
سر رسم نالہ ہی یان پا کوئی نکالا ج
جلتے تھے نا کسی نو سفید و سیاہ سبز
جیسا ہو جھلملاتا کوئی ورکا چراغ

گرفتار دو روزہ ہو ہمین اکیا جتنے
فلک سے آہ کی ہی ہم نے جیسی تھی بتانے
نفی اثبات ہے تو پیدا جو ہو کر نکلم او
ہی شب وصل مین یار بھی چراغ سب
واہ رے چرخ ستمگر جو ہو وعدہ صبح
نہ کیونکہ توڑین بت حجرہ دل کا عشق
ہے تجھ تقدیس سے تشبیہ چشم محبوبان
صبر سکندر رومی ہے جبین اپنا

طریق نالہ آتا ہی مجھی طرز شیون کا
زمین سے چشم گریان سے آسمان تک جاتی نکا
تمہارے اسم کو مین سمجھا ہے مطلب تم ہر کا
بیان کہا نکو تھی سحر مین فی آن شب
دامن صبح کو نہ لگا بگریبان شب
کرکا فرو مین ہی خانہ خدا کا رواج
عجیب نصیب مین تیرے ہی وہ ور کمر
آئینہ سی ہو انداز اواسی وقت

عاشق تخلص مہاراجہ کلیان سنگھہ خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد قوم کایتہ سکینہ اپنے زمانہ کی مشہور و نامی رئیسون سی تہے اور اونکی والد ماجد مہاراجہ مہتاب رای بہی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم ثانی تہے اونکی سوانح عمری بہت کچہہ تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان مین درج ہین ازانجملہ کسیقدر یہان بہی بنظر یادگاری تاریخ سیر المتاخرین سی اونکا ذکر بطور اختصار کی لکہا جاتا ہے اور وہ یہہ ہی کہ اول یہ حضرت دہلی مین امیر الامرا صمصام الدولہ کے کسی غلام کی یہان محرر تہی پہر رفتہ رفتہ اپنی رشد اور کاروانی سے امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کے مدار المہام ہوے اور جب شاہجہان آباد کی امیرون کا حال ابتر ہوا تو حسن سعی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعداری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین گئے وہان نواب ناظم بنگال کیطرف سے مہاراجہ رام نراین صاحب صوبہ تہے اوہون نے اونکو دخل ہنین دیا تب یہ کلکتہ جاکر کرنیل کلایو صاحب سے ملے اور اونکو تحف و ہدایا سے خوش کرکے اپنی کام پر قایم ہوگئے اور پہر سلیقہ اور حسن رسائی سے مہاراجہ رام نراین کو بہی خوش کر لیا اور اپنی بات بہی بنالی کچہہ عرصہ بعد جناب شاہ عالم بادشاہ نے بہار کی اوپر لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نراین کو عظیم آباد مین گہیرا اوسوقت مہاراجہ مہتاب رای بہی کہ اوسوقت خطاب راو سے متقرر تہے لشکر شاہی مین شامل تہے مگر محمد جعفر خان نواب ناظم مرشد آباد کے بیٹے میرن نے انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جب پہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن کی وہان سے بہی اوسکو ناکام لوٹایا تب بادشاہ نے پہر عظیم آباد پٹنہ کو آگہیرا او مہتاب رای کو پچہلی شکست کی نہایت شرم اور غیرت تہی وہ اس دفعہ نہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تہی اور اپنے خاصہ تفنگچیونکو آگے بہیج بہیجکر جنگ کرتے تہے لیکن کپتان نکس نے بردوان سے کئی کمپنیان تلنگہ اور گورہ کی لاکر پہر بادشاہ کی لشکر کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندر سنگہہ اور بہرت سنگہہ کی ملک مین قیام کیا اب خادم حسین خان نام ایک شخص نے بار ہزار فوج

عظیم آباد کے اوپر چڑہائی کی کپتان نکس پہر عظیم آباد کے بچانیکو آیا چونکہ راجہ شتاب رای انگریزونکی دوستی اور اپنی بہادری کا بہت
کچھہ دم مارا کرتے تھے اور دو سو سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک اونکی ہمراہ تھے اسلیے کپتان نے اونکو رفاقت کی تکلیف دی
راو نے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ مین تیار ہون جب آپ سوار ہونگے ساتھہ چلونگا وہان کی آدمیون نے
راو موصوف سے ہر چند کہا کہ آپ بولانے ہوگئے ہین جو اس انگریز کے ساتھہ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہہ
خود دو تین سو سوار سے زیادہ اپنے پاس نہین رکھتا مگر کچھہ نہین سنا اور کپتان مذکور کے ساتھہ لڑائی پر گئے کپتان نے اپنی
حسن تدبیر اور سپہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچھہ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب آیا اوس موقع پر وہ شجاعت
اور بہادری راو شتاب رای اور اونکی آدمیون سے ظہور مین آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد جب کہ اپنے دوستون اور افسرونسے
ملتا تھا دیر تک صاف ثابت قدمی علو ہمتی اور شجاعت ذاتی راو موصوف کی بیان کرتا تھا فی الجملہ اس لڑائی سے
راو موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزونکی دلمین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمہ مین اونکا بہت سا لحاظ اور
ملاحظہ رکہتے تھے بعدہ میجر کرنیک نے حملہ کرکے بادشاہ کو شکست دی اور پہر راو شتاب رای کو واسطے قرارداد صلح اور
ملاقات کی بادشاہ کی پاس بہیجا مگر بادشاہ نے اپنے کوتہ اندیش خیر خواہونکی صلاح سے صلح قبول نکی اور راو کو
صاف جواب دیا جب وہ وہان سے لوٹنے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحہ کو خود چاہینگے اور اوسوقت ایسا
موقع اور مفاد حاصل نہوگا کیونکہ ابتو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہین جسطرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی
عہد و پیمانکی شرطین مقرر ہوجاوینگی اور جب خود بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اوسوقت ظاہر ہے کہ کیا فائدہ
ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ چندروز بعد ہی بادشاہ نے راو شتاب رای کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اونہون نے
جاکر انگریزونکو اطلاع دی میجر کرنیک جاکر خود بادشاہ کو عظیم آباد مین لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کراکر
۲۴ لاکھہ روپیہ سالانہ بابت خراج تینون صوبہ کی اوسکی اوپر مقرر کئی اس اثنا مین احمد شاہ ابدالی مرہٹونکا استیصال کرکے
ہندوستان کی سلطنت شاہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کر گیا اور وہ حسب الطلب نواب شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد
سے ہندوستانکو روانہ ہوگئے اور راو شتاب رای بدستور اپنے کام پر عظیم آباد مین رہے بعدہ نواب قاسم علی نے کونسل کلکتہ
سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نراین کو محاسبہ کے بہانہ سے گرفتار کیا اور راو شتاب رای کی اوپر بہی تحصیلات شدید تعین
کرکے بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راو صاحب لڑنے اور مرنے پر مستعد ہو بیٹھے اور کہلا بہیجا کہ
اسقدر سختی گیری سے مجکو اپنی جان دینے سے دریغ نہین ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور
حسن لیاقت راو صاحب کی اونکو قاسم خانکی شر سے بچاکر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ مین منزل بمنزل بہادر
نواب شجاع الدولہ کے پاس جا رہے کچھہ عرصہ بعد ہی [illegible] ہجری مین قاسم خان انگریزون سے شکست کہا کر بہاگ
کے بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس مین آیا شجاع الدولہ نے راو صاحب کو بہی اوسکی پاس سوال جواب

کیلیے بہیجا بعد درستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس بالاتفاق بندیلونکو سرکرکے انگریزون سی لڑنیکو گئے اور بکسر مین انگریزی قواعددان فوجکی برقندازی سی شکست کہاکر واپس آئے اوسوقت بادشاہ تو انگریزون سے ملگیا اور وزیر پہر دوودفعہ مرہٹون وغیرہ کی مدد سے انگریزونکی مقابل ہوکر لڑا اور ہر بار لڑائی ہار کر واپس گیا اس اثنا مین راجہ شتاب رای انگریزونکی پاس تہی بینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحت طرفین کے سعی کرتے تہے نواب وہیلونکی ملک مین فوج جمع کرتا تہا اور راجہ کو لکہا تہا کہ یہان تومین سامان جنگ کرتا ہون اور وہان آپ انگریزون سی سازش رکہین تاکہ دونو صوبون (یعنے اودہ والہ آباد) مین بدستور اپکا عمل سے اسپر راجہ لی راجہ شتاب رای کو لکہکر اپنی خواہش حکام انگریز سے ملنے کی ظاہر کی اور راجہ صاحب نے میجر کرنیگ کی منظوری لیکر بعزت تمام راجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور بشرط حاضر رہنی کی اونکو اختیار حل وعقد صوبہ اودہ کا دلادیا مگر کچہہ عرصہ بعد جب راجہ نے سنا کہ نواب زیر فوج لیکر انگریزونسی لڑنے آتا ہے تو جسطرح ہوسکا لکہنو پہونچکر اوس سے جا ملے اسپر راجہ شتاب رای نے میجر کرنیگ سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور مین اوسکا ضامن تہا اگر اس مقدمہ مین صاحبان کونسل آپ سے جواب پوچہین تومین حاضر ہون جوابدہی کرونگا اور آپ کی اوپر کچہہ الزام نآنی دونگا صاحب راجہ کی صفائی سے بہت خوش ہوے راقم کی اس سے کچہہ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگہہ کو بہی انگریزونسی ملاکر اوسکی دلالت سی چنار کا قلعہ انگریزونکو فتح کرادیا تہا اور چونکہ اب راجہ بینی بہادر کے چلے جانے سے انگریزونکو شجاع الدولہ کی ملک کا بندوبست کرنا ضرور ہوگیا تہا اسلئے انگریزون نے راجہ شتاب رای کو بہی اوسکا اختیار دیکر بہیجا اور راجہ صاحب نے راجہ بلونت سنگہہ کی اعانت سے دونون صوبونمین جابجا عامل اور حاکم مقرر کرکے بخوبی اپنا عمل کرلیا گو کہ وہان بچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوسکے باپ کی جمی ہوی عملداری تہی مورخ لکہتا ہے کہ یہ اولی کارگزاری اونکی تہی بعدہ نواح کوڑہ مین پہر انگریز اور وزیر کا مقابلہ ہوا اور پہر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹون کو نصیب ہوی اس معرکہ مین یکدفعہ راجہ شتاب رای تہوڑے آدمیونسے مرہٹونمین گہر گئے تہے قریب تہا کہ مارے جائین اوسوقت اونہونے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتہہ سے خوب ہتیار چلائے اور اوس معرکہ مین اپنی آبرو رکہہ لی آخر انگریزی فوج اونکی مدد کو پہونچی مورخ لکہتا ہے حق آنست کہ راجہ شتاب رای اکثر صفات حمیدہ داشت ودرمعاصران متفرد بود اب یہ پہلے وزیر کی معاون ہوی اور احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو انگریزونکی ساتہہ صلح کرلینے کی صلاح دیکر انگریزون سی ملا اور راجہ شتاب رای طرفین کے سفیر ہوی اگرچہ وہ دونو کو ہی راضی رکہنا چاہتی تہے لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال اونکو زیادہ تر تہا کیونکہ پہلی راجہ بینی بہادر کی ساتہہ اونکی سرکار مین ملازم رہ چکی تہے اور اسوجہ سی دوست اور دشمن نے اونکو تحسین وآفرین کی آخرش صلح ہوکر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ بچاس لاکہہ روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ مین اوسکا عمل رہے اور شاہعالم بادشاہ الہ آباد مین رہین اور راجہ بلونت سنگہہ انگریز کی حمایت مین وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ کو گئے مگر راجہ شتاب رای کی خدمت تینون فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزون نے ہی منظور رکہی اور تینون ہی ہر باب مین اونسی صلاح لیتے تہے اور اونکی وسیلے سی کام کیا کرتے

بلکہ وزیر نے جو رقوم جواہر بعوض فوج جنیح انگریزونکی پاس رہن کی اوسمین بہی راوصاحب کی معرفت تہی اور چنار کا قلعہ بہی اونکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بہی بنظر مصلحت وقت ایک لاکہہ اور کئی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح عظیم گڈہ وجونپور مین اونکو دی اور انگریزون نے بہی بہت کچہہ رعایت اور تواضع اونکی کی خصوص میجر کرنیاک جو اوسوقت سپہ سالار انگریزی فوجکی تہے اور اونکو مثل مہاراجہ رام نراین کے نائب ناظم صوبہ بہار کا کیا ۔ کچہہ عرصہ بعد لارڈ کلایو نے کلکتہ سے الہ آباد مین آکر بادشاہ سے تینون صوبہ بنگالہ بہار اور اوڈیسہ کی دیوانی کمپنی کیواسطے حاصل کی اور چوبیس لاکہہ روپیہ خراجکا بادشاہ کیلئے اون صوبونکی اوپر مقرر ہوا اوس عہد پیمان مین بہی راو شتاب راے اور مہاراجہ رام نراین کے بہائی دہیرج نراین شریک تہی لارڈ کا یہ ارادہ تہا کہ راو شتاب رای کو معزول کرکے اونکی جگہہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن بہ نظر حسن سلیقہ وطلاقت لسان کہنہ رسی اور حقوق دیرینہ خدمتونکی ایسے حقدار کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ منظور نظر کرکے مرزا کاظم کو جواب دیدیا اوسوقت راجہ دہیرج نراین نے بنظر اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لارڈ صاحب نے کلکتہ مین جاکر فرمان نیابت صوبہ کا تو دہیرج نراین کے نام بہیجدیا اور راجہ شتاب رای کو بنظر اونکی لیاقتونکی اپنے پاس بلوالیا وہ بڑے کروفر کے ساتہہ کلکتہ کو گئے اور وہان ایک سخت بیماری اونکو لاحق ہوی لارڈ صاحب نے ایک ڈاکٹر کو اونکی معالجہ کیلئے مامور فرمایا ڈاکٹر نے وہ اعجاز عیسوی دکہلائی کہ تہوڑی دنونمین وہ مرض مہلک زایل ہوگیا اور راو نے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دیے بعد شفا پانیکے خطاب مہاراجگی وبہادری اضافہ منصب پنجہزاری سے مشرف ہوی پانچہزار روپیہ کا ماہانہ ذاتی علاوہ اون جاگیرونکے جو عظیم آباد مین تہین اور پچیس[۲۵] ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دہیرج نراین وصاحبان کوٹہی عظیم آباد کے شاملات مین کام کرنے اور تینون صوبونکے ناظم سیف الدولہ کی مہر پاس رکہنے کے منصب ترقی ہوئی اور جب مہاراجہ مہتاب رای پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معزز ومحترم ہوکر عظیم آباد مین واپس آئے تو راجہ دہیرج نراین اونکی شراکت سے دل تنگ ہوے اور مہاراجہ نے بنظر امانت ودانائی واسطے انصرام معاملات وانفصال مقدمات کے ایک ایسے مقام کی خاص کرنیکی فکر کرکے کہ جو نہ تو اونکا گہر ہوا ورنہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تجویز کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحبان کلانکو وقت مقررہ پر وہان آکر کرسی پر اجلاس کرے اور کرسی کے روبرو ایک ٹہی لمبی چوڑی مسند بچہائی جاوے کہ اوسپر ایکطرف تو راجہ بیٹہے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دونون پشت تکیے دونوں کے پیچہے رکہتے تہے اور سارے کاغذ دونونکی دستخط سے مزین ہوکر جاری ہوتے تہے مگر دونونمین اتفاق نہ تہا مہاراجہ کارسازی وحسن سوخنی راجہ سے ممتاز تہے اور راجہ برعکس اسکے لہذا لارڈ صاحب نے اس نااتفاقی کو ناپسند کرکے راجہ کو معزول کردیا مہاراجہ اکیلے نائب عظیم آباد رہے ۔

ماہ محرم سنہ ۱۱۷۹ ہجری مین لارڈ کلایو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب رای کے مقام چہپرا مین نزول کرکے شجاع الدولہ سے ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس کی صفائی حسب مرضی شجاع الدولہ سے کرادی مہاراجہ شتاب رای نے نیابت صوبہ بہار مین وہ اقتدار بہم پہونچایا کہ عظیم آباد کی کوٹہی کا بڑا صاحب کوئی کام بغیر اونکی صلاح کے نہین کرتا تہا اور صاحبان

کونسل کلکتہ بھی اونکی اوپر اعتماد کلی رکھتے تھے ۔ کچھہ عرصہ بعد مہاراجہ شتاب رائے نے بادشاہ وانیسے واسطے خطاب
ممتاز الملک مہاراجہ شتاب رائے بہادر منصور جنگ کا اور ماہی مراتب منگوایا اور منزل عیشون کی آرام اور احتشام کے
ساتھہ رہنے لگے اس عرصہ مین انگریزون نے طریقہ ملکداری اور کاغذات دیوانی دفتر تحصیل وغیرہ مروجہ ملک ہندوستان سے
واقفیت حاصل کرکے واسطے انسداد خیانت وتعدی اعمال حکام معینہ کے تینون صوبون کو چھہ ضلعون مین
منقسم کیا اور ہر ضلع مین علحدہ کونسل مقرر کرکے ہندوستانیونکو بڑے بڑے عہدون سے معزول کردیا لیکن مہاراجہ
شتاب رائے بدستور عظیم آباد مین نائب رہے گو تین انگریز اونکی کام مین شامل ہوگئے اور جبتک ان چارون کی رای کا
اتفاق نہوجاتا تھا کوئی حکم صادر نہوتا تھا مگر بعد ایکمدت کی جب انگریزینونکی جگہہ آئے تو اونکی اور مہاراجہ کے
درمیان صحبت برآ نہوئی اور اونہون نے بہت چاہا کہ مہاراجہ کو علحدہ کردین لیکن مہاراجہ کی پختہ مغزی ہوشیاری
حسن تقریر اور خوض وتامل کے ساتھہ کام کرنے اور کسی خیانت مین آلودہ نہونے سے اونکا ارادہ تمام نہوا بلکہ اونہون
نے ممنون احسان اور مستفید اخلاق ہوکر صفائی کرلی مگر چار پانچ برس بعد انگریزون نے ہندوستانیونکی شرکت
اپنی کاروبار مین مناسب دیکھہ کر مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک حیلہ نکالا اور صاحبکلان کوٹھی عظیم آباد کو لکھہ کر
مہاراجہ کو حراست مین کلکتہ بلوایا وہان مہاراجہ نے حسن تقریر اور فہم وفراست سے ایسا سوال وجواب کیا کہ کوئی قصور
اونکی ذمہ لاحق نہین ہوا اور صاحبان انگریز خصوص مسٹر ہسٹنگ بہادر گورنر جنرل نے اونکو بعد عذرخواہی دلاسا دیکے
بکمال جاہ واحتشام روانہ عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلاے گرفتاری اور قید فرنگ سے نجات پاکر عظیم آباد مین آئے
گو صاحبان انگریز بہادر نے اوسوقت اونکو خلاع فاخرہ اور فیل وجواہر عنایت کرکے بہت سی استمالت کی تھی
لیکن مہاراجہ گھر پہونچنے کے بعد نہایت گلہمند اور شاکی تھے اور مورخ لکھتا ہے کہ بیشک حق بجانب خود دانست کہ
باوجودیکہ حسن خدمتہاے ایشان خفت بتوسط مہاراجہ دید آخر اسی غم وغصہ سے مرض اسہال مین مبتلا ہوے اور مدت تک
علاج اور معالجہ یونانی حکیمون اور انگریزی ڈاکٹرونکا کرتے رہے مگر کچھہ فایدہ نہوا اوسی اثنا مین لارڈ ہیسٹنگ
صاحب نے کلکتہ سے عظیم آباد پہونچکر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور صفائی راجہ
چیت سنگھہ والی بنارس کے ساتھہ چلنے کیلیے فرمایا لیکن مہاراجہ نے بیماری کا عذر کیا اور بعد کوچ نواب گورنر جنرل بہادر
کے ماہ جمادی الثانی ۱۱۸۷ ہجری مین اونکا انتقال ہوگیا ۔

مہاراجہ کے اس مختصر سوانح عمری سے واضح رائے ناظرین ہوگا کہ وہ صرف اپنی حسن لیاقت اور شایستہ
کاروائی ونیز خوبی قسمت سے کس درجہ سے کس درجہ کو پہونچے تھے اور دفعتًا اس عروج کو پہونچنے والے کی خواہ
عادات اکثر نخوت کی حد تک پہونچ جاتے ہین لیکن مورخ لکھتا ہے کہ مہاراجہ ہرچند کہ کمال عروج اور تقرب
سے مرجع بادشاہ کا وزرا اور اکثر اقویاے عصر کے ہوگئے تھے مگر نخوت اور غرور اونکو کچھہ نہین تھا اور خیر لطفون اور حلم

زادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھہ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس مین معلوم کرکے جو
پورا کردینے کا لایق ہوتا تھا اور سہولت اور آسانی کے ساتھہ پورا کردیتے تھے ورنہ عذر شیرین کہہ کر سایل کو راضی کرلیتے
تھے اور باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے اوہر دوپہر دن اور دوپہر رات تک گفتگو اور سوال و جواب کیا
کرتے تھے اور کوئی عرض حاجت مین چاہے کتنی ہی تکرار کرتا مگر وہ دل تنگ نہوتے تھے اور کبھی کوئی سخت یا فحش کلمہ
کسینے اونکی زبان سے نہین سنا اور باوجود جزرسی اور ہر چیز کی قدر و قیمت جاننے کے مزاج مین دنایت بالکل نہین تھی
ہر جنس کی قیمت جو ہوتی تھی مہاجنوں کو دیجے والو نکو دیدیتے تھے اور بخشش مین کبھی دریغ نہین کرتے تھے سلیقہ معاش کا
درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزونکو مقامات دور دست سے کہ جہان جنس اعلیٰ بکفایت ملتی تھی منگواتے تھے اور
اپنے صرف مین لاتے تھے شادیون وغیرہ کی تقریب مین جب آدمیونکی دعوت کرتے تھے تو اونکی دستر خوان پر رونق
اور وسعت متعلون کی سی ہوتی تھی اور آپ وہان حاضر ہوکر مہمانونکو اپنی شیرین زبانی کی چاشنی اور لذتون سے
شیرین کلام اور رطب اللسان کرتے تھے اور شرم و حیا یہانتک اونکی مزاج مین تھی کہ کبھی اونکی کسی ملازم مقرب نے بھی
اونکو رام جنی کے پاس آتے جاتے نہین دیکھا کہ جسکو وہ نہایت الفت اور الفت کی ساتھہ رکھتے تھے بلکہ کوئی اتنا
بھی نہین جانتا تھا کہ کسوقت اندر گئی اور کسوقت باہر آئی اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیان سنگہہ اور بہوانی سنگہہ
کی تھین کچھہ سرو کار نہین رکھتے تھے انکے لئے ایک علحدہ مکان اپنے مکان کے کچھہ فاصلہ سے بنوا دیا تھا اور سال کے
مین دو دفعہ کہ جو ایام معینہ سے تھے انکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم کسیکو خبر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اونکے
ساتھہ عداوت رکھتے تھے اور پھر جب اونسے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہوکر اونکی حمایت مین کوشش کرتے تھے
اور جو کوئی کہ شاہجہان آباد سے آتا خواہ وہ اونکی جان پہچان کا ہوتا یا نہوتا اوس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
تھے اور اوسکا مقصد ادا کردیتے تھے شیخ شرف الدین محمد جو ایک بوڑھا آدمی ملک کے شرفا سے تھا اور ہندوستان کی دولت کا
تشنہ ہوکر اپنے فائدہ کیواسطے اسّی برس کی عمر مین یہان آیا تھا اور قریب پانچ سال کے مرشدآباد در ہوگلی مین نا
اور باوجودیکہ ناظم اور نایب دیوان مسلمان تھے مگر کسی نے اوسکی خبر نہین لی تو وہ ناچار عظیم آباد چلے آیا اور اوس کے
افلاس کا احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل مین مذکور ہوا مہاراجہ اوسکے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ ضیافت
لیکر واپس آئے اور شام کو ایک تکلف مسند کو جو تیوہار ونکی تقریب مین مہاراجہ کیواسطے بچھائی جاتی تھی بچھائی گئی
اور مہاراج خود چار گوشہ سفید پر بیٹھے نامبردہ بعد نماز جب ہمراہ مولف سیر المتاخرین کے آیا تو مہاراج نے تعظیم
کرکے اوسکو بٹھایا شیخ نے اونکی اخلاق سے خوش ہوکر فرمایا کہ جو اخلاق تمکو حق تعالیٰ نے بخشا ہے مین دعا
کرتا ہون کہ تمام مسلمانونکو عطا فرمادے مہاراج نے اونکی اشفاق کا شکر اور مع اپنی نالیاقتی کا عذر کرکے وقت
رخصت شالین کمخاب اور چھینٹونکی تہان وغیرہ بھیج سکتے اور نقد روپیہ پاس ادب سے دیدینا مناسب دیکھکر

ایکہزار روپیہ اپنی ایک معتبر کے ہاتھہ اوسکے گھر بھیجدے ایک دفعہ ایک شخص مہاراج کے جان پہچان والونمین سے جو راے رایان
ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقربونمین داخل تھا گیا جی کے جاترکو عظیم آباد مین آیا اوسنے رخصت
کیوقت راے رایان سے کہ جو بڑے بڑے امیرون وزیرون سے برابری کا درجہ رکھتا تھا ایک سفارشی خط مہاراجکی نام کا چاہا ناگرمل نے
کہا کہ وہ تمکو بھی جانتے ہین اور خالی مردمی سے نہین ہین اور اسبات کو ہماری فرقے کے لوگ بموجب اجزا و قواعد کے جانتے ہین
سو تمہاری نسبت کوئی قصور نکرینگے اور میرا لکھنا شاید اس بارہ مین کچھہ خلل ڈالے کیونکہ جو القاب مین اونکو درجہ کی رعایت
کیجاوی تو میرا نفس قبول نہین کرتا اور جو اونکی بہائی درجہ کی بموجب لکھا جاوے تو اونکا نفس گوارا نکریگا اور رنجیدہ ہوجاینگے
کیونکہ اب اونکا سر آسمان سے باتین کرتا ہے چونکہ مہاراجہ شتاب راے ہر ملک و ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی مین
مثل ہوشیار ہزار آنکہ نہایت مبالغہ رکھتے تھے اور جا بجا ہر ایک بڑے آدمی کی رازدار کو معقول درماہہ دیکر لیا و مقرر
کرکے اسبات کی اوپر مامور کر رکھا تھا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہوا کرے بے کم و کاست لکھکر اونکی
وکیلونکی حوالہ کردیا کرین اور اسوجہ سے ہر جگہہ کی خبر صحیح اور درست اونکی پاس پہونچا کرتی تھی ویسے ہی یہ خبر بھی بعینہ اونکو
پہونچگئی تھی اور جب وہ شخص آیا تو بعد ملاقات مہاراجہ نے کہا کہ آپ جیسا شخص تشریف لاوے اور راے رایان صاحب تک
دو کلمہ سے بھی یاد نفرماوین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب دیا کہ مجکو بھی آپکی خدمت مین نیاز حاصل تھا کچھہ حاجت
اوسکی نہتھی شتاب راے نی کہا یون نہین ہے چونکہ وہ بھی مرد ہوشیار تھا اسلیے سمجھہ گیا کہ یہ اصل مطلب سے واقف ہین اور بولا کہ مہاراج کا حکم
خود ظاہر ہے کچھہ حاجت استفسار کی نہین ہے مہاراج کے بعض مصاحب مثل راجہ خیالی رام و میر قوام الدین خان جو حاضر تھی اس
معمہ کو نسمجھے اور اوسکے جانیکے بعد مہاراج سے پوچھنے لگے تب مہاراج نے وہ سب حال جو اخبار سے معلوم ہوا تھا اونسے ذکر کیا اور
کہا کہ اسکا تدارک بھی مین بخوبی کرونگا اس بات کو بھی کوئی نسمجھا کہ کیا کرینگے غرض جبکہ وہ شخص رخصت ہوا مہاراج نے اوسکے
لایق اوسکی توقع سے کہ ناگرمل دیوان کے نام باوجودیکہ اس سے کسی قسم کی غرض اور امید نہین تھی ایک خط کمال ادب و فروتنی کے
ساتھہ لکھی اور ہدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کے مثل [illegible] اگرہ اقمشہ لباس سفید ململ بنگالہ دو ہاتھی [illegible]
کے پایہ پلنگ فرنگی گھڑیان بلور کی شمعدان و بڑے بڑے آئینہ اور دوسرے نوادر اشیاے چین اور فرنگ کے ادنی شخص کے
ساتھہ بھیجے ناگرمل مہاراجکی گفتگو سنکر اور وہ سلوک دیکھکر عرق انفعال مین غرق ہوگیا اور بہت سی عذر خواہی لکھی اور اپنی
محفلونمین مہاراجکی ثنا و صفت کرکے کہا کرتا تھا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور تمیز سے باوجود بعد مسافت کی ہمکو
نہایت خجالت دین۔ ایام بلاے قحط و غلا مین جو اواخر ۱۱۸۳ ہجری سے اواسط ۱۱۸۴ ہجری تک سختی
کے ساتھہ پہیلی ہوئی تھی مہاراج شتاب راے نی مساعی جمیلہ [illegible] کے واسطے عمل مین لاکر عاجزون اور مصیبت زدونکی بخوبی
غمگساری کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال مین کہ یہ بلا حادث ہوئی بنارس مین کسیقدر ارزانی غلہ کی تھی مہاراج نے
تیس ہزار روپیہ اسکام کیواسطی مقرر کرکے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملوک مین اور جو کہ ہاتھونکی نوکر ہین وہ ایک مہینی مین

ملکون و قصبہ بنارس سے غلہ خرید کر لایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد مین پہونچتا تہا تو محتاج آدمیونکو خرید کی نرخ پر بلا حساب اخراجات
کے فروخت کرتے تہی اور جو لوگ خرید نہین سکتی تہی اونکو تین چار جگہہ مثل باغون احاطہ دار وغیرہ کی اندر قیدیونکی طرح محفوظ
رکہکر ہر جگہہ علیحدہ عملہ معہ داروغہ اور پیادون وغیرہ کی مقرر کیا تہا جو اون لوگونکو کچہہ اور خام طعام معہ ظروف گلی وہیزم
سوختنی وافیم تنباکو اور بہنگ کی تقسیم کیا کرتے تہے اور ہر ایک کو کچہہ کچہہ کوڑیان بہی اس غرض سے دیا کرتے تہے کہ جو ضروری
چیزین خرید لی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکہکر انگریز اور ولندیز بہی ایک ایک احاطہ مین مسکینونکو ٹہرا کر کہانا کہلایا کرتی تہی
اور اسطرحسے بہت سی مخلوق ہلاکت سی بچگئی اور مرشد آباد مین اسطور کا کوئی کام کسی سی نہین بن آیا اور ہر سال ولایتی
یوہی میوہ فروشون کی ذریعہ سے منگوا کر انگریزون اور بنگالہ کی رئیسون کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور دو تین بار عظیم آباد کے
مشہور اور بڑی آدمیونکو بہی دیتے تہی اور جب یہ دیکہا کہ اس صورت مین عام لوگ محروم رہجاتی ہین تو کچہہ روپیہ معمول سو سوائے
میوہ فروشونکو مقرر کردیا کہ وہ اسکا بہی میوہ لاکر بازار مین واجب قیمت پر بیچا کرتے تہے اور جو بکنے سے باقی رہجاتا تہا
اوسکو وہ خرید لیتی تہے تاکہ میوہ فروشونکا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند نہو پہر چند اشخاص قوم مرائی
کو جو لاہور اور شاہجہان آباد مین مشہور میوہ فروش اور پہلدار درختونکی لگانے والے تہے روپیہ بہیجکر بلایا اور عظیم آباد
مین ٹہرا کر حکم دیا کہ جہان جو زمین جس میوہ کی لائق دیکہین اوسکو لیوین اور اس کاشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تہا مہاراجہ
صاحب اوسکو عام آدمیونکی واسطے بہیجتے تہے مورخ لکہتا ہے کہ انگور خوب اور نیشکر نہایت ملیا اور بالیدہ اور شاہجہان آباد کے
کیلے اونکی عہد سے عظیم آباد مین جاری ہوئے اور اب افراط بازارون مین فروخت ہوتے ہین انگور خوش مزہ بہی کبہی روپیہ کا
تین سیر کبہی ڈہائی سیر اور کبہی ڈیڑہ سیر باغون سے ہاتہہ آتا ہے ۔‘‘

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب نواب گورنر جنرل بنارس مین تہی وہان سے کوچ کر کے عظیم آباد مین آئے اور اپنی بد نامی رفع
کرنیکواسطے کہ ’’ تا باشنائی کیستہ مطعون مردم نگردد ‘‘ مہاراجہ کلیان سنگہہ کو عین شباب مین اوسکے باپ کے
کام پر مامور فرمایا اور جاگیرات وریاست بدستور بحال رکہکر اوسپر کچہہ اضافہ و مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئی بہی ایزاد کیا
مگر پچیس ہزار روپیہ ورماہہ نظامت کا اختیار اونسی موقوف کر کے کونسل والونکو دیا مگر مہاراجہ کلیان رائے مثل اپنے باپ کے
ضابطہ جز ورس اور معاملہ فہم نہ تہے اور اس سبب سے کونسل والے اونکی اوپر غالب ہوگئی اور وہ کونسل مین کچہہ اختیار نہین
رکہتی تہے چند سال بعد ۱۱۹۲ھ مین راجہ خیالی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شتاب رائے کی تہے اور بعدہ مسٹر ہتک
صاحب کلان کوٹہی عظیم آباد کی پاس رہتے تہے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ مین پہونچکر صوبہ کی ابتری اور
عملہ فوجداری کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس حسن تقریر اور طلاقت لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر نے اونکے
تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بنظر حقوق مہاراجہ شتاب رائی اور نیابت مہاراجہ
کلیان سنگہہ کی مدار المہامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکہوی اور ۱۱۹۵ھ مین کلکتہ پہونچکر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا شروع کیا اور کونسل موقوف ہوکر خلق ایک حکم کی جاری ہونے سے آسودہ ہوگئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگھ نے
راجہ خیالی رام سے باوجود ظہور ایسی خیرخواہی کے بھی ناخوش ہوکر نواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی عرضیاں بھیجیں مگر نواب
اپنے وقت کی ارسطو تھے اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجھ دیکھ چکے تھے اسلیے اونہوں نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نکرکے
اونکی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدار المہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بھیجدیا اور اونکی ذریعہ سے عرصہ تک صوبہ بہار
مین مہاراجہ کی مہاراجگی قایم رہی یہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانوں کی مہارت مین بڑے لایق اور صاحب استعداد تھے
چنانچہ ہر زبان مین صاحب دیوان ہین اور مثل اپنے باپ کی وہ بھی شوق تعمیر آبادی اور رفاہ عام کا رکھتے تھے چنانچہ
قصبہ بکرم جسکو نواب قاسم خان ناظم بنگال نے ویران کرایا تہا مہاراجہ نے اپنے عہد مین پھر آباد کیا اور علم کو بھی اونہون نے
ترقی دی تھی اور یہ بھی سنا ہے کہ چند کتابیں بھی اونہون نے تصنیف کی ہین لیکن راقم کے دیکھنے مین یکبارگی نہین آے
اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے بہم پہونچا تب ناچار یہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے لا نہایت کا یہاں درج کیا جاتا ہے

مچا یا ہے جگر کی حسرتکا سا شور پہلو مین
اگر دیکھا ہے حال دل تو سمجھو پہلو مین

عاشق تخلص گھنڈی لال خلف منشی کیول کشن قوم کایتہ سکنہ بتہر جہدار ملازم ریاست بجی پور ایک ذی استعداد
منشی اور شاعر ہین اور زیادہ تر فارسی کلام کہتے ہین۔

عاصی تخلص گھنشام راے ولد منشی مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کایتہ ماتہر شاگرد شاہ لطیف صاحب دیوان غدر کے
بعد انکا انتقال ہوگیا فی البدیہہ شعر کہتے تھے انکے صاحبزادہ منشی لعل بھی شاعر ہین۔

ترے کاکل کی شوخی سے آیا جو مجنون لمن
فوارہ کا سا حوصلہ اتنا نہ رکہتی تنگ

صدائے خانہ زنجیر سی یہ ان رکھتی ہے
چلو پہر ہی پایئن گر نہ ہو چھیل

ٹک آپ اپنی اڑی چشم کو دیکھیے
تری شوخی نظر آئی ہے چشم غزالا نئے

تیغ دو دم کو دیکھی اور کو دیکھیے
دیا تہا ہاتھ سے دل شہر مین پایا نہ سے

عاصی تخلص لالہ سالگ رام ناظر عدالت فوجداری لکھنؤ

ہنسا کئی وہ قلقل مینی اور مین بہہ
بسان شمع رہا اشکبار صحبت بہ

عاصی تخلص منشی جمعیت راے نائب سررشتہ دار عدالت فوجداری فرخ آباد خلف لالہ کیسری داس باشندہ اوگرپور

پا بند رنج رشک کیونکر ہو دل مرا
اہلو امید غیر سی مٹی لقاب کے

عاصی منشی مہتاب راے ملازم مطبع اودہ اخبار لکھنؤ۔

اللہ ری مری تری کشتہ کی العلیم
رکھتا ہون وہ دست سے سگ کوچی یار کو

لینی وہ تیغ آپ کے کہاں نے کہاں تجھے
مرغوب نسبت سے ہی استخوان تجھے

دلمین سراغ نور رخ یار کا ملا
بس دیکھنے ہی عاشق و معشوق مین سے فرق

مدت کی بعد آیا نظر امکان ہے مجھے
رو کے بدلی دیتی بخت کا لیا ہے مجھے

عاصی تخلص منشی طوطا رام قوم کایتہ سکسینہ شاہی میر منشیون کی قدیم خاندان سے ہی جو دہلی سے لکھنؤ مین
آیا اور علم و فضل مین مامور رہا یہ صاحب بڑے خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کے تھے اور صاحب دیوان

منشی سدہو لال زار اہین کے شاگرد تھے۔

عاقل تخلص لالہ مکہن لال اہلمد عدالت کلکٹری ضلع الہ آباد

بے ثباتی اس چمن سے عندلیب شبنم آسا ہی جو بستان عندلیب
ہو گلستان جہان میں عاقل تیرہ بخت
ہم صفیر وہم نوا ہم داستان عندلیب

عبرت تخلص دولت رام قوم کایتھ ابن رای ہیرالال ساکن شاہجہان آباد محلہ کوچہ بلاقی مرد معقول متقدمی پیشہ شاہ نصیر و شیخ ابراہیم ذوق کے شاگردوں میں تھے ۱۲۹۰ ہجری میں انکا انتقال ہوا شاہ نصیر کے نواسہ عبداللطیف بشیر نے عبرت جیسی تاریخ لکھی ہے۔

سخت جانی تو نہیں شعر مسا کیا قاتل کو
ہر دم صبا ہی طلب و ہم زلف یار
وقت کشتن پھر گیا منہ یار کی تلوار کا
لڑتی ہیں پلا تھا تیرا ابتو ہو اہم
روسیاہ گوادھ اہی ستی ہیں بہت
کون سا ہے وہ پردہ کہ جسمیں تم عبرت
لیک ما شاء نگین نام ہیار ہیں ہو گیا
دل کی ال الیسی پہرتی سو لوا دے

عزیز تخلص بہکہاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میر درد کی شاگردوں میں سے ۱۱۹۹ ہجری میں الہ آباد میں تھے۔

بات اب امتحان پر آئی
آرام وصل و ہجر میں ممکن نہیں ہمیں
ایسا ہے لعل لب کا تری بار ہنگام سحر
قصہ کوتاہ جان پر آئی
تو بھی ہاتھ سے مطربی نے شکیبا تھی
یا قوت جلی کی لگی یاک سنگ سحر
ملیں گے ہم نکر بھلا اوس شوخ طفل کو دیکھ لے
اب ہجر میں تو حسرت دیدار لی ہی ہی
کرتی نہ یار اگر دل کو صاف کینہ سے
کسو سے سوچ کے جو کوئی تصویر جانا کی
جب وصل تھا تو کشتہ تیغ لگا ہی تھی
عزیز موت بھلی پھر تو ایسی جینے سے
جو دم کر اولٹا ہو دے تیر سوا ہی
جو سانس کو پلٹی ہو دے پر جی آلی

عزیز تخلص شیوناتھ دہلی کے مہاجنوں سے تھے۔

لیا دل اک نگہ میں پر لڑائی سکو ہی تا
کیا بیگانہ سب سے آشنا سکو ہی تا

عزیز تخلص مہاراج سنگہ قوم کایتھ شاگرد شاہ نصیر انہوں نے اپنی اوستاد کی متفرق کلام کو جمع کر کے کتاب کی صورت مرتب کیا اور خود بھی شعر اچھا کہتے تھے۔

اتنو ملک جسم طوفان کہیں ڈوبتے تھے
ہو انہ صاف دل آئینہ و کچہ تھی
جام می گلرنگ سے وقف ہی عشق
اشک کا ہر قطرہ اپنا ذکر جی جو ہوا
سلسلہ اپنا سرطرفی سے اوسی تعبیر رہا
غنچہ کیطرح سے بہتی میں جگر اپنا
اوس صنم کا ذکر جو آئے ابھی سنیم
پہلی ہی کشتہ تھی ہم اوس نگس چیچی
لیکے نقد دل لینی جو ایک بوسہ نہی
غنچہ لالہ سحر کہنا نیکو جو اقبون ہوا
تپ کا وادی میں کاو بہانہ ہوا
ای عزیز اوس صفت میں کسطرح سودا ہی
ضعف سے رگ تن جسکی ہو تار بستر
کیونکہ بستر سے بیمار اوٹھا دینے

عزیز تخلص دیبی پرشاد بن لچھمن لال باشندہ شاہجہان آباد مقیم فتحگڈہ۔

آتا ہی جیا تا جب میں شام
ہر داغ دل چراغ ہے شب ہجر کا

عزیز تخلص منشی کنور سین خلف منشی مدہی لال کایتھ دہلوی شاگرد ذوق مدرسہ دہلی میں مدرس تھے اور سنہ ۱۸ [illegible]

فرحت تخلص لالہ کشور چند سکنہ متھرا شاگرد منشی ہرگوبند خورم تخلص۔

جو اوسکی ناتہہ سی تیر جفا چہپا ہوا | لگا ہوا لگا ہوا لگا ہوا لگا ہوا

فرحت تخلص منشی شنکر دیال قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنؤ یہہ بھی ہندو مین بڑے شاعر شیرین زبان ہین اور کئی عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کرچکے ہین اونکی نظم مین ایک لطف خاص ہے اوسمین فصاحت اور بلاغت دونو موجود ہین اور صنایع بدایع مزید برآن لفظونکی چستی اور قافیون کی درستی جو اونکی اشعار مین پائی جاتی ہے اوسکی تعریف کہتے مین نہین آتی گویا سخن کا ایک دریا جوش مار رہا ہے اوس سے جو موج اوٹہتی ہے وہ معانی کے شاہوار موتیونکا مینہہ برسا جاتی ہے اور پہر لطف یہہ ہے کہ کلام مختصر اور مطالب سے پُر ہے مضمون عالی اور خیال نازک بندش چست ردیف و قافیہ سے درست فضول و زوائد سے خالی ہے ان سب خوبیون پر فایق جو ایک خوبی اونکی تصنیفات مین ہے وہ یہہ ہی کہ بہت بڑا حصہ اونکی کلام کا مذہبی حقایق پر مبنی ہی اور اوسنے اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و فایدے پہونچتے ہین اور اسی سبب سے چند ذیل کتابین اونکی مقبول طبایع خاص و عام ہوگئی ہین ۱۔ رامائین منظوم ۔ ۲۔ پریم ساگر منظوم ۔ ۳۔ جانکی بیجے منظوم ۔ ۴۔ شیو پران منظوم ۔ ۵۔ ادہیات رامائین ۶۔ گنیش پران گوری منگل ۔ ۸۔ سکنہ چالیسی ۔ ۹۔ پدم پران ۔ ۱۰۔ نسخۂ سہسر نام ۔ اس پوتہی مین یہہ لطف ہی کہ ہزار نام صنایع ہین اور صرف ناموں سے ہی شعر موزون ہین برائے بیت بازاید موزونی شعر کی غرض سے ایک لفظ بھی نہین اگر موزون کرکے پڑہو تو نظم ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ نثر ہے جیسا کہ آیندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑے صاحب تحقیق اور اپنے وقت کے اوستاد ہین انکے باپ دادے قصبہ بہوگانو ضلع مین پوری کی قانون گوہی انکے دادا منشی جہان سنگہہ نے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی اور اونکی باپ منشی پورن چند مدت العمر لکہنؤ کے نوابون اور رئیسون کی سرکار مین عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز رہے ۔ انہون نے لکہنؤ مین ہوش سنبہالا اور اسوقت تک ۴۲ سال کی عمر ہے لکہنؤ مین مقیم ہین اور مطبع امریکن مشن لکہنؤ مین بعہدہ منصرمی مطبع سنگی عرصہ دراز سے نوکر ہین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ سے واقفیت ہے شعر و سخن مین دو تین اوستادون سے تلمذ رہا ہندی کلام الکامل تیتہ بہمری ہولی دہر پد ٹہمری وغیرہ مشہور رہے چنانچہ کتاب نغمہ و لکش حصہ اول و دوم مین جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچہہ چہپا ہے اکثر اونکی چیزون مین یہہ ملتحب ہے کہ ایک مصرعہ فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بہاشا ہے اور باوجود مختلف زبانونکی گانی مین پوری اور صحیح اوترتی ہین اونکی ہر ایک کتابکا ایک ایک مطلع ذیل مین لکہا جاتا ہے جو مثل حقیقت براعت الاستہلال نکتہ کتاب کا ہے۔

مطلع ادہیات رامائین۔	منورا مو منورا مو منو رام	زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام	مطلع رامائین —
ہر ایک مہم میں رام آدم مہا دیو	شیو پران ۔	ریاض شاعری بنبن آرہی ہے	ثنا بہگوتی بار نج سخن ہے
نئی گل کہلای پہلے و مہدم	ہری ہر دوش سی شاخ قلم	مطلع پریم ساگر۔	کہین سم و ست بستہ ہم مہا پو
مطلع گنیش پران ۔	کرستیا رام سی ہے جان کی خیر	مطلع [illegible] حمد مین ہو دل [illegible]	مطلع جانکی بیجے ۔

کشتہ تخلص جگت نراین کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھ عرصہ اونکے انتقال کو ہوا۔

ہمارے قتل پہ قاتل کمر کسی کیونکر حضور بادشہ عشق غمزہ و عشوہ	وہ ڈھونڈھتا ہے جو اپنی کمر کو دینے ہمارے واسطے گر خنجر و انکسا کرین	ہمارا لیس چمن وہ ہیچ گر بلبل یقین ہے کہ رہائی غم فراق سے ہو	ورق گلو کی زر گل سے زر لگا کرین بقول شخصے کہ جو جا بین لکا کرین

کشن تخلص بابو کشن چندر گھوش نواسہ راجہ نبکشن بہادر باشندہ کلکتہ۔

صدف اپنے گوہر کو لے آپ سمجھے	یہ دندان تمہارے دہن مین جو دیکھے

کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہین۔

شیدا ہے عشق مین ترے دل شیخ و شاب کا	قالب تہی ہے یاد مین تیری حباب کا	نہ پوچھو گذری ہے جو مجھ پہ بیقراری سے	مثال شمع کٹی رو کے ساری رات

کنور تخلص کنور چکروتی سنگھ باشندہ اکبرآباد ولد راجہ بھگوان سنگھ راجہ تخلص۔

دیا ہی کرتی ہین ہم جور بتان کے	خاموش ہین کچھ کہہ نہین سکتی ہین زبان سے	پر اونسے نہ مطلب ہے نہ کچھ جور جفا سے	شیدا تی ہین دیوانہ ہین اونکے دل و جان سے

کوکب تخلص راے مکند راے سکنہ حیدرآباد شاگرد فیض۔

دیکھو ہین داغ دل کے سینہ پہ سحر	کوکب جو چرخ کے تھی اختر سے کم صبح

گرداب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہین۔

بہا گیا بلبل گلشن کو وہ پیارا عاجز ہنسکے وہ شوخ یہ کہتا ہے کہ منہ نہ لو	گل سے بہتر ہی کہین ہین تمہارا عارض کبھی ہو کسے جو جنتا ہون دو یارا عارض	گل رعنا کیطرح ہو نہین سرخ و سفید دست رس حسن تو جاتا ہے تم کھل گئے	کبھی چھوتی ہین جو اوس گلکا قصہ اعاجز چھو لیا دست تصور تمہارا عارض
	بوسہ دیتا نہین گر آپ بیتے وصل مین وہ	گھاٹ پر انکی تر ہا ہے کنارا عارض	

گلزار تخلص لال جگتا ہے۔

گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کایتہ ماتھر آل نیپالیہ سکنہ جودھپور جو سر رشتہ دار محکمہ سر رشتہ اصلاح تعمیر ریاست جودھپور رہے تہے اور ابھی دو سال قبل اونہون نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان مین تہے اونکا خاندان اس ریاست مین منشیون کا خاندان مشہور ہے کیونکہ منشی گری کا عہدہ قریب عرصہ دو سو سال سے اون کے خاندان مین چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف ایک یہی خاندان مقام ریاست ماروار مین فارسی خوان مشہور تہا اس خاندان مین بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہین چنانچہ منشی چنی لال اور ہیرا لال کو تو مین نے بھی دیکھا ہے افسوس کہ چنی لال کا تو سال گذشتہ مین انتقال ہو گیا وہ بڑے پابند اپنے دھرم کرم کے تہے اور دن رات مین دو تین پہر سندیا وغیرہ تک پوجا کیا کرتے تہے اونکا ادب اس راج کے تمام بڑے بڑے آدمی کرتے تہے اور اونکی صلاح کو مانتے تہے اور منشی ہیرا لال بہت دنون تک محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ مین ریاست کیطرف سے وکیل رہے ہین اور اب محکمہ دیوانی سرداران کے حاکم ہین بہت با خلق اور ملنسار آدمی ہین منشی لال چند انکے چچا زاد بھائیون مین تہے اکثر میری تصنیفات کو پسند کیا کرتے تہے مگر زندگی

گوہر تخلص پنڈت پرہتی ناتہہ ایک غزل انکی گلدستہ شعرائے میرٹھہ مین دیکھی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوا

محراب بیت ابرو سی کہتا ہوا ہوا ہوا ۔ کعبہ کدہر ہو قبلۂ عالم تمام شب

گوہر تخلص منشی گیندن لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف مثنوی قیافہ دیبی پرشاد سحر کی اونکی تصنیف سے ہے

بالقت لی معًا کہا یہہ گوہر ۔ مرغوب ل ہے سال ہجری

گوہر تخلص منشی موتی لال قوم کہتری شاگرد جواہر سنگہہ جوہر تخلص لالہ لوخوش فکر فصیح البیان ہے اونہون نے ایک مسدس کسیکے فارسی شعر پر ادلٹ کر اوسی کی رد مین کہا ہے اوسمین سے ایک بند لضرورت تذکرہ لکہا جاتا ہے

محض ہے تہذیب سے وہ اہل کین ۔ دشمن دین اہل دنیا خصم دین
سب پہ لعنت جو کہی خود لعین ۔ شعر کسکا ہے سنا منتی کہین
اہل دنیا جہ کہین چہ مہلین ۔ لعنت اللہ علیہم اجمعین

گہربار تخلص منشی رام سیوک میر منشی انعام کمشنری ملک مالی حیدر آباد دکن شعرا ردو و فارسی کہتے ہین ۔

بہت سے دیکہی الونکا خون کی ۔ تمہارے کشتہ بید دکی کفنکی بہا

لالہ تخلص لالہ بہوانی پرشاد باشندہ دہلی داد سخن کی مذمت مین کہتے ہین ۔

شعر بینی کا سلیقہ ہے نہین کچھ بھی اوس پر ۔ جنگلو مین شہر ستکا دعوی ہی قہر خدا ۔ وصل اوس گل پیرہن کا جیسے میسر ہو گیا
طرز بھی بیہ طرح سی بس بکو اوٹھا گیا ۔ وحشت فطری تھی سودائی ہو گیا ۔ عیش بنتی سی بہول کر جاپانی سے پر ہو گیا
او بڑہ منہ چڑہتی ہین شاعر دہکو حوب ۔ ہونے دو سودا سو تو قصہ ہے اسکا علاج ۔ آجکل اچھی بکی کس کا دہیان ہے تمیز
ہو گیا ثابت کہ خبطا د [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]
جب سے دہلی لکھنو اجڑی ہے خلد آشیان ۔ تب سی ہر بحور [illegible] باقی سخن ور ہو گیا

لالہ تخلص منشی انندی پرشاد حیدر آبادی شاگرد فیض یہہ شعر اونکا تذکرہ نادر الاذکار منشی درگا پرشاد صاحب سے لیا گیا

جان ہر شیر بتکی کو دہ حکم کو دیکہہ ۔ ماتمی مقید بہی فرہاد کی

لایق تخلص لالہ رام پرشاد ساکن متہرا

مسیحی ذبح کر دیا وہ قاتل اناہے ہیچ ۔ معاذ اللہ پہر مین شاکی جو وہ جفا ہو تا

لطیف تخلص لالہ شیو سہاے خلف دیوی پرشاد باشندہ فرخ آباد ۔

دیوانہ عشق کا ہین حسینا کسیکی بات ۔ ناصح کی بات خاک اوسے سمجھ شیدا ہو

لطیف تخلص دولت سنگہہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی مین قدیم مشتاق تہے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کر گئے یہہ شعر اونکا ہے ۔

کو ئی کہتا تہا قصہ مجنون کا ۔ مین اوسی اپنا ماجرا سمجہا

لودہی تخلص منشی بہگوان دیال عرف کاک بہسند قوم کایتہہ سرہی باسپت فارسی اور اردو مین ایک شیوا زبان

شاعر ہیں اور مثنوی سہرودل نامہ انکی تصنیف سے دیکھنے میں آئی بہت پاکیزہ کلام ہے —

فراق میں جانا نہیں ہی فسانہ حجاب لیکر کے کیا کرینگے
نثار دفعت سے ہم ہیں دل شہر لیکے کیا کرینگے

خود اپنا از بسکہ دفتر غم کتاب لیکر کے کیا کرینگے
گدا ہی کونہ تو ہم لگا لا اُٹھا ہم انکا ہی لطف

پڑے ہم حیا بار کا ساقی مرزا انکا جرعہ باقی
سوال وصل اور یہ کہ نگاہی جواب لیکر کے کیا کرینگے

لطیف تخلص منشی لالتا پرشاد سرشتہ دار محکمہ کمسریٹ آگرہ صاحب دیوان مثنوی جواب کا بنو ہیں رہتے ہیں

نہیں ڈرتا کسی سے یہی تو قادر مطلق
ہوئے سو کر کے قدم ہیں کسیکو یا ہیں ہم
پہلے کیا تو سو ہیں وہ زیر حسن ہے
ہیں وہ میکش جو ایک کاسہ کو یا تسند حباب

عدو گر سیکڑوں سو ہیں ہم سے آگاہ ہیں
سیکڑوں اپنا دہر افسانہ دھر غافل رہا
اور کھاتا ہا یہہ سنتا کبھی ہے بار گل
چالاک سیر لبی ساغر ہی اور توبہ چکے

اے نگر دنیا میں بار ہی سہہ پا حاصل ہیں
آگے جو ملک عدم سے بیہ ہوا آخر چکو
پر سر بساد دحبہ بند خو سو جائیگا
ہر بشر کو جانا ہے غافل یکدم نہی

لوٹ عصیان سے ہمارا ہاہی دامن کیا
لگئے بار گنہ تاہ گراں بالا سر
حشر برپا ہو سکتی پھر جا رسو ہو گا
فائدہ وا انکا جو کچھ جا تو ہم زار ہیں نہیں

لطیف منشی رام سروپ شاگرد فائز بنارسی۔

رات ہم صبح شب وصلت کو ہی سمجھے
رخ چمکتا تہا ہمارا ماہ تاباں کی طرح

ہنسے یا نہ ہے جا بجا مضمون حسن تمہیں گر
ہی ملی ہی سخن کی ہی صفا کی طرح

مائل تخلص لالہ لالتا پرشاد ولد لالہ سری پرشاد قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد عبدالغفار خاں جہرا انکی بول چال بہت اچھی ہے

سحر ہی بازار قاتل یار آنکھ
بعد مرنے کے جو آئے قبر پر
شب جو انکی گتی ہی یا نہیں

زیست کیونکر ہو کہ ہے خونخوار آنکھ
کھولدیں ہم سنکی نام یار آنکھ
دیکھتی ہیں کھول کر سو بار آنکھ

سوتے سے سکیں بیج لی ہی ذرا
کروٹیں کیا کیا بدلتی ہیں پڑے
وہ تو مائل غیر پر مائل ہوئے

جسم بھر میں ہی فقط غمخوار آنکھ
رات بھر لگتی نہیں ہی یار آنکھ
اب چرا جاتی ہیں ہم لاچار آنکھ

مبتلا تخلص لالہ چنڈی سہائے باشندہ پرتاب گڈھ ضلع امروہہ سرشتہ دار آبکاری الہ آباد۔

عاشق رخ ہوں سیہ زلف گرہ گیر نہیں
یا دو جنت کو سر حاجت تحریر نہیں

اوڑ گیا ہے اثر جذب محبت یارب
یا میرے نالہ جانکاہ میں تاثیر نہیں

مسیح تخلص لالہ ملوک چند اور حال معلوم نہیں۔

سفر کی چلنے کا جب ولی نے اضطراب کیا
نکلکے آنکھوں سے آنسو نے پا تراب کیا

متہرا ناتہہ تخلص لالہ متہرا ناتہہ سکنہ متہرا۔

نظا ہر گرچہ رغبت ہے مگر باطن نفرت ہے
بدل ہم چاہتے دنیا کو گراسمیں بقا ہوتا

یہ جسم کی خدمت میں متہرا ناتہہ آجا
نہ سید راہ گر سفر پر حرم سمجھا ہوتا

متہو تخلص لالہ متہولال سکنہ متہرا۔

ہوس گر ہم کریں آب بقا کی شوق کیا ہو
سکندر ہم نہیں جو خضر اپنا رہنما ہو

نہ کوئی پوچھتا ہے باتیں گر ہمیں ساقی ہو
نہی کا سمجھا ہمیں ہی کہا سکو تنہا

مجذوب تخلص لالہ گوری شنکر فرخ آبادی پیشکار تحصیل ستارہ خلف خیرالی لعل۔

اثر عشق ہو کر دیا بوسہ قتل کا
ہوتی دانت ارج لکھی اس طرح سے

مجروح تخلص منشی کشن چند کشمیری مقیم لکہنو شاگرد مرزا جان جاناں مظہر۔

معشوق ہین بانکی سارے جفا پرست	ای وائے عاشقو تمکو کہین نہ بنا پڑے

مجروح تخلص لالہ دوارکا پرشاد وکیل خلف چودہری بختاور لعل متوطن فرخ آباد۔

ملک الموت بہی کیا سمجہا ہے عاجز مجکو	جو کہین سمجہا ہی اتنا کوئی انجام مجہے

مجنون تخلص لالہ شنکر لعل ولد دوندہی لال باشندہ فرخ آباد۔

اپنی مجنون سی کہو ای غیرت لیلی ملجا	تیری فرقت مین کہان تک تہ پریشان ہو

محبوب تخلص منشی محبوب سنگہہ خلف گلاب سنگہہ کہتری دہلوی علم مجلسی کے استاد ہین اور باوجود سن سال ۶۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہین اور ریختہ کاری کرتے ہین اور شعر بہی کبہی کبہی کہتے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے

ایک وہ بہی تہا کہ تمکو کسی اوٹہایا	مجنون بنے ہین ہم بہی لیلی تہا دیا

محروم تخلص لالہ انگدرائے فرخ آبادی۔

سمجہ محروم کہ دل لیوا عہد شباب آخر	کبہی یاد آئیگا سر مین عالم جوبنکا

مخلص تخلص انندرام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین تہی بیشتر فارسی کہتی تہی اور کبہی کبہی اردو بہی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے۔

آتا ہی سحر اوٹہ تیری ابرو کو	کیا دن لگے ہین دیکہو خورشید چاند کو

مخلص تخلص بابو بلینی دہر استاد منشی رام نراین شفیق۔

مداری لال مصنف اندر سبہا عرف بزم سلیمان ساکن لکہنؤ یہ اشعار اونکی کتاب کو سبہی منتخب کئے گئے

جب وہ لیگیا میرے دلکو نکالکر	چہاتی پکڑکی ہکتی ہین کہہ کی ہائی ہائی	کیا کیا اور کہا دیکہتی آگی مداریلال	قابو مین سو گیا ہی یہہ تمہو پر دل
	اوسکو بہی تہی ہاتہہ سی کہو کر ہائی ہائی	بیکر فقیر جیسے تلی چہوڑ گہر چلی	

مدہوش تخلص منشی کنور جی صاحب لکہنوی خلف منشی برج لال قوم کایستہ سکسینہ علم فارسی مین خوب مہارت رکہتی ہین اور شعر اردو بہی کہتی ہین چنانچہ اونکا دیوان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر مضمون فن شاعری مین منشی سیڈو لال کے شاگرد ہین ۔

ہمسے عدہ کرکے پہر غیر کے گہر مین گیا	اے صنم فرقت ہی دل وقت سم مین گیا	دیکہتی ہین جب تیرا اوس ساقی شراب کو	[illegible]
غیر جب دم لیگیا ہو [illegible]	وہ بلوی [illegible]	مرگیا عشق [illegible] دلدار کی	[illegible]

مدہوش تخلص پنڈت راجبلدس خلف پنڈت گلاب سنگہہ قوم گوڑ برہمن سیحی کہتی ہین اور شعر کی اصلاح منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے لی ہے یہہ چند شعر اونکی منشی صاحب ممدوح سے مرسل ہین ۔

گو یوسف کنعانی بہی یکتا تہا حسن مین	پر دیکہو بیر یار کو لیسا وہ کہین تہا	تمکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تہا	[illegible]

ایسی آئی ہے ابھی کہتی ہو رخصت رات — اور ابھی جاتا کہاں بیٹھو لو دم بھر جانا

مضطر تخلص پنڈت رام نراین ابن پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڈہ ساکن دہلی —

پہلو میں ہے نہیں یار تو کب جان ہے تن میں — کیا فایدہ ہوتی ہے جو مضطر بسر ایسے

مضطر تخلص پنڈت کنہیا لال پسر پنڈت کشن نراین ساکن دہلی محلہ املی —

خنجر ای جلاد لے فولاد کا — سخت جانی وقت ہے امداد کا

مضطر تخلص کنور سین لکہنوی تحصیلدار پرگنہ ڈبائی ضلع بلندشہر شاگرد مصحفی —

خلل انداز وفا کونسا غماز ہوا — کہ جواب خط مضطر قلم انداز ہوا
سوز جگر کو دیدہ پرنم کو دیکہئی — ان آفتوں کو دیکہئی اور ہم کو دیکہئی
ایسی سے بیقراری ہے تو ہنئے — دل مضطر مقرر رات کاٹی

معصوم تخلص لالہ رام جس لکہنوی —

کب ہمیں زندگی گوارا ہو — جب ترا غیر سے اشارا ہو
زیست ہو تب جب اوسکا یان گذر — یا وہان اپنا ہی گذارا ہو
چہوکر یا دل ڈرا تا ہی مجہی جون فیلمت — دلکا بچنا ساقیا اشوقت تیری ہاتہ ہے

مفتون تخلص پنڈت لچہمی نراین ابن پنڈت گوردہن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب —

سامری آخر اسیر دام الفت ہو گیا — چشم فتانین تری جادو کا سر ٹکرا گیا
اٹھا گی تا زخاک کے ڈہیر پہ کیجے — زندہ نہ ہین کوئی عاشق جانکا
دیکہو دہان یار کمر پر نظر کرو — کیسا جواب ہے دہن لاجواب کا
مفتون تلاش میں ہی ہین پہرا ہون دو دو — ہر آبلہ ہی پا تو کا شیشہ شراب کا

مفتون تخلص لالہ رگہوبردیال ابن پربہو دیال متوطن فرخ آباد —

کیا بعد مرگ آکے جنازہ اوٹہا ئینگے — جب زندگی مین آ نہ پوچھی خبر کبہی

مقبول تخلص جیکہاری فرمان نویس سلطانی خوشنویس لاثانی ولد پچہی لال وطن بزرگون کا مراد آباد ہے مقیم لکہنو محلہ نولستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میٹہو لال زار —

دیکہنی یا دہن گرداس گل بیجار کا رخ — لوگ رو تی ہین قضا پہ کہڑی ہستی ہے
مست کیونکر نہ ہنسیہ رہی مقبول اہلا — تا دم مرگ نہ دیکہون کسی گلزار کا رخ
زعفرانی ہو جب سے تری بیمار کا رخ — دیکہتا ہے وہ مدام ادہیت مے خوار کا رخ
کل قضا آئی تو وعدۂ دیدار آج — بخت برگشتہ ہوا لیا جو لگا کا بجہ
الہی کس سے ہوا ہے دوچار دل میرا — دیکہہ لینی دی مجہی پہر خدا یار کا رخ
ہین برگشتہ ہوا دس شوخ کی تلوار کا رخ — طپان ہے سینہ مین سیماب وار دل میرا
بہت کہلا ئیگا گل گر جنون سلامت ہے — دکہا ئیگا ابہی کیا کیا بہار دل میرا

مقبول تخلص جگیشر پرشاد تحصیلدار منیو نسپل رانچی —

جب ادو لچہتی ہین میری بات یہ لوگ کہتے ہین — مینے کیا تمسے کہا تمتو کہو کیا سمجہے

مقبول تخلص منشی چہوٹے لال مالک و مہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکہنو —

گیا گیسو دریائے چین سے گذر	نہ مقصد کا پر ہاتھ آیا گہر	ہوئی آتش جنگ افروختہ	ہوا خانۂ آشتی سوختہ
	چھپا گرد لشکر سے رخسار وتر	تہاں ہو گیا مہر گیتی فروز	

منشی تخلص بنایک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ بنارس طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکھتے ہیں چند سال ہوئے کہ آپ نے سند وکالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو پریشان کئے گیسو	ہو گئی دہر میں ہم طالع اختر گیسو	روز روشن کیلئے شب کا یہی تھا ظاہر	اسلئے خلق سے ہو رخ کی برابر گیسو
مکان اوس شوخ کی ہر دیں عجب کیا اے دل	گوش جاناں کی قرین ہوتے ہیں اکثر گیسو	نہ کے ظلمات یہ یا عارض جاناں سمجھے	رکھتی ہیں نجت سا شمل سکندر گیسو

منشی تخلص منشی کندن لال قوم کایستھ سکسینہ ساکنہ الہ آباد غزلیں منشی دیوکی نندن مہر تخلص نے تذکرہ ہذا کیواسطے بھیجی تھیں اون میں سے یہہ شعر منتخب ہوئے۔

چلتے ہیں جو اٹھاکے ہو دامن ادا سے	سایہ کی توقع نہیں پامال ہما سے	ابرو تہ لوح جبیں تھی ہلال اور قمر	ہم جنس دو تو ہم نشیں تھے ہلال اور قمر
	محراب کی جوائی ہے تصویر اپنی یار نے	اس عقل پہ صد قرین تھے ہلال اور قمر	

منعم تخلص موہن لال شاگرد شاہ نصیر بیشتر فارسی کہتے تھے۔

کہیں کیا ہے ولا آج قد یار نظر	کچھ قیامت کے سے آتی ہیں چیں آثار نظر	واں اشارہ ابرو مطلع ہلالی ہے	ہے یہ آہ کا مصرعہ منقطع فغانی ہے

منعم تخلص ملک لال قوم کایستھ شاگرد پنڈت نراین داس ضمیر تخلص پروانہ نویس محکمہ صدر صدوری دہلی۔

	ہوا جو جلوہ خراماں وہ پری پیکر گلشن میں	ہر ایک گل کہہ رہی تھی کر رہا تھا جو چمن تھا	

موجد تخلص منشی کالکا پرشاد خلف منشی بھگوان دین باشندہ لکھنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ تھے عربی اور فارسی زبانوں میں خاص دستگاہ رکھتے تھے ناظم و ناثر بھی اچھے تھے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے تھے اونکی ولادت ۱۸۳۶ء میں ہوئی تھی اور انتقال ۱۴ جولائی ۱۸۶۹ء کو مرض خناق سے ہوا اوایل میں سلطنت اودہ کے ایک معزز اہلکار تھے اخیر میں مطبع اودہ اخبار کے چند سال خوشنویس رہے خوش نویسی میں یکتا تھے چنانچہ اونکے خط کی چھپی ہوئی کتابیں بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہیں ۱۸۶۸ء میں میں نے اونسے ملاقات کی تھی جب کہ وہ ٹونک میں نواب محمد علیخان کے لئے مطبع نول کشور سے ایک کل چھاپہ کی لیکر آئے تھے اور وہاں انہیں دنوں میں صاحبزادہ احمد علیخان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تھا اوسمیں اونہوں نے اپنی غزل پڑھی تھی دہلی کے مشہور شاعر تنویر بھی اوس مشاعرہ میں موجود تھے اونہوں نے اونکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تھا اور پھر موجد نے ایک فارسی قصیدہ بھی پڑھا تھا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارکباد میں لکھا تھا اوسکے اشعار بھی بہت پر مضمون اور بامزہ تھے اونکی غزل سے مجکو دو شعر یاد رہے تھے سو یہاں لکھتا ہوں اور باقی تحقیقات اونکی معلوم نہیں ہوئی گو کہ ایک دفعہ میں نے منشی نول کشور صاحب کو لکھکر دریافت حال کیا تھا اشعار موجد یہہ ہیں۔

آپ پریزاد نہ بات کیجئے	پر نہ کبھی ہم سے اوڑا کیجئے	ایک ہی بیمار نہ اچھا ہوا	آپ مسیحا ہیں ہو لت کیجئے

موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چھترپت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادتعلیخان بہادر باشندہ لکھنو کایتہ سری باستب قانون گوئی قصبہ سانڈہی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بڑے بزرگوار اور خوش فکر تھے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہین۔

ہے گردشی کے ہر جو غریب لوٹنکے پاؤن	شبنم دبلا رہی ہے نسیم چمنکے پاؤن	چومون ہزار مرتبہ شیرین دہنکے پاؤن	دو چار بوسہ گر لب شکر شکن کے پاؤن
آیا نہ ٹھیک سے یہین آہا کوئی لبا	مرنیکو بعد بھی رہے یا ہر کفنکے پاؤن	آئی جو اوسکی گلی سے گلشن فصل گل	بلبل نے چوم چوم لیے گلبدنکے پاؤن
وحشت نے دونکی سادہ پہرا ہی جو کہ	جائین اوکھڑ کہیں نہ غزال ختنکے پاؤن	جاؤنگا تیشہ لیکے سوبیستون کو	ہٹیگی سامنے مری کب کوہکن کے پاؤن
مانی نہ ایک بات سحر تک شب وصال	بیزار سر نیاز تہا اوسیمتن کے پاؤن	کہولی جو اوستی لف گرہ گیر کی	زاہد کہ ہاتھ بایدہ لتی رہزن کے پاؤن
	محشر کی دن وسیلہ شفاعت کا ہوئیگے	موجی جو ہاتھ آئین حسین حسنکے پاؤن	

موزون تخلص مہاراجہ رام نراین عظیم آبادی نائب صوبہ عظیم شاگرد شیخ علی حزین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد مین بڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تھے اکثر فارسی کہتے تھے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اخیر مین نواب قاسم خان نے ظلم سے اونکو دریاے گنگ مین ڈبو دیا تہا۔

	ابر ہوگا تو خجالت سی پانی پانی	مت مقابل ہو میرے دیدہ خونبار سے	

موزون تخلص چھتر سنگھ کایتہ دہلوی نبیرہ منشی مادہو رام صاحب انشا مشہور۔

	بیتاب ہو کو تری دیکھکے اپنی لٹا چمن	جو ترے کوچہ سے نکلا سو غزلخوان نکلا	

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج دہن ساکن دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد بتاتے ہین یہہ شعر اونکا منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے تذکرہ نادر الاذکار کی تقریظ سے لکھا گیا۔

	دیکھہ موہن اسکو با چشم بہار	غیرت گلزار ہے یہہ تذکرہ	

مہاراج تخلص راجہ ہلاس راے نواب حمت خان کے دیوان تھے۔

	نکہر کو جو دیکھا ہے کبھی انکو ترے	رہتا ہی کہلا دیدہ حیرت قلک	

مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری باشندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین ریذیڈنسی راجپوتانہ کے میر منشی تھے اور آخر کار اوسی عہدہ مین جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل اور سنجیدہ تھے اونکے بھتیجے پنڈت شو نراین جی سرصدے جیدہ پور مین مصاحب راج ہین اور اونکے بیٹے پنڈت برجنا تہہ اب منتظم سایرات راج میواڑ ہین اور لیاقت اونکی علم عربی و فارسی مین اول درجہ ہے۔

نظر آئی ہے صبح و شام بین سیاہ	ہی وہ گیسو میری حسابان سیا	کسکی زلف سیاہ دیکھی ہے	رشک سے جی پہ دو [illegible]

مسکنی کا یہ رنگ ہے اوس بن	موج ہے ساغر شراب مین سانپ	اوسکی زلف سیہ کی حسرت مین	ہے نگہہ دیدۂ پر آب مین سانپ
زلف پہرتی ہے چشم گریان مین	جیسے پہرتا ہے کہین کہین سانپ	زلف شبرنگ کی تصور مین	ہے نفس سینۂ کباب مین سانپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کینچلی سے ہوا حجاب مین سانپ	کون ظالم ہے خیمہ زن دل مین	نظر آتا ہے ہر طناب مین سانپ
بزم مین آہ لیے رخ جانان	دل کو ہر تار ہے رباب مین سانپ	دل جگر دود آہ سے ہین پر	ہوتی ہین خانہ خراب مین سانپ
کس لے کاکل کا وصف ہے مرقوم	ہوتی ہر سطر ہے کتاب مین سانپ	مر گئے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آہ مشکناب مین سانپ
جان کو اپنی تیری چین جبین	ہو گئی حالت عتاب مین سانپ	آبلہ دل کا ہو گیا پر دود	ہے عجب بیچ ہین حباب مین سانپ
حسرت زلف جو لکھی ناہجور	خط کے آیا مری جواب مین سانپ	ٹہوکر لگی جو پائی نگارین یار کی	مثل عقیق ہو گئی لوح مزار کی
	کب چین خاک مین ہے دل بیقرار سے	ہے برق جلوہ گر میری تربت پہ یار کی	

ناہجور تخلص رائے بلاقیچند متوطن میرٹھ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب مثنوی مخزن العشق منشی تلسی رام عزیز سلطان پوری مین دیکھا گیا

ناہجور تخلص منشی جہاولال شاگرد موجی رام یہ دو شعر انکے گلدستہ شعلۂ میرٹھ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے -

یقین ہے قتل عدو کا اوٹھا لیگی تلوار	ہوئے ہین کہا کے ہمارے گلو پہ تیغ خط	یتیم ہو گیا ایسا دُر دندان جانان کا	یہ یہ ہے انکہ سے موتیکا پانی قیمت کا

نہر تخلص منشی مہرچند متوطن فرخ آباد - انکا تخلص منشی بہی تہا اس سبب سے کلام انکا بلا تخلص منشی لکھا گیا

نیوش تخلص منشی شیو سہائے خلف منشی دیبی پرشاد عزیز شاگرد نثار اللہ خان فراق -

جالی کی انگیا تری دیکھ کے رشک پری	تا ہئے ملے سطح حرم اسرار نے	عرش سے پایا لاتہا کے گہر کی کرسی	مقعف گرد کی تمہاری جہت سے بچو
ہین نگینی نور سے غیرت الماس جاہ	برج ماہی آپکی بازو کی مچھلی ہو گئی	گہہ سے منتی ہین گہر ستان تحیا	اس چمن کے گرد مہندی کی ٹٹی ہو گئی

ناتوان تخلص منشی بنسارام ولد منشی لکھپت رائے خلف رائے ہری رام قوم کہتری سرہندی چہچی باشندہ دہلی جو طفلی مین ہی یتیم ہو گئے تہے مگر اپنے دادا رائے ہردی رام کے ظل تربیت مین ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی مین بخوبی روشن سواد ہو گئے اونکے دادا بڑے عالی ہمت اور فہمیدہ بزرگوار تہے اوہنون نے اپنے دست و بازو کی کمائیون سے اپنے بیٹا بیٹون اور پوتون کی اٹہارہ شادیان کین وہ ہندوستانی سرکارون مین معزز علاقون پر ممتاز رہے علم سیاق مین اوستاد زمانہ تہے کتابت ایسی کرتے تہے کہ باوجود کاروبار ملازمی کے ایک جز یہ روز کی کتاب نویسی کرتے تہے اور فارسی شعر بہی کہتے تہے چنانچہ اونکے پرپوتی منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص لکھتے ہین کہ اوہنون نے ایک مثنوی فارسی سکندر نامہ کی زمین مین شمرو کی بیگم کی تعریف مین لکھی تہی الا افسوس میرے پاس موجود نہین ہے ورنہ اوسکا نمونہ بہی لکھدیتا ۔ ان رائے صاحب نے سمت ۱۸۹۰ مین ۹۶ برس کی عمر مین رحلت فرمائی اور دوکان میں ایک دہنہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندون کے لیے باقی چہوڑی منشی بنسارام ناتوان اونکے وارث ہوئے یہہ صاحب

پہلے پہلے تو نواب حسام بخش خان والی جہجر کا فیروز پور وغیرہ اور بیگم شمرو اور نواب حسام الدین حیدر خان وتنبیہ دار شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکارون مین اہلکار رہے پہر انگریزی سرکار مین برمٹ کی محرری کی لاہور مین دیوانی کے اظہار نویس رہے انبالہ مین پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوگئے غدر کے بعد دہلی مین ڈاکخانہ کی محرری کی انجام کار تارک روزگار ہوکر خانہ نشین ہوگئے اور اس عالم مین انکے فرزند رشید منشی درگاپرشاد نادر نے انکی خدمت گذاری کی قریب سمت ۱۹۲۵ کے انکا انجام بخیر ہوا آنکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تھی شعر کی اصلاح کسی سے نہ لی اور اسپر بہی شعر بہت صاف کہتے تھے سا ٹہہ ستر نظم اور نثر کتابین فارسی اردو اور بہاکہا اور ناگری مین ایسی یادگار ہین جیسے ادہیاتم رامائن وشیو پران سکہہ مہو تر کہنڈ کا ترجمہ فارسی نثر مین اور پہر انہین دونون کا ترجمہ نظم بہاشا مین اسم اسکند بہاگوت کا اور سنگاسن بتیسی کا ترجمہ اردو نظم مین بہارستان اور نگارستان گلستان اور بوستان کے جواب مین اور ایک دیوان دو سو غزلون کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگاپرشاد صاحب نے پانچ سات رسالے تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چہپوا دیئے ہین اور باقیماندہ کا ارادہ کر رہے ہین خدا راست لاوے ایک رسالہ مرات المسایل عقاید ہنود دہرم مین مین نے بہی انکی تالیفات سے دیکہا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بہیجا تہا یہہ چند شعر انکی تصنیفات جو ہمکو پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہین -

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے | اگر زر پاس ہو تو سب کو دیجے
نہ دیجے دل کسی کو تا مقدور | دیا ہو تا تو ان کو پہیر لیجے

سنگاسن بتیسی کے ترجمہ سے

غرض ماد ہو انل اوسی شہر مین | سجاتا تہا ہمین آکے اس پہر مین
جیسے سنکے بیہوش ہوتے ہے سب | بہا ہم بہی بیہوش ہوتے تہے جب
جیسے سنکے لہراتا دریا بخود | بیابان سنسان تہا بخود

شعر اوس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت مین ہے یعنی جسکے چارون ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑہ سکتے ہین -

ای رشک قتال ہے ہٹا دو نقاب | مجکو نہین ہے تاب تجہی کہا ہی حجاب

نادان تخلص منشی کامتا پرشاد خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داودگنج ضلع اٹہ قوم کایتہ سکسینہ سنہ ۱۸۵۰ع مین پیدا ہوئے پندرہوین برس مکتب سے اوٹہکر گوالیار گئے اور نوکر ہوگئے چنانچہ اب سرکار عالیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس آعظم الحمہراو مہا کستیر جنگ بہادر کے یہان بخدمت اتالیقی ممتاز ہین اوراب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین - مخمس کریما - انشاے لطف فارسی - ہفت گل قواعد فارسی مین - بہارستان نادان ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق - اردو مین - اور کچہہ ریاضی بہی جانتے ہین شعر کیطرف توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکہتے ہین جو ہندوستانکے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ مین چہپا کرتے ہین یہہ چند شعر انکی ترجمہ مثنوی غنیمت یعنی نیرنگ عشق سے ہیں

عزیز دو شاہد اہل نظر ہے ؛ جدہر دیکہا وہی وہ جلوہ گر ہے ؛ وہی ہر جا وہی ہر رنگ مین ہے ؛ گلون مین بوے آتش سنگ مین ہے

نادر تخلص زبدہ محبان نادر العصر منشی درگا پرشاد خلف منشی متا رام ناتوان تخلص قوم کہتری باشندہ دہلی یہہ صاحب سمت ۱۹۰۹ مین رکہہ پنچمی یعنی بہادون دوم سودی کو پیدا ہوے انہون نے اپنا زائچہ بہی معہ احکامات کے کتاب تشریح طالع نامہ مین بزبان فارسی چہپوایا ہے - انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ مین سرہند سے دہلی مین وارد ہوکر ملازم سرکار شاہی ہوے چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک دس روپیہ ماہانہ بطور پنشن اونکو ملتا رہا اور پہر انکی والد کی بے پروائی سے بند ہوگیا انکے والد انکو تین برس کا چہوڑکر لکہنو کو چلے گئے اور آٹہہ برس بعد پہر آئے تو اونہون نے اوس وقت تک کچہہ علمی لیاقت پیدا نہین کی تہی اور لہو و لعب مین مشغول رہتے تہے اسلئے اونہون نے ناراض ہوکر انکو تارکشی پر بٹہا دیا تاکہ دستکاری سیکہہ جاوین مگر بہتری طالع نے انکو تارکشی سے نوشت وخواند کے سلسلہ تک پہنچا اور شدہ شدہ انشاے ابوالفضل تک پڑہہ کر پادریون کے مدرسہ مین داخل ہوگئے جہان ماسٹر مقرر ہوکر کچہہ حساب سیکہا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے کم دیکہکر گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت مین جا شامل ہوے وہان تین چار برس مین اول جماعت تک کی فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچہہ عربی اور انگریزی بہی پڑہی اور بعد ازان پیمایش تختہ اور پرزمیٹر سیکہہ کر رہتک کے ضلع مین پٹواریون کے معلم مقرر ہوے اور بعد غدر ۱۸۵۹ء مین مدرس تحصیلی ہوکر ضلع گوڑگانوہ مین رہے وہان ضلع دہلی مین بدلی کراکر شاخ مدرسہ کے فارسی مدرس ہوگئے ۱۸۶۳ء مین مدرسہ تعلیم المعلمین عرف دستور التعلیم مین مدرس حساب مقرر ہوے اور پہر مدرس ریاضی سے ۱۸۶۴ء مین مصحح کتب ہوکر لاہور کے سرکاری چہاپہ خانہ مین گئے اور ۱۸۸۵ء مین مدرس ریاضی ہوکر دہلی مین چلے آئے اور کچہہ عرصہ تک اوس منصب پر رہکر پچاس روپیہ مقرر ہوکر کی کہولی جو ابتک جاری ہے اور کتابون کے شغل مین اپنی اوقات بسر کرتے ہین راقم سے ارادت نے اسی تذکرہ کے باعث حفظ کتابت شروع ہوی جب مین نے ماہ مارچ ۱۸۸۵ء مین اسکا اشتہار چہپوایا تہا تو نادر صاحب نے خود مجکو خط لکہہ کر اپنا اور چند احباب کا کلام بہیجا اور پہر ایک ہمہ فلٹ اپنی تصنیفات کا بہیجکر مجکو زیر بار احسان فرمایا اور جب سے ابتک بہت حفظ کتابت اور ترسیل حالات و اشعار شعراء دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہین اور مجہہ سے زیادہ اونکو خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات بہی دہلی مین اونسے ہوئی ہے آدمی بہت باوضع اور یار شاطر ہین اور آزادانہ گذر کرتے ہین - القصہ یہہ صاحب جہان رہے نیکنام رہے ترقی پاتے رہے انعام لیتے رہے حکام اور افسرون کو خوش رکہا ماتحتون کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتہہ اچہی طرح انجام دیا اور حاکمون سے حسن کارگذاری کی سندین لین انہون نے ابتک باوجودیکہ پچاس برس کی عمر ہوگئی ہے مجردانہ عمر بسر کی ہے اور زن و فرزند کیطرف میل نہین کیا ہے اور اپنے زادہ طبع بلیغ کو اولاد سے کم نہین سمجہا ہے اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے بہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ فہم اونکا بہت درست ہے

کہ سخن سے بڑھ کر کوئی یادگار زمانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہہ ابتک قریب چالیس پچاس کتابوں کے لکھہ چکے ہیں ازانجملہ مطلع المصادر و مطلع الصیغہ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاغت و مطلع الالقاب الآداب و مطلع المناجات و شجرہ عبرت گلزار یعنی نسب نامہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان میں ہیں ازانجملہ شجرہ اور پہلا اور پانچویں مطلع کالب لباب بنام مطلع العلوم چھپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصوں میں اور رسالہ حسابیہ مسمی بسوالات عجیبہ معہ قواعد عربیہ اور جغرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو میں تصنیف کئے ہیں اخلاق ناصری کا خلاصہ کیا اور اسکو معہ ترجمہ اردو و فرہنگ لغات کے چھپوا دیا دکن کے شاعروں کا تذکرہ بنام گلدستہ نادر الافکار اور شاعرہ عورتوں کے دو تذکرہ ایک چمن انداز اور دوسرا گلشن ناز تیار کئے اور چھپوائے قصہ ممتاز کالب لباب بہی اپنی عبارت میں قلمبند کرکے چھپوا دیا شطرنج کا رسالہ مسمی بہ ہشت نسخہ لکھکر طبع کرایا اور کئی کتابوں کو اردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ گلٹ کے فن میں اکسیر اور ایک رسالہ بہت اچھا لکھا ہے کچھہ تو چھپ گیا ہے اور کچھہ چھپ رہا ہے۔ ترجمہ نویسی کی طاقت اونکی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے **شعر** تو سجادہ کو مے سے رنگ اگر پیر مغاں کہدے ÷ کہ سالک با خبر ہوتا ہے راہ و رسم منزل کا۔ کسی شارح کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر میں یہہ معما یا نکالا تہا کہ سجادہ اور مے کے عدد جمع کئے تو وہ اونکے عدد اجیب الاوابین کے عددوں کی برابر ہوگئے گویا سالک نے یہہ وظیفہ بتایا تہا نہ کہ مصلے کو مے سے بہگوتا کہا بس اس ترجمہ سے بہی یہہ ہی معما بدستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہوں نے علم ادب فارسی معہ عروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تہا شعر کی اصلاح کبہی منشی عزت سنگہہ عیش اور کبہی حافظ غلام رسول نابینا ویران اور کبہی مرزا قربان علی بیگ سالک وغیرہ چند استادوں سے لی انکی نظم و نثر کے نمونہ بہی میرے پاس پہونچے ازانجملہ اردو اشعار یہہ ہیں۔

اس جہاں میں عقل ستمگر اندہا ہے
جو چاہو دل لگی اپنی اسیکی سیر کرو
واہ وا ایجاب جانان واہ وا
ہی نرالی طرز کا اپنا کلام
بندہ لیا دام ہوں یار دو سلو
جوانی ساری نادانیمین گذری

برت معنی میں نہیں لگتی ہے نام
جہاں کا حال بہر لے کتنا بگہر
کیا تہا عہد و پیمان واہ وا
دین و دنیا سے نہیں مجکو کام
رم رہا ہے تیں اپنے رام رام
جو باقی تہی پشیمانی میں گذری

اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ
گر ہوئی ہم ہجران اور شب وصال
شکوہ نہ غیر کا نہ گلا اپنے کا مجھے
ایک فقط اوس ذات کا ہے آسرا
آج رنگین شیشیاں ہیں جو چنی ہیں طاقین
رہی پیری سو نومیدی میں گذری

کیا کہا تہا کیا کیا حیف
پہر بغلمین کیوں لی لا ہوئی قربان [illegible]
پہر نا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا مجھے
اور کا لیتا نہیں ہرگز میں نام
مثل انکی لعل و گوہر کب یا آن طاقین
شب کی رات حیرانی میں گذری

نادر تخلص گنگا سنگہہ سکنہ لکہنو شاگرد میر حسن

قامت تو اس بہانہ سے او سیاں چاہو | یہہ کس کا خون ہے مجکو ذرا پڑھ سنا یو

نادم تخلص رام دیال برادر حقیقی منشی ہیڈو لعل زار کایتہ سکسینہ لکہنوی شاگرد و قایم مقام اپنے بہائی کے تھے حال ان

قضائی اردو زبان کے بڑے اوستاد پرگو تہے۔

ناز تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کہتری شاگرد دوست اور ہمسایہ منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کا تہا جو نوجوانی مین ہی راہی ملک بقا ہوا یہہ دو شعر اوسکے ہین۔

برا مانو مجھ سے نہ صاحب خدارا | مین بندہ ممنون احسان تمہارا
تم اس یار کا اپنے انداز دیکھو | مین مرتا ہون للہ نگہبان تمہارا

ناصح تخلص چہاجورام برہمن سکنہ قصبہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسہ مین مدرس ہین شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص۔

ایام نوبہار ہین ہون سبکو مبارک | پہولی پہلے اشجار ہین ہون سبکو کیا

ناطق تخلص جگناتہ فرخ آبادی خلف لالہ لالجی اور حال معلوم نہوا۔

جبتلک خانہ دل درد سے آباد نہو | عمر بہر خاطر عشاق کبہی شاد نہو

ناظم تخلص پنڈت شیو پرشاد ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکہنو شاگرد امانت۔

ساقی کی جب بنائی میری دلربائی ہاتھ | نازان ہوا جو دانتوں سنی اپنی لگائی ہاتھ | ٹکڑے کیا قلق سے گریبانکو جسنے | دامن لیا جو یار کا مینی پڑا کی ہاتھ
دل چاک چاک ہو گیا شانہ کیطرح سے | جب سے پڑا صنم تری زلف دوتا کی ہاتھ | اوس بادشاہ حسن کے پیر کر دون نثار | اچہا سلطنت ہی اگر مجھ لگا کی ہاتھ

لٹکائی جا بجا ہے اوسی ارسیان کی نے | چہوٹی دل حزین کی ہے زلف دوتا کی

ناظم تخلص درگا پرشاد ولد چہوٹی لال باشندہ شمس آباد۔

جو اوسکی کاکل در رخ کی ہین شیدا | اودہین کیا کام ہی شام سحر سے

ناظم تخلص پنڈت کامتا پرشاد متوطن راج بہرت پور ابن پنڈت بدری ناتہ لکہنوی۔

دکہلاہی ہر ایک شب سوز جگر کی طوفان | باقی مجہی حسرت ہے کچہہ ای دیدۂ تر او

نالان تخلص دولہ راے ابن بہجن لال قوم مہاجن سکنہ پونہانہ جو دوکانداری کرتے ہین شاگرد منشی درگا پرشاد نادر تخلص

اپنی عدلسی کردت پاک کو قتل | گر مجہی نالان تیلی رشتۂ دی خلد

نالان تخلص منولال کہتری ساکن شاہجہان آباد۔

کہتی ہین تیری گلیمین کہ جان ہار گیا | دیکہہ تو ای بیخبر جا کہین نالان نہو

نامی تخلص لالہ سہن لال کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔

دامن سے اوسنی جہاڑی جو میکر ترا گرد | آئی یہ بوکہ ہو گئی کو گلاب گرد

نامی تخلص منشی بدری داس ابن نہال چند کہتری اول اول سرکاری نوکری مدرسی وغیرہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کرکے اب مشینہ کی دلالی کرتے ہین عمر ساٹہہ سے اوپر ہے انکی چند عیدیان منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص

نسیم تخلص پنڈت دیا شنکر کشمیری آنجہانی ولد گنگا پرشاد ایک جوان رعنا خطہ مردم خیز لکھنؤ سے تھے انہون نے
عنفوان شباب مین خواجہ حیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اوسی تازہ مشقی کے عالم مین مثنوی گلزار نسیم
لکھی جو لاجواب واقع ہوی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا رشک ہے خیال کی تازگی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام
کی تازگی تلازمے کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ پر ختم ہے اور پھر لطف یہہ ہے کہ بحر
چھوٹی سخن مختصر اور مطلب وسیع ایک جہان کا بہردیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی
اوسکی نسبت باتین بنایا کرتے ہین مگر جب اوسنے یہہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی تماندہی
اردو کی زبان مین کرین تو پھر شرم کے مارے پانی پھرتی ہین اس کے سوا ایک یہہ بحث بھی اور چلی جاتی ہے
کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میرحسن کی مثنوی بدر منیر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اوسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب
دونوں کو لاجواب بتاتے ہین مگر مرزا غالب نے جو راے اس بارہ مین دی ہے وہ بہت اچھی ہے انصاف یہہ ہے کہ خوب
انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچھا تھا کہ دونون مین کون بہتر ہے تو اونھون نے فرمایا کہ مثنوی میرحسن
فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت ہرچند کہ یہہ مثنوی شہرہ عام ہوگئی ہے اور کوئی ایسا نہوگا کہ جو اوسے نہ جانتا ہو
لیکن پھر بھی ہم کچھہ شعر اوسکے اپنے تذکرہ کی زینت کے لیے درج کئے بغیر نہین رہ سکتے - لوگ کہتے ہین کہ اس مثنوی
کا شہرہ مصنف کی زندگی مین ہی ہوگیا تھا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی مین دنیا
سے چلدیا یہہ بات ظاہر مین تو ایک مبالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطنًا اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس نوجوان
مصرحسن معنی کی جوانمرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکرون کے لکھنے والون نے بھی اونکی بیوقت
موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور جو لے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی
اونکے اور اونکے کار دست بستہ کی بابت ہے وہ ہم یہان لکھتے ہین ؎ ہو ہذا نسیم پنڈت دیا شنکر کشمیری نوجوان
خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تھا اگرچہ خود نسیم تھا لیکن پاے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے
رہتا تھا اکیس بائیس برس ہوے کہ اونیس بیس برس کی عمر مین مثل نسیم و صبا کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم
نام قصہ گل بکاولی مین فصاحت و بلاغت و بلندی معنی کے ساتھہ اوس سے یادگار ہے ،، غزلیات نسیم

ذلت ہے جو پہلے لب پر بیش لب تر آیا
جیسے کہون اونسے کہ موت دو گزند
خورشید کو پیچھے سے اشارہ ہے کہ غافل
ساقی باقی جو کچھہ ہو سو لے لے
[illegible] نسیم نے بنا یا

یارب کبھی ہاتھ کا ہو دست گریبان
وہ شکل جسکی ہو جو کہین لاؤ ادہر ہاتھ
اللہ کیجانب کو اوٹھا وقت سحر ہاتھ
باقی ساقی شراب دیدے
مجنون مجکو خطاب دیدے

کیا درد حنا ہاتھ لگا سیم تنکو
پنجہ کرین خنجر رشید سے ابرو کی پلکین
ساقی قدح شراب دیدے
اوس بت سے نہین سوال کچھ اوسے
اوس گل سے نسیم زر نہین مانگ

دل ہاتھ سے لیجاتا ہے جو پری شمہ رو آتا
فرقت کی شب آجا جو دامان سحر آتا
مہتاب مین آفتاب دیدے
اپنے منہ سے جواب دیدے
جو چاہے وہ حساب دیدے

سنت دلا کسیکی نہ اصلا او ٹہایئے — مر جایئے نہ ناز مسیحا اوٹہایئے
کسکا حجاب کسکی حیا او کہاں کی شرم — پردہ سے ہاتہہ ہاتہہ سے پردہ اوٹہایئے

مثنوی گلزار نسیم سے ۔

گل کا جو الم چمن چمن ہے — یون بلبل خار نعرہ زن ہے
گلچین نے وہ پہول جب اوڑایا — اور غنچہ نے قہقہہ کہل کہلایا
وہ سبزۂ باغ خواب آرام — یعنی وہ بکاولی گل اندام
جاگی مرغ سحر کے غل سے — اوٹہی نکہت سی فرش گل سے
منہ دہونے جو آنکہہ ملتی آئی — پر آب چشم حوض پائی
دیکہا تو وہ گل ہوا ہوا تہا — کچہہ اور ہی گل کہلا ہوا تہا
گہبرائی کہ ہین کدہر گیا گل — جہنجلائی کہ کون دیگیا جل
ہے ہے مرا پہول لیگیا کون — ہے ہے مجہے خار دیگیا کون
نافہ او سپہ اگر پڑا ہین سے — بو ہو گئے تو گل اوڑا ہین ہے
نرگس تو دیکہا کدہر گیا گل — سوسن تو بتا کدہر گیا گل
سنبل مرا تازیانہ لاتا — شمشاد اہین سولی پر چڑہاتا
ہتہرائین خواصین صورت بید — ایک ایک سے پوچہنے لگی بہید
نرگس نے نگاہ بازیان کین — سوسن نے زبان درازیان کین
بتا ہی پتہ کو جیب بنایا — کہنے لگی کیا ہوا خدایا
اپنو مین سے پہول لیگیا کون — بیگانہ تہا سبزہ کے سوا کون
شبنم کے سوا چرانیوالا — اوپر کا تہا کون آنیوالا
جس کف مین گل ہو داغ ہو جائے — جس گہر مین ہو گل چراغ ہو جائے
بولی وہ بکاولی کہ افسوس — غفلت سے یہ پہول پر پڑی اوس
آنکہو ستی عزیز گل میرا تہا — پتلی وہی چشم حوض کا تہا
نام اوسکا صبا نہ لیتی تہی یہان — اوس گل کو ہوا نہ دیتی تہی یہان
گلچین کا جو ہاتہہ ٹوٹا — غنچہ کے بہی منہ سے کچہہ نہ پہوٹا
او خار ترا پڑا تہ چنگل — مشکین کس لیئے تہی تونے سنبل
او باد صبا ہوا نہ بتلا — خوشبو ہی سنگہا تیا نہ بتلا
بلبل تو چہک اگر خبر ہے — گل تو ہی مہک بتا کدہر ہے
لرزان تہی زمین یہ دیکہہ کہرام — تہی سبزہ سے راست مو براندام
اولنگی لب جو پہ رکہہ کے شمشاد — تہا دم بخود اوسکی سنکے فریاد
جو نخل تہا سو چمن کہڑا تہا — جو برگ تہا ہاتہہ مل رہا تہا
رنگ اوسکا غرض لگا بدلنے — گلبرگ کف لگی وہ ملنے
بدلی کی انگوٹہی تہیلی پائی — دست آویز اوسکی ہاتہہ آئی
خاتم تہی نام کی نشانی — انسانکی دست برد جانی
ہاتہو نکو ملا کہا کہ ہیہات — خاتم بہی بدل گیا ہو بذات
جسنے مجہے ہاتہہ سے لگایا — وہ ہاتہہ لگے کہین خدایا
یان بہی مجہے دیکہہ گیا ہے — کہان اوسکے جو پیچ پڑا ہے
یہہ کہہ کی جو مین ہو غضبناک — خون رو کی لباس کو کیا چاک
گل کا سا لہو بہرا گریبان — سبزہ کا سا تار تار دامان
دکہلا کے کہا سمن پری کو — اے چین کہان بکاولی کو
تہی لپٹ غبار سے بہری وہ — آندہی سی اوٹہی بگولی ہو
کہتی تہی پری کہ اوڑ کے جاتی — گلچین کا کہین پتا لگاتی
ہر باغ مین پہولتی پہری وہ — ہر شاخ مین جہولتی پہری وہ
جس تختہ مین مثل باد جاتی — اوس تک کی گل کی بو نہ پاتی
بیوقت کسیکو کچہہ ملا ہے — پتہ کہین حکم بن ہلا ہے

نشاط تخلص لسری سنگہہ عرف بسنت سنگہہ کا بیٹہ فرزند سندرداس متصدی دفتر خالصہ شریفہ بادشاہی دلی کا گزرا

کوئی تڑپ ہی بیمار چشم کا او کوئی تہا — ترے کوچہ مین گرد آتے ہیں ہمارا
پاؤن تک دسترس کہان ہی نشاط — ہاتہہ سے ہاتہہ لگ نہین سکتا

ہو اجازت تو ذرا لیجئے دم سایہ مین	تیری دیوار کی ابہو تجہے ہم سایہ مین	تڑپتا ہون کبہی کو وقت آخر ہی ہو	وہ آیا نہ آئی یار و بلا تو دیکہو
یسان نقش قدم پاؤن نشاط ہم بیٹہا	اوٹہی ہے کدہ اوٹہائی سی تو نے اوٹہا	اپنے ہاتہون سے ملکے ہہد تم	عبث کرتے ہو پائمال ہمین
تاو کہاتا ہے دیکہکر شب و روز	زلف کا تیرے بال بال ہمین	خیر ہے کیونکر کئے آپ نہ تہا	آج آپکا احتمال ہمین ـ
گر مٹانی سے کہین نقش نگین مٹتا ہے	تو نوشتہ بہی میری لوح جبین کا مٹجائے	آشنائی تجہہ سے کی کیا سمجہہ کے یاد آئی	دوستی میری ہی آخر دشمن جانی ہوئی
نہہ کی حلقہ کا دیکہکر عالم	ناک مین آرہا ہے دم میرا	آپ تو ہم نہ پہرے پاس وفا سے اپنے	جو کیا تمنی سو تم پاؤ خدا سے اپنے
	جیسے چاہے ہو دل اپنا قیامت کی لبہو سے	رہی جو یہی تصویر یہ محبوب صورت سے	

نشاط تخلص لالہ اجودہیا پرشاد فرخ آبادی خلف لالہ ایسری پرشاد ـ

قلق و یاس غم و رنج و الم و دو بلا	اور کیا عشق سے ہاتہہ اپنے آیا

نشاط تخلص رائے تلجا پرشاد حیدر آبادی خزانچی تہے اور اصلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے

مجہو بتان ہون مین کسی لیلیٰ کو یاد مین	صحرا وطن ہوا نہ مجہی گہر سے تو ہون

نشاط تخلص بابو ہرگوبند سہائے ـ

کیا اونہین میرا گلہ یاد آیا	شکر ہے تجہہ تو بہلا یاد آیا	چاندنی برق ہوئی شب ہجر مین	خندہ ماتم یاد آیا
	ہیچ بے مہر شب فرقت مین	یاد آیا تو خفا یاد آیا	

نصرت لالہ گوبند رائے کایتہ دہلوی شاگرد نصیر ـ

کمر کا خیال اوسکے جب آگیا	تو سب نے کہا یہہ عدم کو چلا

نصیر تخلص ارجن سنگہہ ولد بدہ سنگہہ داروغہ توپخانہ راجہ سمبہر شاگرد محمد عسکری اخگر مقیم فرخ آباد ـ

یہہ کالی گہٹا رات اندہیری یہ سماں	کیا ہجر مین تڑپاتی ہین ساون کی ہوائین

نظیر تخلص پنڈت گنپت رائے شاگرد نصیر ـ

کیا زرد ہوئین عشق کے آزار سے آنکہین	ہم چشم ہین اب نرگس بیمار کی آنکہین

نکہت تخلص منشی ماتا پرشاد لکہنوی برادر منشی رام دسہائے تمنا ایک اچہے شاعر ہین مگر انکا کلام سوائے ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا مین درج ہے ہمارے دیکہنے مین نہ آیا ـ

نور تخلص منشی دہرمن لالہ ہرچند قوم بقال سکنہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر یہہ حضرت بزازے کی دوکان کرلیتے ہین اور یہہ چند شعر اونکے طبعزاد بملاحظہ حکام سررشتہ تعلیم ہین ـ

نام و الا کر دن مین کیا اوٹہا	جانتے ہین سبہی صفتا رو کیا	آپ فرمانروائے ہند ہوئے	زیر فرمان سب ہوئے سردار
	راز پائی جب تہے جنہی و جبلی	دل نور یہہ کہل گئی یکبار	

والہ تخلص فیض آباد کے ہندون سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی مین ہی گئے تہے۔

اعجاز لب سے اسکا دم عیسی سے کم نہین | وہ پنجہ سیمین ید بیضا سے کم نہین
معدوم کو کہو نکر کوئی ثابت کرے والہ | مضمون کمر یار کا عنقا سے کم نہین

وحدت تخلص جمعیت راے قوم کایتہ سکنہ میرٹھ —

ہر دم ہے عندلیب کو اب عزم نالگی | فصل بہار آئی ہے اوسکو ہوا لگی

وحشی تخلص کشمیری ناتہہ ولد گوپی ناتہہ دہلوی۔

جو سر اوٹہاتی تہی کبہی کی ہماری | اب وہی پہرا کرتی ہین ہمسے تنے اونکی اکڑ

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کایتہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحدار خوش گفتار رشتہ دارون حکیم سکہا نند رقم تخلص سے ہین تعلیم دہلی کے مشن اسکول مین پائی اور پہر شاخ مدرسہ گورنمنٹ مین فارسی کی مدرسی کی اب میجر ریلوے مین ملازم ہین شعر کی اصلاح چندے روز منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص سے لی تہی یہہ شعر اونکا ہے۔

شب فراق کو کاٹی ہے ہم ستارے گن | جو تو پہر آئی تو پیارے پہرین ہمارے دن

وحشی تخلص پنڈت کشمیر ناتہہ ساکن دہلی ایک غزل انکے صاحبزادہ دیشیشر ناتہہ بصیر تخلص نے بہیجی تہی اوسمین سے یہہ چند شعر منتخب ہوئے۔

ہم اپنے جوش چشم تر کو دیکھتے ہین | حباب سان فلک فتنہ گر کو دیکھتے ہین
کہان کا عشق کسی الفت اور کیسی حیا | یہہ گلعذار فقط اپنے زر کو دیکھتے ہین
یہ جوش آتا ہے عنقا کی باندہ لائین پر | کبہی ہمارے جو موئے کمر کو دیکھتے ہین

وصف تخلص بنسی مادہو ابن مولچند شاگرد مقصود عالم۔

ایک شب بہی تو میرے گہر مین نہ آ کر رہ گیا | داغ یہہ دل مین ترا ہی ماہ پیکر رہ گیا

وصفی تخلص لالہ سو بہا رام ولد دیبی پرشاد باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ سکسینہ والد منشی شیو پرشاد دہلی مین منیجر کارخانہ

امید وصل مین شب ہجر کو بہی سو لیا | سنایا کچہہ نہ قسمت کا لکہا ہے کو ملنا
دل وابستہ اوسکا عرش سا کہلتا نہ کلی | جو منسکرایا تو کر کبہی غنچہ دہن اپنا
نہین سوجی ہے بست نکی کبہی ہم غیر صحبتی | سلائین سوزن غمسے کہ جاک کفن اپنا

وفا تخلص راجہ نول راے اجہالی قوم کایتہ سکسینہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان تہے اور جب وزیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو اونکو وہان صوبہ دار رکہا تہا ۱۱۶۲ھ مین روہیلون نے متفق ہوکر اونکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتہ اونکا مقابلہ کرکے اپنے ولی نعمت کی بندگی مین کام آئے فارسی اور اردو مین شعر کہتے تہے چنانچہ دونون زبانون مین صاحب دیوان گذرے مین اونکے چہوٹے بہائی گلاب راے امیر الامرا نواب نجیب خان بہادر کے دیوان تہے۔

بکہرے کوئی زلف کو اپنی جو آ وفا | پہر آہ کس طرح ملے میل سر رشتۂ دل
کہنی لگا وہ سنکے میرا نالۂ وفا | یا رحیلا رہیگا یہہ بیمار کب تلک

وفا تخلص لالہ شنکر لال الٰہ آبادی۔

زاہد نہ میری پاس ہے نے جانماز ہی | باتن ہے فقط سجا جہان نام خدا کا
جبتک کہ رہی جان وفا تیری یہی خو | لازم ہے رہے ورد زبان نام خدا کا

وقار تخلص منشی نوبت راے شاگرد منشی سیدو لال مرحوم متخلص براز کایتہ سکسینہ قدیم باشندہ لکھنؤ اکثر کتابین انکی تصنیفات سے ہین پنچہ لاجی بہادر جرنیل کے بہائی اور ماموں زاد بہائی راجہ الفت راے بہادر بخشی الممالک سلطنت اودہ کے ہین نہایت خلیق و کاربرار اور اب پنشن دار انگریزی ہین لکھنؤ کی خوش قدری و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد ہے۔

نظر وکسی مہروش نے گرایا کہاں مجھے | پہنچا دکھا رہا ہی فقط آسمان مجھے
عیسیٰ نے ہی خوب کیا معجزہ عیان | منہ کو چھپا یا دیکھ کے مردہ جہان مجھے
اولٹا اثر ہے رونی ہین سمجھے دیکھکر | زردی بہ تلی کو صفت زعفران مجھے
کہنڈون جو گر تو ابھی کشتہ قبر ہو | خواہش جو نام کی ہو کرین سنگ نشان مجھے
عشق یا ملکر دل وہ غبار خط | کرتی ہی گرد گردش کاروان مجھے
دکہلا کے ہاتہہ جو جیا ہے تم آشتی | بوسہ کی تذکرہ مین کہا بادہان مجھے
وحشت بلند پایہ بنی فساد کی ہے | تخت روان ہے دشت مین یک گرد باد مجھے
موسم فراق کا ہے سر سنبل زخم تن | دکھلا رہی ہے لطف بہاران خزان مجھے
ہوتا وقار زم سخن مین سر فروغ | دیتا ہے رنگ شمع خدا گر زبان مجھے

گر ہون غبار راہ کہین ہو نہ | سمجھے فلک زمین مین آسمان مجھے
لہکا کاٹی قریب کا ہین پہال ہون | کھٹکے مین یا بندہ ہی جو کہین باغبان مجھے
مین ہی ملونگا جہک کے جو تم اٹھ جاؤ | قصے سنا یا تیر تہین ہے کمان مجھے
تہر جلی ہین آنکھین تہر گئی ہین | کیا سکتی ہے بتا عشق بتان مجھے
ابھی تو نور مین ڈوبا ہی خورشید انتظار | آنکھین پہکہا ہی ترا پاسبان مجھے
آنکھون کی پوچھ لو نہین آتا ہون رات بہر | تحقیق کر لو ولے ہی شغل فغان مجھے
جاتا نہین ہے رشک جو ہو کا جہان | آیا نظر ہی تفرقہ جسم و جان مجھے
قاتل سے لب ہو گئی دنیا دلی تری | مچھلی کی طرح جو چلا ہی تیان مجھے

کہینچکر شانہ نے پہنچا ہی یا شانہ تک | وہ پری کیون اوڑی آئینہ گیسو
چار عنصر بجا ہین نہ کوس حسن سر | بار بار اسکو کیا کرتے ہین پیچ گیسو
شکل جو بنائی جھی ساقی نے شراب | ہو گئی عکس و گن کیا سنبل گیسو
نکلے جیا سنبل بار کر دو کو لیے | عرق رخ سے ہوی آنکھ پہ گیسو
بل بہت کرتے تھے سنبل کی تری | باندہی طولی بل نیکی برابر گیسو

نافہ بوسہ عارض ہین پیار سر گیسو | دولت حسن مین پاتے نہ مقرر گیسو
کالی گیسو کی گہٹا دم مین رہ گئی | تم کرو غسل ابھی سانپ لگے گو سر گیسو
پہول سونگھے بنا کے گیسو کو | مشک سے دینگی بیار ترا اب گیسو
حشر مین جہنگے جیال سیہ کا ریکا | بکھرا ہوا دکھا کر دہ معطر گیسو
شمع گر ہو تری ہمسر تو دہوئین اوٹہ جائے | ہی دہوان شمع کی پیکر سر گیسو
شکنا فہ ابھی بنجا یگا غنچہ بلکہ | لوٹ ہی کر دینگی ہو کو جو معطر گیسو

رنگ گئی سی تری لبکی شراب سے | حیران ہون رات بہر کہ کنہی نقاب ہے

وقار تخلص راجہ کشن کمار خلف راے پردامن کشن رئیس مراد آباد قوم کایتہ سریباستو متعلقہ وار اضلاع مراد آباد و بداؤن وغیرہ ہین انکے مورث اعلیٰ کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ وکالت پر مراد آباد مین خدا نہ بخشا اوسوقت سے مراد آباد مین قیام ہوا انکے جد امجد لالہ آنتارام نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد مین خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بجنور پر سربلند ہوئے اور جب روہیلکھنڈ کا ملک نواب سعادت علیخان بہادر نے کمپنی انگریز بہادر کو دیدیا تو راے موصوف کو عہدہ منشی عدالت دیوانی برکہ اوسوقت یہی عہدہ نہایت درجہ کا تہا سرفراز فرمایا۔

اونہون نے آخر ترک روزگار کرکے اضلاع مراد آباد بجنور اور بدایون مین تعلقہ خرید احسکو ابتک برکت اور ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے فرزند اقبال مند راے پردامن کشن نے ۱۲۵۷ھ کے غدر مین اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل فایدہ اپنے سچی خیر خواہی اور تابعداری کا پہونچایا جسکے صلہ مین اونکو تین ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پیشگاہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۲۶۱ھ کے عطا ہوے اور اب اونکے صاحبزادہ بلند ارادہ یعنے حضرت وقار کو سرکار فیض آثار سے راجہ کا خطاب بہی ملگیا ہے اور یہہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہین اونکے عجیب عجیب خارق عادات سننے مین آتے ہین اور شعر بہی باوجود نو مشقی کے خوب کہتے ہین اونہون نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ۱۲۸۵ھ مین بہیجا تہا جس سے مندرجہ ذیل اشعار منتخب ہوکر درج صحیفہ ہذا کئے گئے۔

دیر و حرم مین جلوۂ قدرت ہے اونکا
زلف شکن سے دل دشمن کو گھیرا ہے
سودائے چشم یار مین لگا کہا نہ گو
لگا ہی جو گیسو تو بل کہاتے ہی کیون زلف
وہ یہہ کہتی ہین ننگ آتی ہے بلبلی
ان سے بولتی اگر زبان ہوتی
اگر غنچہ جسکا کہا بلبلون نے
روی رنگین سے مقابل لالہ داغی ہو
عرق جسم یار ہتا کہ شہاب
ضعیف جسم ستم کی جھیلے کیا
وقار قفل سے میری زبان کو تجھ کو قفل
ہے اگر زلف پریشان دل اور الیل
بوسہ کاکل کا جو مانگا تو کہا تو چرتا
دیکھا جی بھر کے نہ دل کھولکے ہمنشین
کیا قیامت ہے ہی وقار کا چال چلو
گرنہ لی ای محتسب ہی مگر تو تنہا
وہ ترکش آئے تو بس سو نہین ہے

زنار سبحہ مین ہمین فرق ایک تار کا
ہی بہشت کعبہ زر بہو کفار کا
وحشت نہ وہ تہا مست ہتا ہو ہتا
دل جو کہ ہو کا ہی یہ آیا جد سر آیا
تو بلند فرقہ عشاق مین ہو نام ملا
دعوی کر بیٹھے جدائی کا
یہہ سو سکا ہے ڈہونڈہ کسیکا
پوست ہاتی کا جسم مین آج کہنچا جا
ہوکے گلرنگ پیرہن اوترا
برنگ سایہ مین لوٹ کر کبھی کہڑا نہوا
کہ بڑی کہاتے ہے آنکو کبھی ہما نہوا
سو شمس کی تفسیر ہے چہرا تیرا
جب کہا کچھ او دینی ہو لبے کہا اڑا گیا
خواب مین بہی جو بلا یار تو ایا تہا
غصہ خنجر جسے دیکہہ اولٹا پہا گا
ڈہا سکی کیا قلعہ اسلام چلو پہر آ
اگر قافر رقیب رقیب ست

مین نہین کہا یکا وہ ہوگا فرد دیدار کا
چشم ساقی چوم لی کل رات مستی مین وقار
فریاد میری سنکی ہی وہ بام پر آیا
بڑھیے پاس پہانک کہ پیر یالی بر
چاند سے منہ کا بوسہ لیلونگا
دہان جل گیا آج قند ہ سکا
غنچہ جو ہوٹا سا کسیکا جلوہ دہا ملگا
جب کفن کی تنی ملی پوشاک
گہر چکر مین گہنی لیلی گہا جانے مین بلا
پہنا تا انگی ہون ملی ہی ہو بھنجا
مرلے پر بہی مجہو شکی ہہدی جگر
دہوپ چہاونکے سو دل کا کو لگا
اوسکی لب انکو جو پکڑا تو وہ
نا توان کیا کوئی جسے جو کر
ہول سے سو دہی پیار
سو جیت بات خدا یہ کر کے نظر
لپٹے کی سوینگا وہ خط تو

ہمیشہ سمجھ کہلاے کا فرد دیدار کا
کام ہمیشہ ہین غفلت مین ہی اپنا کا
الغیہہ بالین کہا لپنے اترا یا
سوئے گر کوئی چشم تر نہین آتا
پہول توڑ لگا آج نسرین کا
تیغ جانیں یان کچہہ نہ بگڑا کسیکا
دیکھکر سر تو ہتا ل یا ہو کملا نیلگا
تب پہر اجانہ کہن اوترا
ملا ہر ایک سے وہ ہیت پر ایک کا نہوا
مین کت تڑپا کہ گرد ونہ زلزلہ ہوا
یہہ ہیتین وعدہ جنکو کہین جانیگا
صبح کہہ عکس پڑے انگل عنا پرا
پہول سمجہی پا پا تی پہلے ہپل کہا کیا
آیا وہ حسن جوانی پہ تو سایا ہاکا
اپنا معشوق ہی بلواتے گا
دل مین کچھ اور سکتہ لائین آپ
مرا زمانہ اگر لیگیا کبھی کروٹ

وقار اوسکی پہلو ستی اوٹھ گئی ہے
سرمہ جو کیا ترک ملک ریوتی و چشم
کبھی ساتھ تالی کی روتین جو چشم
یار کی چشم سخنگو کی یہ موزونی ہے
سودا ہے زلف یار کا فکر کیا مجھے
داخل کردن ہی بیچیدہ از و ہین آپکو
پس وفا ہی آفت ہی کچھ نہ کچھ تھا
بیت موزون ہین لکھوار فنکی یاد ہین
دامن ہین لانہ سکی جہتا ملاوین
گلچین کی ساتھ ساتھ ہے صبا بلبلو
ہے بلا کی طرح خیال زلف
قارونکی مرگ سی یہہ معما ہوا حل
مسجد الگ بنائینگے ہم تو اب سے
یہان ہے رنج سعیت وہان ہے در دہ گناہ
تنتی رہے جلوہ گلشن فردوس کا
تکار دنیا کی وہ محتاج غنچہ کا گلزار
اچھی ہی ہو جسم ہے دیکھئے سیاہ کا
کنگ سوسن لپیہ ردل لالہ نرگس چشم بیا
سخت ہو تقدیر ہو جو پھر گئے
دل ہمارا صنم ستا لے ہین
مانند حباب گھر بنا کر
فقط سرشک سے قدر دیدۂ عشاق
قید ہستی مین عدم کو وہ کمر کہتے ہین
ساقی نہین شوخ تو پھر مجلکو بات
جب چلے تم یہہ مثل ٹھہری غلط

نرکھو نشا یہ معنی کو تم اسی گردش
پرہیز سی بگڑ گیا بیمار کا مزاج
نرگس نہ برسے سحاب اسطرح
ہین چہکد و لہین قرہ تر اولجرح
سارے جہان نے ہمیں سمجھا ہے ہندوستان
گیسوئی کمر پسند ہو کیو وہ پان پسند
کھلا یہہ راز جو دیکھے مزار تعوید
مصرعہ رحیہ سو جہا قد بالا دیکھکر
ہرچند ڈھونڈا مرگئے سارے ملک
بگڑتی ہو جنکی ہے دوا نہ چہا جھوڑ
سیجے سیر پر سوار لیکے برس
جی لیکے جائیگا مرض لا ہے دوا اثر
رکھیں گے یار اپنے سر کا ہے نخص
نہ کوئی شاد یہان ہے نہ یہان محظوظ
باغبان کا موسم گل مین ہے کیونکر دیا
اتنا ہی رو تمغہ ستمگار مین فرق
انکھوین جاتے ہے رنج کا رنگ
تیرے آگے اچھا ہین گانا انکا سا ہو
موت ہو جو یاد ہین آنسو تم
سخت کافر ہین کعبہ ڈھا لے ہین
ایک دم مین رنگا ڈالا یسا ہون
جو چا خشک ہو لب اوسکی جا کرو
ظاہری جسم مین پوشیدہ کمر کہتے ہین
تریاق ہو کہ زہر ہلاہل جو ہم مین
کسبکے ثانی نہین قنا زین

کیا نہ تھا چلنے کو سبزہ عارض کا
دو دن سمجھا ہے عشاق سے کچھ مانی
تکلف کو تکلیف بس ہے جسکے
سرخی چشم و درشتی و لب یار سے
نازاوسکا ہی چلن تو بیاز اپنا طرز تو
یہ اک جہان ہو چلتی بھرتی ہے
چشم ہی عالم فریبی حسن تیری چشم
رنگیا یاس دیکھے اور جھکے ہاتھ سے قرار
رہتی ہی ضد یار کہ ہتی ہی اپنی بات
قارون تو لیگیا مگر اسکی تحمل
درد کو یکسر ہی سر کی تلاش
زانو کھا نکو تیر کا ہرگز نہیں ہے ہم
وہ منڈاتی نہین خط عارض
جلتا جو تہا نصیب مین تو لیکی
ہی ہی لطف صحبت ہے زہم جو نین
سینت رکھا ہو اچھی کا برا ہوتا ہے
کسکو ہے ماندگان خلق کی غمخوار یا
آج گو چھتے ہو سمجھے جہت ہو
تکلف برطرف یکجا تعالم اب دیا ہے
پہن کر ہم قبا سے عریانی
ہے نام ہستی کا نفی و اثبات
تمہاری ستم کا ہم اوٹھاتے ہین
ہر زبان قید مکان ہمین آزادی ہے
موزون ہو جو صفت من کمر کا ہے
گرہی اسال ہے طغیانی سیل بہا

کہا جنون نے میری مرہم زخمکا نبت
ورنہ بجو جلوا اوس شوخ کی تصویر کہیم
ہستم وصل مین ہے حجاب اسطرح
تولا جو گل کا رنگ تو کم نکلا ہمارا رخ
وہ ہے وہان پست تو یہہ ہے یہان تنگ
پہر اس دولت حسن پر کیا گھمنڈ
گل کا بدلا رنگ بلبل کو غش آیا دیکھکر
ورنہ تہا کچھہ اور دلہاین سلوک تہا کر
ہوتی ہین آج وہ آرسیاں رہی بلا پر
جاینگے اپنا اپنا ہمین خرابہ چھوڑ
اور سر کوٹے تو پھر کی تلاش
لیے کھٹکی جین کرلے ہین یاد آشنا کر
ہین شملے مگر خدا کا حظ
جر لی سیتے ہالتی ہین تخیر گہمکسار جر
ہم ہون نو سنکی طرف تم ہو اپنی گہر
زلف آئی نہ دوا یجا نہیان تحت سب
تیر لاتا ہے کوئی کبھی منظر کیلئے
حشر کو دیکھون کہان چلے ہو تم
حیا کو تم سمجھو او خرد مستی تم بیٹھے ہو نین
جبر ہین میں نہین سمالے ہین
موجود کبھی کبھی فنا ہون
نہ آپ جاہ زنخدا نکی جا کیسے
نکہت گل کی رونق
غنقا کی سا تہ خیر نہی سر وا مین
نکہت نسرین سے باندھہ جانگلی با

یہ نکتہ ہے وہ سادہ رو ہین ہی
مگر عدم ہستی کی ہین گمانیان
دشمن ہو یہ ستا کر دلون کے لئے
وہ پری تصویر مضمون لکہے مگر نہ کر
ہے ہمارے چشم مین جلوہ کسی زلف کا
احسان کسیکا اوٹہا نہین سکتا ہے
مرنیکے بعد بہی نکلی روشنی قلب
حجاب خط عاشق رقم کرے
دیدۂ یعقوب بینا جامۂ یوسف ہو
کاٹ کہایا تو ہین سے بلنے
تجہکو کبہی مدد مت عارض لے
دل ناداں ہو پہر لوٹ کسی ارد
جو گفتگو ہو تو ہوا سنی اردو کی ساتہ
وصال مین بہی تو ہین شکوہ کرتا
پسند آئی نہ اوسکو ہمارے تنہائی
مصحف رخ خال مہر سی نکر زیر
ہوا ہے دشمن جان یار جانی
عاشق ہین لیک سخت ہی مار کمر
ہے جو دل مین خیال ابرو کا
زلف پیچیدہ ایک مار ہے
یار کا کل نے ڈسا چشم سے مارا
کہنچ چکی مو میان یار کی تیغ
نہ رہا کی خوف بلا نہی ہیت
پہر پڑے ہے نہ چہا مین کہین ہو
پہر سرخی ہے جو اونکو دستیاب ٹنئے

کوئی اونکی خط مین جو نقطہ نہین
تیری کمر ہے جیسے سونا تو ان کہان
تیغ بہی ہی خنجر بران جرات نہین
سبز ہے اور رنگ پانی کی سیر دلوائے
کیا چڑہی پہرے ہے اکالی ہے جبین
ہم کیا سمجہین خواہش ظل ہما کرین
آئینہ سا لگتا ہے ہمارے مزار مین
تو زبان خامہ کی پہلی ہی قلم کیجئے
اوسکے ڈورے ہین مگر رشتہ ہی اوسکی تار کو
بوسے کے لینے پہ جہنجلاتے ہو
کہیا ہے تاب ہوئے الصفا مگر آئینہ
کی ٹکنی پہر پڑی سر کہیلوار کی راہ
نہ کبہی ہمسے کوئی آیا ہے لوگ ساتہ
الہی کیسے ہے یار سند خو کی ساتہ
ہمیشہ یہ کہا ہین اوسنے آرزو کی ساتہ
نقش سنگ جبین لگا مصحف کی کیفیت
سے کاٹہے مار استین سے
ہین ہیچ ان اور اپنی ہر گہڑی مجہکو سنبہال
آہ لب پہ فگار آتی ہے
سبزہ خط نہی عبارت ہے
دیکہو ان سبزہ لب کو کیا ہوتا ہے
سو قلم میں یہ ح اگر چہ یہی بہرا ہے
نہ بگڑی آثر مردون ہے سبز کی
وفا مین ہماری جفا مین تمہاری
تو پہر معلوم سر سبزی حنا کی

تا کہ کرتا ہون یا نسبت ابرق
سنت کش جو ایسے گا یہ سلسل
دیر تک یہ سا اسی کشتی دہان زخم ہے
عاشق حیا نباز کو عارض کی لو ہے
بوسۂ رخ صنم کا نہ لینے دیتے کبہی
یا نامزد کی لپٹے مجہی وصل یار مین
لیکے شوخی سی میرا ایتک ہے مین گان
وہ ایک ہو کہ آئینہ میں ہیچ نہین عکس
لب شیرین سے وہ گالی عدد کو
دیکہا اشک سے خالی لب یہ چشم گریانکو
مجہکو حسرت ہے کہون کیونکر شتاب یار
جہبی ہی دل مین لگا فرقی قرگان
بگڑنا تا ہے کا کیسا زبان بگڑتا ہے
غمزہ جہری کی نگہہ تیر تیغ ابرو مین
خط لکہنے پر ہی سیر بستہ رہا مضمون خط
جو عطر گل مین ہے بیتا ز لوکی
لالہ لکہا چوتری انکہہ کو سوسن نے کہا
غمزہ کرلی بہار آئی ہے
خانہ دل مین ہے خیال صنم
دکہا تا رہا آئینہ ماہتاب
لال ہین ہیرے کی سی رد ست دیا
دو تین جام دریچی وہ سیکڑ کی
زبان کتنی قتل الہی شیرین
نہ بایگا کبہی بندہ کی وہ بات
رہا قبضہ مین ہر ایک تیر قامت

بہاگ کر بہار روتا ہون
اونکی دہن نہین ہے تو کیونکر بیان کین
آتی یا قی نہین قاتل ہے کہ یکا کین
نام لیکے کبہی بجا لجان احسا نین
در آنکہ یاس جا ہے ہم یا سا کرین
لذت جور عشق کی ہے وہ انتظار مین
پہنچا ہمارا شخو ا ہے کسکو گمان مین
احوال ملک ہے کہتی ہین تم محمل ہو
کبہی تو سر مین سیٹا ملا دو
ستارو نسے پہر دیکہا بہتیہ ہے جہر انکو
رات پہر اونکا مصاحب تا نہ دن آئے پہر
سمجہے ہم ہین گل سے خار غمزہ
وہ نرم رو ہے بہت سخت گفتگو کیا ہے
لڑا کے کون کرے ایسے جنگجو کی ساتہ
شرح بہی لکہی گئی رہتی ہین وقت ہے
پہہ کہنچا ہے مگر ادس شاہ زمین لے
اسپہ نرگس کی طرح میرا یہی ایک صاد ہے
پہتے پہول لگتا آتی ہے
یہ وہ کعبہ ہے جسمین مورت ہے
سحر تک وہ گیسو سنبالتے ہے
کہین سر سبز گہان جتا ہوتا ہے
آنکہو نمین ساقیا ایسی یاقی جماہے
ڈلی ہی مٹہا سیکی ہریا اوس مین
خدا کا حکم جو کا فر نہ بالنے
کہان اجمیر مین سیر چڑہا کی

صبا نے اوڑا یا ہے انداز یار	چرا کے چہپا یا ہے بد نکو چہلے

ولی تخلص ولی رام قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد جو شاہزادہ دارا شکوہ کے منشی خاص تہے اور علم عربی فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام رکہتے تہے چنانچہ اونکے شعر ہر زبان میں ملتے ہین اور وہ صوفی صافی مذہب تہے اونکو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکہا ہے اور عجب نہین کہ ایسا ہی ہو کیونکہ اونکے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو ولی گجراتی موجد شعر اردو کا مشہور ہے سو اوسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہین مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو۔ ولی رام کے یہہ تین شعر بطور نمونہ کے لکہے جاتے ہین جو ڈہائی سو برس اول کی اردو کے ہین ۔

تو مہمان آمدی اینجا شدی خود خانہ خاوند	تو اپنے آپ سے بہولا کسی کو نا سمجہا تا ہے
شراب سرخ می نوشی اجل کردی فراموشی	مردن کو درست سمجھو محبت میں کیا تا ہے
قبا و چیرہ رنگین ہمہ از تیغ بکشا یند	دہین گے کفن کی چادر جو ترا قاصد پاتا ہے

دیبی تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال منشی شیو پرشاد ولد راے سوبہارام وصفی خلف دیبی پرشاد قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکہنو جو ایک مدت سے مطبع منشی نولکشور کے منیجر ہین اور منشی صاحب بہی اونکو بہت عزیز رکہتے ہین کلام انکا بہت شستہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پیدا ہے آپ نے طبیعت ایسی شوخی زا پائی ہے کہ ہر شعر مین نئی بات نکالتے ہین اور کوئی بات چوچلے سے خالی نہین ہوتی زبان وہ شیرین کہ سننے والے ہی سیر ہی نہو حسن بیان کا یہہ عالم کہ مطلب تصویر بنکر آگے آجاے اور پردہ مین نہ چہپے اونکے ہر ایک کلام مین نیا لطف اور نیا رنگ ہے اور اسی وجہ سے اونکے کلیات کا نام مرقع اورنگ ہے مجکو بہی اوسکی سیر کا اتفاق ہوا ہے اور اوس سے جو مینے انتخاب کیا ہے وہ یہہ لکہا جاتا ہے ۔

ہمسے موزون ہو وصف رخ جانان کیا کیا	مطلع مہر نے مطلع دیوان کیا کیا	شوخ چہپا تو لگا جلد حسرت یاد رہا	قبر مین ساتہہ لیے جاتے ہین ارمان کیا کیا
سنکے افسانہ شب ہجر کا ایجاد لکہا	یاد آتا ہے وہ کہنا ترا ہان کیا کیا	ظالم سے تیری تنگ ہے ستم ایجاد آیا	نالہ لب میری کرتا ہوا فریاد آیا
انتقام اپنا نہ مین حشر مین جاہی ہونگا	شرم آئیگی اگر سامنے جلاد آیا	سیہ دلکو اپنا دلون اک بت کا سنو گیا	بیتماشا دیکہی کعبہ بہی کلیسا ہوگیا
پڑتی ہی مہ بلف سیر مین دلکا مچہ اگر جلا	حسن سے شبدیز کو کیا خوب ہوا گیا	اونکی آرائش سے وہی مجہکا ذل	وان نہین لطف بہار یار لیکا سوگیا
ایک عیسی کی اجازت ہو نہین ملتی ہمکو	کچہہ وظیفہ مرا ایجان مقرر ہوا	دکہانیکے بہلا کسکو سے نہ تو شرم	فراق یار مین جلتا ہوں جب یاد اسکا
جب مریض عیادت کو وہ لیکر آیا	ناز کرتا ہوا دم ہی مرا لب پر آیا	چشم و گوش اسکے ہین مجکو تو چہرہ	دل ہمارا وہی ستم ایجاد یہ کیونکر آیا
دل مین ارمان تمنا کا لہوتا جون	تیر آنکہوں سے لہو چ نکر آیا	بد فن چہرہ سے وہ رات پرچہپا ہے	یہ قہر ہی کہ میرا اعتبار نہ تہا
جانے سے انکے پہلے ہی جان حزین گئی	کوس سفر تہا نا مرغ سحر نہ تہا	دریا مین وہ رقیب چہپٹے لڑا گئے	مین آشنا ہمیر محبت مگر نہ تہا

اسقدر تو پیام پر صفائی یار پہ
تار نظر کو کرتا کمر بند یار کا

دیکھکر عشق جا بجا لی ہو یار دوار
یہ کیا کروں نظر نہیں آتی کمر مجھے

آتا نظر نہیں کوئی جب اُسکا ذرہ بھی
پیر نظر جو تو بیٹھ جاتی ہے گرد

تبلا دی یار کا جو نشان کمر مجھے
تری قدم میں ہی کیا طاقت خرام بنر

ہمت تخلص لالہ اندرمن ابن لالہ سیتارام باشندہ بٹالہ شاگرد مقصود عالم۔

مین وہ صبح سرِ وقت سے ہی ہو سرنگوں
پلو چھتی عمر کو ہو مری آخر کہہ جی ہون

ہمت تخلص منشی بنسی دہر کاتب سکینہ لکھنو خاندان شجاع الدولہ معتمد الملک مہاراجہ بالکرشن بہادر جسارت جنگ دیوان شاہ اودھ سے شاگرد منشی جنیڈو لال زار کے ہین اور کوئی شاگرد ماہو یال نادم کی بٹالی میں ایک اسوحت کل تصنیف سے لکھا گیا اور یہ چند شعر ہی

کیا بسینہ سی جو ہے یار تری گیسو
بار ہا آئی ہین اڈر اوڈر کی ہوا سے تا بکے
شعلہ عارض نور کا ہوتا ہے یکجا
طرفہ اس حسن خدا داد کی بند ہین گواہ

زہر اوگلتی ہین رقیبی سی ہی ڈر یا گہ
ہو گئی خیمہ جو نکی ہین سر گیسو
کون کہتا ہی کہ کہتی ہین وہ سر گیسو
مصحف رخ پہ جب راست ہین کان کو گیسو

کھلگیا راز یہ ہند وہین بلا کی نجر
اس بت شوخ کی اب بندہ کیا جوڑا
کب تشبیہ کوئی ہو سکتا ہی پان اندر
کیا حجمی بال نہ ہا نہ ہی تری بجا مہ

آ گئی جب سر نشان بڑہ کی کمر گیسو
نہ لگی مشک کا نافہ وہ معنبر گیسو
وہ بیا نہیں لائی نہیں سیاہ بکا جنگ گیسو
رلشہ دیتا ہے دم وصف عنبر گیسو

ہمسر تخلص بابو دیوکی نندن سابق اہلمد کلکٹری الہ آباد ہی بعدہ ریاست گوالیار مین سررشتہ دار صوبہ سیلگڈہ کے رہی اب ایکار مین اور الہ آباد مین رہتی ہین اور ہونے بھی اس تذکرہ کی تالیف مین بندہ کو بہت مدد دی ہے رازق مطلق انکو جلد برسرکار کرے یہ چند اشعار اونکی اشعار سے جو داد ہو نے بہی

نیند بلا لحاظ نہین آنکھ مین آتی ہی
دشمن جو آپ ہی ہے تب وقت کیسی
سیدہی بات تو سیہی ہو جاتی ہو تیر ہا
ہو گئی آپکی کیا جانی عادت کیسی

گیسو رخ مین اگر فرق نہ اتنا ہوتا
کفر و اسلام مین کسو سطح جھگڑا ہوتا

ہندی تخلص رای کنہیا لال صاحب اگزیکٹو انجینیر بہادر لاہور جو اسم بانیٔ نامی گرامی اشخاص و علماء باکمال ملک پنجاب سے شمار کئے جاتے ہین اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرما چکے ہین۔ ۱ گلزار ہندی پند نصیحت مین ۲ بندگی نامہ ۳ یادگار ہندی ہمیرون بادشاہون حکیمون اور اوتارون کی حال مین ۴۔ اخلاق ہندی علم اخلاق مین ۵ مناجات ہندی ۶ رنجیت نامہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر مرحوم کے حالات مین۔ از انجملہ مناجات ہندی جو بطور دیوان کے مضامین حمد و ثنا رخالق سے دوسرا مین ہے ملاحظہ سے گذری اور یہ چند شعر

ہی وجود جزو کل ہین تری حکم جود
کر دیا ہی سبکو اوس نقاش نے

نیست اور ہستی مین ظاہر ہے نشان لوح کا
نقش لوح جا یہ نقش ہا جیب

حضرت خالق نے ہندی پر بڑا احسان کیا
زیست کا مضمون جو تم ہو سوچتے

بخشکر تاج شرافت اشرف الخلون کیا
جان لو آخر کہ یہ ہوگا غلط

ہین پابندان سیکڑون موجود یک
اوسکی حمد مین نہین کرتی کلام

ہوش تخلص سونی بہاری لال نام رئیس میرٹھ شاگرد ظہور۔

خون ٹپکتا ہے دیدۂ تر کا
نالہ تیرہ ہے اور دل غمناک

کھلا گنجینہ لعل احمر کا
ہے جو لدار غم کے لشکر کا

سوز مضمون سے ہو خاکستر
کیا کہون حال راز لب آہوش

فکر ہے بال و گیسو تر کا۔
رنگ بگڑا ہے کیا مقدر کا

ہی کوئسا وہ دن کہ ہمین لب آ ہو
اور کونسی وہ شب ہے کہ شور فغان نہین

پیوستہ تخلص منشی تلک رام صاحب دیوان ملازم مطبع اودھ اخبار لکھنؤ

تسکین کیا ہو عذر سوال امتحان مجھے	دم بھر میں بھول جاؤ گے پھر یاں مجھے	ہستی سے بیٹھی خوب عدم تک ملا نشان	ثابت ہو نہ اونکی کمر کا نشان مجھے
	مر جاؤں گا میں بھی یاں ہوائے ایک طرح	دکھلاتی نہیں ہی کاکلیں و پیچیلیاں مجھے	

پیتھا تخلص منشی کیول رام قوم کایتھ سکنہ دہلی ولد سلطان سنگھ بخشی افواج بیگم سمرو صاحب عربی اور فارسی کے علموں میں خوب ملکہ رکھتے تھے اور سیاق اسباق میں ایسی دقت کرتے تھے اونکی تیزی طبیعت کی یہہ ایک عجیب مثال منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے لکھی ہے کہ تخمینا ہم سال کا ذکر ہے کہ آپکو ناگری پڑھنے کا شوق اور ریاضی سیکھنے کا ذوق ہوا ابتدا سے ناگری کی برن مالا یاد کی اور ماسٹر رام چندر صاحب سے حساب سیکھا تھا ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ حساب بہت سے گر ناگری میں بہت خوشخط لکھکر لائے اور کہا کہ دیکھو اوستاد جی یہہ بھی لکھا ہے سبحان اللہ تیزی ذہن ایسی کہتے ہیں - یہہ صاحب ابتدا میں سمرو کی بیگم کی سرکار میں ملازم تھے اور پھر وہاں کا کاروبار چھوڑ کر سلسلہ کا پیشہ اختیار کیا اور دلی کالج میں [illegible] پڑھایا بعدہ جیلخانہ کے قیدیوں کی تعلیم کے لیے مقرر ہوئے ان دنوں سے [illegible] درس ایسا ہو کہ اونکا انجام نیک ہے جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دورہ کی متحمل نہو سکے تو ممالک مغربی اور شمالی کی افسران صیغہ تعلیم نے قدر دانی سے اونکو مدرسہ چاند پور کا مدرس کر دیا تھا چنانچہ اب اسی عہدہ پر مقرر ہیں منشی درگا پرشاد صاحب [illegible] الذکر نے بھی اونکو واسطے بھیجنے اپنی اشعار کے تکلیف دی تھی چنانچہ اونہوں نے مہربانی کرکے اپنا بہی بہت سا فارسی کلام بھیجا اور چند شعر اردو کلام بہی لکھا اونکی علمی استعداد اونکی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ ابتک قریب انتیس کتابوں کی تصنیف کر چکے ہیں جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیئت عروض قافیہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی و شعر و انشا [illegible] میں سیر ناقص ہیں باعتبار [illegible] تصنیف [illegible] نثر فوائد علمیہ کے قوم کایستہ کو بہی باعث فخر و افتخار ہے [illegible] اونکو سلامت رکھے کہ ایسی ایسی اہل کرام کا وجود اس [illegible] زمان اور اس آرام طلب قوم میں غنیمت ہی اونکا فارسی کلام تو اول حصہ میں درج ہو چکا ہے اور اردو اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں -

ملایا خاک میں کیوں تو نے قد بالا کو	بہی گویا سرو کو شمشاد کو بعد کر دیا کو	خرابات میں کیوں کیا اب سلام اپنا	صراحی کو پیالہ کو سبو کو خم کو مینا کو
	خط و زلف و قد و عارض نے تیری کر دیا غائب	سمن کو سرو کو سنبل کو [illegible] مطار کو	

ہمیر العل ناظر سب جج کورٹ میرٹھ مصنف مثنوی نشاط حسن - یہہ چند شعر اونکی کتاب مذکور سے منتخب ہوئے -

شکر پروردگار ہر دم ہو	گو مہینا فزون ہو یا کم ہو	زندگی کا تو اعتبار نہیں	تان زمانہ کو کچھ قرار نہیں
	چھا گیا کچھ خمار سا مجھکو	آگیا انتشار سا مجھکو	

پیار تخلص کاشی رام اہلمد عدالت شاہجہانپور باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم مقصود -

چھپ گئی میری حال کی اخبار	سجھکو ایسی بیخبر خبر نہوئی

یاس تخلص تن سکھ رائے ابن لالہ چھبی پرشاد قرابت دار راجہ الفت رای شاگرد مقصود -

یار کی آئینہ رخ کی تجلی دیکھو | صاف شیشہ کا گمان ہوتا دیوانہ کو

لچھمن تخلص لالہ لچھمن سنگھ صاحب دہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر ہیں۔

کیا کہوں فرقت میں شب کیونکر گذاری تیرے | دل میرا صدمہ سے ہوتا تھا جو کچھ تنگ گیا
ہم کہتے تھے تو بستی سے کیوں اٹھا دل | چارہ گری کی تو نے الفت کی نادان کچھ

تقریظ از تصنیف لطیف زبدہ شیرین بیانان ازل و ابدیت سے فیض احمد صاحب طالب علم مدرسہ ریاست ٹونک

موزونی الفاظ نظم حمد اوس ناظم میں ہے جسنے مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر مرقوم اور مصرع برجستہ ہلال کو سواد شب پر منظوم فرمایا اوسکے آبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو تازگی حاصل اور اوسکی سازگاری احسان سے نہ سپہر کو بلند آوازگی حاصل ہے۔ قطعات مہر تجلی قدرت اوسکی سے متجلی اور ابیات بروج تجلی صنعت اوسکی سے متجلی ہوئی سخن سنجوران فاخت عنایت اوسکی سے موزون اور بیان زبان اوران اصابت ہدایت اوسکی سے بصواب مقرون۔ قطعہ

وہی صانع کہ اوسکی صنعت سے | ہوئی مصنوع آسمان و زمین
وہ کواکب کے نور سے روشن | ہر رخ گلرخان سے یہ رنگین

اور رنگینی معانی تار رشتہ نعت اوس معجز بیان میں ہے کہ مجموعہ موجودات کا اوسکی نظم شریعت میں قافیہ دار انتظام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چاریار اور منتخب اہل بیت اوسکی سے ردیف احترام کو پہونچا۔ اور وجود مسعود افراد اوسکا ایک فرد ہے

بحر کامل عروج و کمال میں اور اعضا کے بیضا ضیا اوسکی ترکیب بند میں سحر وافرہ خوبجمال سے قطعہ | وہی بانع کہ اوسکی فکرت سے

ہوا سطوم حسن البیان | نظم حسان نے اوسکی برکت سے
پایا حسن نظام دستحسان | اما بعد سیر گلشن نظم گلستان

گلستان معانی اور چمن پیرایان بوستان سخندانی پر مخفی نہو کہ یہ ہیچمدان و پیچ میرز مرحمت حضرت صمدیت کا فیض احمد ایک بیت سیکھنے زبان انگریزی میں اسکول سرکاری شہر محمد آباد عرف ٹونک میں معروف ہے مشفقی مخدوم میر منشی لالہ لچھمی نراین صاحب تخلص ہیڈ ماسٹر مدرسہ اول انگریزی مدرسہ مذکور کی کہ یوم آغاز نوشتخواندا سنا ثہ مند سے عنایت مشفقانہ اور الطاف محبانہ فرماتی ہیں اور بوجہ ہم سبقی کی اکثر بمقتضائے مہربانیوں کی پڑہنے لکہنے میں مدد دیتی رہتی ہیں فرمایا کہ میرے برادر معظم نے تذکرہ اردو شاعران ہندو کا تالیف فرمایا ہے اور اب چہاپنا چاہیئے والا ہے تو بھی ایک عبارت ایسی لکہہ کہ اوسکی ساتہہ مطبوع ہو اگرچہ اس ناچیز کو کوئی لیاقت ایسی نہیں کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہو لیکن بخیال اسکے کہ ارشاد دوستکی تعمیل ضروری ہے یہ چند سطور پیش کرتا ہوں۔ یہ مجموعہ جمعیت آئین تو ہم نشکیں سے ایک شبلستان ہے مشکین۔ اور یہ خیرہ نضارت قرین منظوم رنگین ہی ایک گلستان ہے بہار آفرین۔ نظم سازونکی لیے ساز نثر طرازونکی واسطے طراز۔ حریفونکو حریف شیرین تذکار اور ظریفونکو ظریف شیرین گفتار۔ اشعار غم ازدل زبدار۔ نغم عنادل دلگزار۔ اشعار صفات محبوب میں قلم بذوالفقار علم۔ اور اعلام مدح معشوقین صفحہ دیبا رمعلم۔ سراپاے ازعیب بری سراپاے دلبری صفت عشق شیرین نکار نمکخوان گفتار بہترین اشعار عاشقانہ خوشترین ناز محبوبانہ اوصاف روزوصال مسرت آثار شعلہ

نغمانہ بہار منظومات قدرت سخن آفرین لی سخن منزلوار آفرین ہے جسکے مولف واقف دقایق سخنوری کا شف حقایق نکتہ پروری آشنائی معنی آشنایان قدردان دانایان گوہر درج ہنروری اختر برج سخنوری نوباوہ نو رسیدہ چمن فراست ثمر پیش رس نہال کیاست یعنی حقیق

جملۂ دانش و بینش۔ سرجوش میخانۂ آفرینش مجموعۂ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی فیض بنیاد خوش نہاد منشی بینی پرشاد صاحب بشاش نایب سررشتہ دار محکمہ اپیل اعلیٰ راج جودہ پور ہین در حقیقت کتاب فیض مآب ہے اور انتخاب لاجواب ہے ایسی تالیف کا خیال آج تک کسیکو ہوا تہا نہین۔ بلکہ بکر سکے اصحاب دانش اور ارباب بینش جانتے ہین کہ تالیف اسکا زنامردانائی اور ترتیب اس نگارنامہ رعنائی مین کسقدر تکلیف ہوی ہوگی سبحان اللہ اولو الابصار سے امید ہی کہ بگوشۂ چشم التفات اس بیاض مشکین سواد پر نظر فرماوین۔ راقم حروف کہ ناشناسی انشا مین معترف ہی مستحسان مصروف حسن بیان و مشغوف محاسن معانی سے کہ حسن انصاف مین موصوف ہین مترقب صنوف عطا بو قوف خطا و ترصد لوف احسان تحسین موقوف امتحان ہے **قطعہ تاریخ سال فصلی** بشاش بحر عقل نے لکہا جو تذکرہ

بیشک ہی کتاب نہایت عجیب ہے | فصلی جو سال کسلیے کرتا ہی فکر فیض
آئی صدا ہے کاتب مین یہ ترتیب ہے | سطر سے چند ولپسند

از نتیجہ فکر بلند و طبع رسا ہیوبند شاعر سخن پرور سے لچہمن پرشاد صاحب آذر۔

تہنیت آفرین صد آفرین کہ آپ سنے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہہ عجیب تذکرہ مخزن الاشعار تالیف کیا ہے آجتک ایسا تذکرہ کسی نے نہین لکہا واہ واہ کیا ہمت کا کام کیا ہی گویا دنیا مین اپنا نام کیا ہے **قطعہ تاریخ**

مرتب ہوا تذکرہ شاعرون کا | میری دلکو از بس مرغوب ہے
یہہ بشاش عاقل کی تالیف ہے | جسے دیکہکر چرخ محجوب ہے
یہہ ہی اوسکی تاریخ لکہتے آذر | عجایب غرایب یہہ کیا خوب ہے

قطعہ تاریخ طبع زاد مجموعہ مکارم اخلاق شاعر شہرۂ آفاق مہاراج گلاب سنگہہ صاحب مشتاق باشندہ میرٹھ۔

دیکہکر کہتے ہین جسکو واہ واہ | وہ لکہا ہے تذکرہ یہ حضرت بشاش نے
ختم کا سنہ لکہا ہی مشتاق نے از روی ہوش | کہا ہی زیبا ہی کلام ہندوان پر خرد - **ایضاً**
خوب لکہا ہے یہہ تذکرہ واللہ

واہ بشاش تیری کیا کہنے | ایسا کوئی نظر نہین آیا
سیکڑون ہم نے تذکرہ دیکہے | اوسکی اتمام و طبیع کی تاریخ

ایضاً

تجہسے مشتاق گر کوئی پوچہے | پڑہا یہہ مصرعہ از سر پیار
نغمۂ بلبلان ہندی ہے

لکہا تذکرہ شاعران ہنود | یہہ ایجاد بشاش کی ہی تئی
جو پوچہی کوئی تجہسے مشتاق سال | تو کہنا یہی مخزن شاعری

از شیخ شرف الدین صاحب جوہر شاگرد حضرت مشتاق جو کہ شعر میں تخلص مشتاق اور پیر صاحب اخلاق ہین

تذکرہ لکہا جب بشاش سنے
قطعہ تاریخ از مصنف کتاب
پہر کہلا ہی امید کا گلزار
تذکرہ دوسرا ہوا تیار
خلد ہی اوسکی تاز کی پہ نثار
اور سواد اوسکی شام زلف نگار
تیسرا نام مخزن الاشعار
بی کم و کاست کرتا ہی اظہار

ہند کے شاعر کا اسمین حال ہے
بلبلوں کے ہے ہزار ہزار
فصل گل پہر چمن مین آئی
تذکرہ کیا ہے ایک گلشن ہے
ہی فصاحت کی آسمان کا طراز
تین ہین اسکی نام تاریخی
مخزن الشعر سن تالیف
نام سویم سے عیان بشاش

سوچتا کیا ہی طبع خستہ تو
آئی پہر باغ مین سخن کی بہار
پہر مئی عیش سے ہین سب سرشار
بلبلین نغمہ زن ہین چمن ہزار
ہی بلاغت کا طرۂ دستار
پر ہر ایک کا جدا جدا ہی شمار
ہی عیان فصل شمس نصف نہار
سال تاریخ ختم بی تکرار

لکہہ عجائب یا نوادر و سال ہے
یار در پہر ہوا ہی تخلص مراد
لیجئے شاعران ہند و کا
ہی ارم اوسکی رنگ و بوپہ فدا
ہی بیاض اوسکی صبح عارض حور
مخزن الشعر مخزن الشعرا
سال ترتیب مخزن الشعرا

تمام شد

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے ہم پہونچا یا نام و نشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ مین بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جسکا کلام نہین ملا اونکے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بروقت طبع مکرر بشرط دستیابی کلام بہی لکھدیا جاوے گا۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم راج چھچھی پور شاگرد نوازش سونکیری۔

خود آئی ہین اب نکہتی کو عیسی دوران	کیا خوب کیا ہی مسیحی نالہ ذرا آج	دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہہ کی	قابو مین نہ دل ہی نہ سنبھلتا ہی جگر آج

آفرین تخلص لالہ بہاری لال ساہو کار فرخ آباد شاگرد صفیر اپنے شہر کے اچھے شاعروں مین سے ہین اور نازک نازک مضمون باندھتے ہین یہہ چند شعر اونکے جو پیام یار وغیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تھے یہان درج کئے جاتے ہین۔

خود گلا کاٹ کی جانباز ہین مرنے والے	اور ہونگی وہ کوئی مرنے سی ڈرنے والے	صبح سی آج پریشان ہی گیسوئی الہٰی	کس پہ بیداد کی ہی بال بکھیرے والے
اعجاز مین آپ سی اچھا نہیں کوئی	بیمار ہی کہتی ہین مسیحا نہین کوئی	تم دیدۂ باطن سی میری دل کو نہ دیکھو	داغ غم فرقت ہین سویدا نہین کوئی
جیلا سی عیادت کی کسی روز چلی آو	بیمار کو کیا دیکھنی جاتا نہین کوئی	اک بلائی آسمانی داستان زلف ہے	اک قیامت ہی کہانی یار کی قامت کی
میری گھر مین آج آیا ہی جو وہ زہرہ جبین	چاندنی پھیلی ہوئی ہی جلوۂ جانا کی	مشتاق اذیت کی ہین ہم اور زیادہ	سیکھو کہین تم جفا کی ستم اور زیادہ
	ای آفرین اوس نے تکی قدم لوٹین اہل بہشت	بڑہ جای جو دل مین ستم اور زیادہ	

اخگر تخلص منشی چھتی لال قوم کایستہ سری باستب باشندہ بدایون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تھے منشی دیبی پرشاد سحر اون کے صاحبزادے ہین مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

اصغر تخلص مہا بیر پرشاد محافظ دفتر عدالت شہر بہوپال۔ یہہ شعرا ونکے طبع زاد ہین۔

سودا ہوا ہی جیسی مجہی لقا یار کا | پیدا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا

مقرر فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو اصغر

عرض حال دل بتایا کو نشکوہ سمجھے | مدعا صاف تہا پر کیا کرین وہ الٹا سمجھے

نہین سیہ چہپا شمع کو لگ جانی مدفن

افسر تخلص منشی اجودہیا پرشاد خاندان رای ہمت رای مختار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو و فارسی کے ہین پہلے علاقہ پنجاب مین تحصیلدار تہے اور اب بسبب نابینائی کے فرخ آباد مین خانہ نشین ہین لیکن ہم کو کوی کلام اونکا دستیاب نہین ہوا۔

اکلیل تخلص بہگوان سہاے طالبعلم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔

وصل کا ہی عبث گمان تجکو | ہم تو عاشق ہین تیری صورت کے

الفت تخلص الفت رای نائب منشی ڈویزن مین پوری سکنہ اٹاوہ۔

ہم ملک عدم کا نکرین اوسفر آج | ملجای اگر یار کی آنیکی خبر آج

انجم تخلص لچہمن پرشاد خلف منشی رام سہاے تنا برادر عم زاد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو انکا ایک قطعہ تاریخ الف لیلہ منظوم مین دیکہا گیا تہا اور کلام دیکہنے مین نہین آیا۔

امین تخلص گنگا سنگہہ سیالکوٹی۔

دلبر ہو جب برہین مجہی کیا نظر آئے | یارب میری دلدار کی جلدی خبر آئے

بال تخلص لالہ بالکشن ولد لالہ سداسکہہ لعل باشندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک مین رہتے ہین یہ شعر اونکی تازہ مشقی کے شعروں مین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔

لگایا روگ جو اسمین یہ عشقکا کیون پالا | ابہی تو کہیل تماشہ کی تہی تمہارے دن

بقا تخلص لالہ بالگوبند قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین صرف اسیقدر بنظر یادگار غنیمت سمجہکر لکہا گیا۔

بندہ تخلص امرچند مدرس پاٹہی مدرسہ بہیرہ ضلع شاہپور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہین۔

بہار تخلص منشی کنہو لال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکہنوی سے ہین۔

بہار تخلص منشی بشیشر سہاے شاگرد شادی لال چمن ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو۔

بہجت تخلص چرونجی لال خلف منشی شیو لال باشندہ محلہ نوبستہ لکہنو۔

بیتاب تخلص منشی شنکر لال خلف لالہ ایسری پرشاد سکندرآبادی حال مقیم اجمیر انکی شعر کچہہ پہلی ہی لکہی گئی ہین اور کچہہ پہر اب لکہے جاتے ہین جو اونہون نے سال گذشتہ مین مجہکو مقام اجمیر دئی تہے۔

پہلی سی وہ اب نہین ہی خواہش | آتے کوئی نہ آتے کوٹے

بوسہ کی طلب کہتی ہین یون | پہلے منہ دہو رکہے آتے کوٹے

یارب ایسا ہی کوی دن ہو | ہم رو ٹہین اور مناسے کوٹے

گر دل ہی کو تمہی نہین چہرایا | پہر آنکہین کیون چرائے کہتے

دلیر تخلص منشی گوکل چند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنؤ ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا۔

ذکا تخلص پنڈت برج کشور اندور مین رہتے ہین اور حال معلوم نہین یہ شعر اونکا ہے۔

ہوگا طلوع قبر سے بہی مثل آفتاب | زیر زمین یہ داغ چہپایا نجائیگا

رسا تخلص منشی مادہو پرشاد نبیرہ راجہ ستدرجیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چمن سوز وطن لکہنؤ سے ہین مگر کوی شعر اونکا ہمین نہین ملا۔

رسا تخلص منشی رام دیال سخن سنجان شہر بدایون سے ہین لیکن ہمکو کوی کلام انکا دستیاب نہوا

رفعت تخلص منشی سنولال قوم کایتہ سری باستو ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع مرادآباد ایک اچہی خاصی شاعر ہین اونکی تصنیفات سے ایک مثنوی جسکا نام مفید الدہر ہے مشہور ہوی ہے اوسمین اونہون نے عجیب کام کیا ہے کہ مضامین پند و نصیحت کو عام زبان اردو مین بصنعت تجنیس قافیہ لکہا ہے اوسمین سے یہہ تین شعر جو عدل کی صفت مین ہین یہان لکہی جاتے ہین۔

عدل سی آپکو بہی مت کر | عدل سے آپ کو بہی مت کر
عدل کر عدل کر نہ کر بیداد | رہِ انصاف سر کی بل سر کر
مخلصی ہی نہ حشر مین بیداد | رہِ انصاف مین فدا سر کر

رفیق تخلص گہو منشی سہای وکیل منصفی بانکہ شاگرد نوازش دنکیری۔

بہولی سی تم کرتی مجہی یاد کیا ہی | کیا خوب سنائی تجہی قاصد نے خبر آج

روشن تخلص روشن لال خلف منشی جگناتہ خوشتر مصنف راماین نظم اردو باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جانکی پرشاد شاگرد شگفتہ لکہنوی۔

رہگئی مٹ مٹ کی مثل نقش پا عشاق ہر | ابتدا عشق یہہ تہی انتہا کچہہ بہی نہین

رتہمی تخلص منشی راج بہادر کایتہ رہی۔ انکا کلام کسیقدر تو پہلی بہی درج کیا گیا ہے اور کچہہ یہان پر بطور ضمیمہ کے لکہتے ہین

بہو گئی تری دید کی حسرت تو نہین | کہا ہین جیع ملی غصہ و غم اور زیادہ
مین اپنے سوا غیر کو کچہہ بہی تو نہ دیتا | یاد آگئین پلکین جسے مشتاق قدم کو
ملتا جو مجہے یار کا غم اور زیادہ | پرخار ہوی راہ عدم اور زیادہ

زیبا تخلص اجودہیا پرشاد شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ یہ کہتے ہین کہ آسان نہین ہی مرنا | بہت آمین ہین یہی تو ای زیبا
مین یہ کہتا ہون کہ مرجاتی ہین مرنیوالے | جلوہ ہین یار کی شرارت کی
زیبا نگاہ یار جو دل کی طرف ہین | بعد مردن جو داغ عشق کہلے
آرزو ہی کہ یونہی کام نکلتا لیکن | شاید نشانہ میرا اوڑا یا نہ جائے گا
شگفتے پہول میری تربت کی | غنچے کے بہیس مین چہپا گئی تم مجکو

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد قوم کایتہ سری باستو سکنہ شہر بدایون سب ڈپٹی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی دماغ مصنفان اضلاع مغربی و شمالی سے ہین اگرچہ ہم انکی واسوخت کا کچہہ انتخاب پہلے لکہہ چکے ہین مگر چونکہ اب زیادہ حالات

اونکی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوئی ہین اسلئی یہان یہ ذکر خیر اونکا زیب رقم کیا جاتا ہے - انکی آباد اجداد ہمیشہ ذی علم اور سرکاری عہدون سے مشرف رہے ہین انکی والد منشی جمنی لال بہی شاعر تھے اور اخگر تخلص کرتے تھے اونہون نے بھی یہ فیض اونسی ہی پایا ہے انکی ولادت سمت ۱۹۰۹ مین واقع ہوئی چودہ برس کی عمر مین انہون نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھین اور پہر علوم عقلی ریاضی اور طبعی وغیرہ معہ فنون خوشنویسی کے مختلف اوستادون سے حاصل کئے اور اینک کتب مندرجہ ذیل تصنیف کر چکے ہین - خلاصہ منطق - معیار البلاغت - معیار الاملا - نظم پروین - ارژنگ چین - رکاز الفیوض - تکمیل المساحت - مرآت العلوم - دیوان سحر سامری - واسوخت تحریر عشق و تقریر عشق - اور ان کتابون سے منشی صاحب کی نازک خیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سی خالی نہین یہ چند شعر اونکی دیوان سے یہان لکھے جاتے ہین -

زینت عنوان ہی مضمون عالم تو ہلا
مطلع دیوان لکھون مطلع خورشید کا
دیر مین ہے وہ ہی کعبہ مین وہی سکھیا
طالب نظارہ کو گر ہو سلیقہ دید کا

سنگ طفلان قبر کا سامان کافی ہی ہمین
چاک ہو کر دامن صحرا کفن ہو جائیگا
سجدہ ہی جو ہو تہی عشق بتان کم سن
دل مضطر مرا بازیچہ طفلان ہوگا

واعظا عشق مین گناہ ہی کیا
عاشق اللہ ہے پیمبر کا
دنیا مین ایک نشا ہی ہم نے پی شراب
واعظ بہشت مین ہے یقین ہی تو خیر آج

ہزار مان رہ یار مین مر گئے
سفر مین ہوا یہ سقر پہ طرح
ناوک آہ کا دیکھو تو ہمارے پلہ
ہمین تارے ہین گردون کی سیر آج

جاگا سو لی سے حلقہ گیسو کا عیب
بوسہ لیتا ہی تری کا لکا بالا نیکر
بوسہ لب سے تو منہ ہی پہیر مر جاونگا
اتنا بیمار ہی پرہیز مسیحا نیکر

نہ کیون پابند ہون اہل صفا خانہ کے
نکلے کتنی دیکہا کبھی آئینہ کو باہر
اسقدر لازم ہو کوئی شعر کا
تو زندگی ہی موت سخنور کیواسطے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیرآبادی کانپور مین رہتے ہین اور شاہی اردو شعر اچھی کہتی ہین مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا

سلیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صفیر -

رکھدیتی ہین یاد ہی سر اونکی قدم پر
مغرور ہون کیونکہ صنم اور زیادہ
کہتا ہی سلیم اب تو شب وصل ہی یار
بیچین کریگی تجھی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص مہاراج کنوار شیوداس سنگھ سکنہ موضع کاہو ضلع الہ آباد -

کعبہ مین دیکھا دیر مین جاکر کیا تلاش
ملتا نہین وہ شوخ ستمگر کہین پر ہم
سوسن وہ یاد کیا کرے تجکو جفا شعار
تاثیر تری آہ مین کچھ ہی نہین دریغ

سیماب تخلص لالہ بنسی دہر ولد لالہ الیسری پرشاد باشندہ قدیم سکندرآباد ضلع بلندشہر حال اجمیر پہلے پولیس مین ایک اچھی عہدہ پر نوکر تھے اب پنشن لیکر خانہ نشین ہین اور شعر ابتدا عمر سے کہتے ہین اوسکی مشق ازحد بڑھ گئی ہے اونکی بڑی بہائی منشی شنکر لال بیتاب بہی اونکی خوشگوئی اور مضمون تراشی پر فخر کرتے ہین سال گذشتہ مین سیماب نے مجکو کسیقدر کلام اپنا منتخب کرکے دیا تہا اوسمین سے یہ چند اشعار یہان لکھی جاتے ہین اور ایک شعر اونکا پہلے ہی درج ہوچکا ہے انکی شعر دلپذیر محاورہ زیادہ ہین اور اسسے وہ زبان اردو کے طالب علمون کی لئے بہت کچھ مفید ہو سکتی ہین - اور یہ صاحب بہی مثل اپنے بہائی بڑے خلیق اور صاحب مروت ہین -

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی
جو آئے نہ منہ نہ لگے کوئی
جو اور کہین ہین لڑی آنکہہ
پہر کیون انکہین چرائے کوئی

مر گئی جو ٹیکی عاشق تو وہ ہنسکر بولے | شکر صد شکر کہ اچھا ہوا پیچھا چھوٹا
آہ تو بینگا جا کر وہ فلک پر شب کو | سر جو رکھ کو کیا آپ نے بوسہ دیکر
اونکی چہکن سے کسی روز جو کوٹھا چھوٹا | کسنی جو سالب نازک کو دولا چھوٹا

فلک تخلص منشی چھمن لال خلف منشی رام سہائے رونق برادر عمزاد شادی لال رنگین باشندہ لکھنؤ قوم کایستھ مسلسل اپنے باپ کے شایق علم سخن کے ہین لیکن ہمکو کوی شعر اونکا ہاتھہ نہ آیا

فوق تخلص منشی ہرگوبند ملازم ریاست دیوان —

الہی کون آیا تھا سی کا کلا شانیر | تب وصل اوسنے ہے ہو جو ضد ہاتھ توڑ دی
جاوٗن قربان اس شرارت کی | اور سی جپا ہی جو اسطرح کلہا شوخ
ہمنے وحشی نہ بازار سے جو اپنی جو تجہ | آگئی ہی ہین سوال رخصت کو
پھنس گئی کس عذاب مین یارب | جلا تا آخر مجھے فوق نے ہدف نظر شاید
ہین باتین کیونکر میری جو قدر انتہا | بوسہ زلف جو لیا بوسے
ہم جہنم کی ہین نہ جنت کے | تھی ہمراہ غیر دیکو جو وہ آئی ہر
ہزاروں حسرتین ہر ہشتی ہر | آئی بھرن تمہاری شامت کے

فہیم تخلص لالہ بھو کچند قوم کایستہ سکنہ لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال چمن ایک شاعر خوش فہم اور خوش فکر اپنے ہمسروں مین تہے مگر حیف کہ یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا —

قالب تخلص لالہ رتن لال جو رشتہ مین منشی شادی لال چمن کے بھائی ہوتے ہین شاعران قوم کایستہ سے ایک با استعداد شاعر ہین لیکن اس تذکرہ کے لیے کوئی شعر اونکا نہین ملا —

قمر تخلص بالکشن خلف منشی رادھے لال باشندہ لکھنؤ شاگرد ہنر دہلوی —

لب وسکے سرخ نزاکت سے ہو گئی نیلے | جو بوسہ خواب مین تصور دلربا کی لیے

قناعت منشی منولعل جدنا جد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایستہ باشندہ لکھنؤ مگر ہمکو کچہہ کلام دستیاب نہوا صرف نام ہی کے درج کرنے پر اکتفا کیا گیا —

قیافہ تخلص منشی جی پرکاش نراین شاگرد اثر مونگیری —

دل کی لگی تجھے نہ خدا یا یہ حشر تک | از بس ہی مجکو عشق بت شعلہ دلپسند

قیس تخلص راے نند لال خلف رشید راے نندکمار بہادر شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی اور حال معلوم نہین اور نہ کلام اونکا ملا —

کاتب تخلص سرجو پرشاد باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہین مگر ایک تاریخ شادی کی منشی گنگا پرشاد صاحب تشبیہ مطبوعہ لالہ انگلین لال کے چہ مین ہے

کشور تخلص پنڈت برج کشور ساکنہ دہلی ہوا اثر مین دار دغہ سایر ہین اور فارسی اردو دونین شعر کہتے ہین —

کہتے ہین کہ اوسکی زلف کو رخسار صفا پر | گویا کہ آئینہ مین نمودار بال ہے

کلیم تخلص منشی مدن موہن لال تلمیذ صغیر فرخ آبادی —

عشق اوس طفل پریرو کا ہوا ہے جان ستان	چاہیے پہلے سی بنا نا رشتہ زندگی	کیا تپ الفت کی اسکی ہی جگر میں لگی	آج کیونکہ ہین دانکہین گرس جاکر

نگار تخلص منشی کندن لال خلف منشی کنولال تخلص بہار برادر ماموں زاد منشی شادی لال چمن کے ہین اور شعر گوئی کا اچہا سلیقہ رکہتے ہین قوم کایتہ سکنہ لکہنؤ مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

نگلش تخلص راجہ جیالال صاحب بہادر قوم کایتہ باشندہ لکہنؤ ایک نامی شاعر امرائے لکہنؤ سے تہے افسوس کہ ملک عدم مین جا بسے اور اپنا نام باقی چہوڑ گئے۔ یہہ چند شعر اونکی طبع لطیف کے نتیجہ ہین۔

یہہ چشم و ابرو جو گل کے ہوتی رہا تہا جسنے ذوق باقی	جو یاد آیا وہ رنگین بہی آن آنکہونسے اشک ٹپکا	جو ہو بہوتی تو دیکہا تہا یہہ جہود ہو کا تری جگر کا	
کہ ہوگیا ہے رنگ گل تر ہر ایک تار اپنی بستر ہن کا	عزیز کہتا جو جان شیرین تو نام تیرا کو کہکن کا	قد ہمچو کہتا تہا عاشق ہین تو عشق کو سمجہا ہستی	

گنگا تخلص گنگا بشن جی کایتہ ماتہر باشندہ جیلو پاٹن شاعر ہندی اردو فارسی کے تہے بیادر مین نوکر تہے وہان ہی انتقال ہوا ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا۔

گوہر تخلص منشی گیندن لال شاعران بداؤن سے ایک سخنور شیرین مقال ہین واسوخت و مثنوی گوہر شب چراغ او آثار معدن فیض اونکی تصنیف ہے۔

لالہ تخلص منشی نواب سنگہہ بہاگلپوری شاگرد شرر عظیم آبادی۔

ہائے کس منہ سی یہ منہ اپنا وہ نہین کہلاوے	شرم عصیاں سے یہہ کہتی ہے ندامت میری

لچھمن تخلص لچھمن پرشاد قوم کایتہ باشندہ لکہنؤ ایک موزون طبع شاعر ہین اور لچھمن تخلص کرتے ہین مگر ہمکو اونکا کوئی شعر نہین ملا

لیق تخلص منشی شیوارام برادر کلان منشی شادی لال چمن قوم کایتہ باشندہ لکہنؤ ایک اچہی شاعر و منشی ہین مگر ہمکو اونکا کلام نہین ملا

مادہو رام ساہوکار فرخ آبادی بہت خوش طبع شاعر منشی منیر کے شاگردون سے ہین

عہد کرکی اوہ نہین جہوٹ تو پہر یار ہم نتی جو یہ کہا نہین لعنت میری ہین شکر ہی بعد میری یار کی اٹہا تو کہا	شرم ہی جہلو آئی پہر منہ دیکہہ لیا گردن جہکا کے نازسے بولی کہی نہین سچ تو ہی چاہتی والا نہین ملتا کوئی	دیکہکر جہلکو رہ شوخ کسی یہ فرماتی ہین چہپتے ہین جہار رشتہ کہتی ہی کیسی قتل کر زیادہ شوخ کیا جاتے	ایک سلامت رہی تو جا ہو والا میرا حضرت کلیم کو بیان تہا یہ گہر ہو ابہی کم سن ہی دل دہڑکتا ہے

ماسیر تخلص لالہ سندر لال گورنمنٹ اسکول میرٹھ مین طالب علم ہین اور کچہہ مشق سخن بہی کرتے ہین۔

تصور مین تیار دونا یا سیر دونوں تہمے	امید وصل کی غیر جہکا یاد رسیا کر	تصور ہی ترا ایجا نجان تجسس تو ہے	کہ میری پاس تو رہتا ہی سلام ماہی کی

محب تخلص اجودہیا پرشاد باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ ایک اچہی شاعر ہین مگر کوئی کلام اونکا ہمکو نہین ملا ورنہ نذر ناظرین کیا جاتا۔

محو تخلص منشی کالکا پرشاد سکنہ لکہنؤ قوم کایتہ شاگرد ان اصغر علیخان نسیم سے ایک خوش فکر شاعر ہین لیکن ہمکو کچہہ کلام اونکا نہین ملا

مہوش تخلص کشور جی ہمزلف لالہ شادی لال چمن لکہنؤ کے کایتہون سے ایک اچہی شاعر ہین مگر یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا

مرشد تخلص بابو فقیر چند ساکن جین بازار میرٹھ ادرحال معلوم نہین اور نہ کلام ملا۔

مست تخلص کشن لعل قوم کایتہ ماتھر باشندہ دہلی تخمیناً دس سال کا عرصہ ہوا کہ اونکا انتقال ہو گیا ذوق وغیرہ کے ہمعصر تھے اور بہاکا شعر بھی کہتے تھے مگر ہمکو اونکا کوئی کلام نہیں ملا۔

مسکین تخلص لالہ کنج بہاری لال خلف لالہ مجن پرشاد۔

لکھیں گر وصف اوسکی قامت کے
نیا ستم ہی ہمیں قتل کر کے دتا ہی

باندھیں مضمون ہم قیامت کے
میری جنازہ پہ قاتل کے سر وفا کیلئے

یاد آئے جو قامت جانان
دہان تنگ کا بوسہ لیا تو کہنے لگے

شور برپا کرین قیامت کے
بہت نہ تنگ کرو تم ہمیں خدا کیلئے

مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کایتھ برادر ماسون زاد منشی شادی لال مسکین کے ہین اور شعر اردو و فارسی کہتے ہین مگر ہم تک کوئی شعر اونکا نہیں پہونچا۔

مطلب تخلص منشی مہاراج سنگھ خلف منشی درباری لال قوم کایتھ سری باستب باشندہ شہر دربہنگہ تلمیذ بابو بدری ناتھ شبنم جنکے یہہ اشعار غزل مرسلہ لالہ بہاری لال صاحب فطرت سے منتخب ہوئے۔

سعادت کی بنا ہم کیا کرین خاک

ثبات یکدم نہیں ہے قصر تن کا
وہین بیٹھا ہوا ہے یا بھی مطلب

ہمیشہ پڑھتے وہ رہتی ہین ہمسے
کیا ہے جو صفت اوس شیرین دہن کا

گھمنڈ ہی اونکو اپنی بانکپن کا

مقتول تخلص جگیشر پرشاد اور حال معلوم نہیں یہہ شعر اونکا ہے۔

کیا مقتول اچھی نے نگاہ تیر سے مجھکو

رہی کا حشر تک احسان میرا اوسکی گردن پر

ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔

نکالا کسی بہانہ سے پہلے سینے یا تم نے

ذرا تو کیجے انصاف اب خدا کے لئے۔

ملتجی تخلص بابو ڈالچند شاگرد اہر بلند شہری۔

دوستی مین تو یہہ غضب یہہ ظلم
حشر مین ہو کیون تمہی بتلاؤ ہے کیا حال

کونسے طرز ہین عداوت کے
تصویر بتان آپنے دیکھی ہی مگر آج

ہو فاؤ یہہ مرلی ہو ملتجی
عکس نگاہ یار اگر دیکھہ پائینگے

کام کرتے ہو کیون ندامت کے
موسیٰ کو وہ طور پہ جا پانچا ہیگا

منشی تخلص لالہ نراین داس دہلوی اور حال معلوم نہیں ہے۔

مونس تخلص شیوجی رام قوم برہمن ساکنہ دہلی شاگرد مرزا غالب صاحب دیوان۔

ایسی نہیں ہین پہہ پہین ہمیں ڈر ہم

چھوڑ گلی تیری کو جہین نہ بلاؤ گلی ہم
یاد آ یا معاملہ دل کا

کاش نگاہ لطف تیری کے اگر سے
گل کا بلبل سے کی حال مین

تو پہر یان نہیں تو کوئی ٹھہرنا بہلا ہے

نار تخلص مدہالال بلند شہری۔

یہہ شب ہجر تری آگئی چلی آتی ہے

دن پہر آتی ہین وہ روز کو کدھر ہوا ہے

نار تخلص لی جی دہراج صاحبہ ساکنہ بنارس۔

کیا خطا مجھسے ہوئی جو ہوئے ہو بیزار

اپنی محفل سے وہان اٹھائی ہی عبث تمکو

نالان تخلص پیارے لال ساکنہ لکھنؤ ایک شاعر شاگردان منشی شادی لال چمن سے ہین۔

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
۲۵	جلیس	منشی رام سروپ	٠	٠	فرخ آباد	٠	حی القائم	۳	۳	
۲۶	جنون	جسونت رائے	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۳	
۲۷	جوش	پنڈت رام کشن	٠	برہمن	رتلام	٠	زندہ موجود	٠	۳	
۲۸	جوہری	منشی شیو پرشاد	٠	٠	فرخ آباد	٠	ایضاً	۲	۳	
۲۹	چمن	منشی ملک لال	٠	کایتھ	لکھنو	سنگاسن بتیسی منظوم	ایضاً	۸	۳	
۳۰	حشم	بابو ہر پرشاد سنگھ	بابو رام	٠	الہ آباد	٠	موجود	۹	۳	
۳۱	حقیر	نند رام							۳	
۳۲	علم	رتن لال	٠	کایتھ	لکھنو				۳	
۳۳	حلیم	[illegible]	٠	٠	بھوپال				۳	
۳۴	حیران	جگناتھ	٠	کایتھ	لکھنو				۳	
۳۵	خادم	شیو دیال	٠	٠	لکھنو			۳	۵	
۳۶	خازن	دلا رام	٠	٠	ہوشیارپور			۳	۵	
۳۷	خرد	راجہ رام	٠	٠	لکھنو	٠	موجود	٠	۵	
۳۸	خنجر	منشی کالی سہائے	گنگا سہائے	٠	لکھنو	٠	ایضاً	۳	۵	
۳۹	خلیفہ	ٹھاکر لکھمی چند	٠	برہمن گور	اجمیر	چند دیوان و مرقع نفیر وغیرہ	ایضاً	۷	۵	
۴۰	دانش	ہیرا لال	٠	کایتھ	لکھنو	٠	ایضاً	٠	۵	
۴۱	دریا	نند لال	٠	٠	کوٹہ	٠	ایضاً	۳	۵	
۴۲	دلیر	گوکل چند	٠	کایتھ سکسینہ	لکھنو	٠	ایضاً	٠	۶	
۴۳	ذکا	پنڈت برج کشور	٠	٠	اندور	٠	ایضاً	۱	۶	
۴۴	رسا	منشی مادھو پرشاد	٠	کایتھ	لکھنو	٠	ایضاً	٠	۶	
۴۵	رسا	منشی رام دیال	٠	٠	بدایوں	٠	ایضاً	٠	۶	
۴۶	رفعت	سنو لعل	٠	کایتھ سکسینہ	مراد آباد	٠	ایضاً	۳	۶	
۴۷	رفیق	رگھو تلسی سہائے					ایضاً	۱	۶	
۴۸	روشن	روشن لال	منشی بکسا داس	کایتھ	لکھنو				۶	
۴۹	روشن	منشی جانکی پرشاد			لکھنو			۱	۶	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۰	زخمی	منشی بال جی بہادر	۰	کایتھ	کانپور	۰	حی القائم	۳	۹	
۵۱	زیبا	اجودھیا پرشاد	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۵	۹	
۵۲	سحر	منشی دیبی پرشاد	چنی لال	کایتھ سری باستب		خلاصہ منطق وغیرہ	ایضاً	۱۰	۹	
۵۳	سرشار	لالہ من موہن لال			کانپور			۰	۷	
۵۴	سلیم	مدن موہن لال						۳	۷	
۵۵	سوسن	مہاراجکمار شیوپرشاد سنگھ			کاچھو ضلع الہ آباد			۲	۷	
۵۶	سیماب	منشی چھدر	اکبر پرشاد	کایتھ بھٹناگر	اجمیر	دیوان	حی القائم	۳۸	۷	
۵۷	شاد	بالکند			گوپالی	۰	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	شام سنگھ			راولپنڈی	۰	ایضاً	۱	۹	
۵۹	شبنم	بدری ناتھ	بابو جگل کشن لال	کایتھ	دربھنگا	دیوان	ایضاً	۸	۹	
۶۰	شرار	پنڈت رام ناتھ	۰	برہمن	جھجھر		ایضاً	۳	۹	
۶۱	شرق	ٹھاکر چھاتی سنگھ			شاہجہانپور	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۲	شعلہ	لالہ گنپت رائے			شکوہ آباد		ایضاً	۳	۹	
۶۳	شفق	رام نراین			لکھنؤ		ایضاً	۳	۹	
۶۴	شکن	بال سروپ			میرٹھ		ایضاً	۴	۹	
۶۵	شمیم	شیو نراین			جالندھر	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	شوق	پنڈت شیو نراین	۰	برہمن	جالندھر		ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	شوق	پنڈت جگموہن		برہمن	اندور		ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	شیدا	منشی گوبند پرشاد	بالا پرشاد				ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	شیدا	پنڈت شیو ناتھ	۰	برہمن	جاورہ	۰	ایضاً	۴	۱۰	عاشق جاورہ کی بھانجے ہیں
۷۰	صادق	برج موہن اگھوری	۰	۰	رانچی		ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راجہ اودے نراین		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۰	
۷۲	صدق	لالہ چھدا لال	۰	کایتھ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	ضبط	بہاری سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	۲	۱۰	
۷۴	طیش	گنیش لال			اجیت پور		ایضاً	۱۰	۱۰	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۱۰۰	گلزار	منشی کنج بہاری لعل	کنول لال بہار	کایستھ	لکھنؤ		حی القایم		۱۴	
۱۰۱	گلشن	راجہ بہادر جیا لال		کایستھ	لکھنؤ		انجہانی	۳	۱۴	
۱۰۲	گنگا	گنگا بشن		کایستھ ماتھر	جیا پٹن		ایضاً	-	۱۴	
۱۰۳	گوہر	گیندن لال			بدایوں	واسوخت گوہر [illegible] وغیرہ	حی القایم	-	۱۴	
۱۰۴	لالہ	منشی [illegible] سنگھ			بھاگلپور		ایضاً	۱	۱۴	
۱۰۵	لچھمن	لچھمن پرشاد		کایستھ	لکھنؤ			-	۱۴	
۱۰۶	لئیق	منشی شیو رام		کایستھ	لکھنؤ				۱۴	
۱۰۷	مادھو رام	مادھو رام			فرخ آباد		حی القایم	۶	۱۴	
۱۰۸	ماہر	لالہ ایشری لال			میرٹھ		ایضاً	۲	۱۴	
۱۰۹	محب	اجودھیا پرشاد			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۰	محو	منشی کالکا پرشاد		کایستھ	لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۱	مدہوش	کنور سنگھ		کایستھ	لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۲	مرشد	بابو قیصر چند			میرٹھ		ایضاً		۱۴	
۱۱۳	مست	کشن لال		کایستھ ماتھر	دہلی		انجہانی	-	۱۵	بھاکا کا شعر بھی کہتے تھے
۱۱۴	مسکین	لالہ کنہیا لال	لچھمن پرشاد				زندہ	۴	۱۵	
۱۱۵	مشتاق	تیوری لال					ایضاً	.	۱۵	
۱۱۶	مطلب	مہاراج سنگھ	درباری لال	کایستھ	دربھنگا		زندہ ہیں	۳	۱۵	
۱۱۷	معقول	جگیشر پرشاد					ایضاً	۱	۱۵	
۱۱۸	ممتاز	لالہ [illegible] لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
۱۱۹	منشی	بابو الجید			بلند شہر		ایضاً	۴	۱۵	
۱۲۰	متقی	لالہ نرائن داس					ایضاً	.	۱۵	
۱۲۱	مونس	شیو جی رام		برہمن	دہلی		ایضاً	۳	۱۵	
۱۲۲	ناز	نند لال			بلند شہر		ایضاً	۱	۱۵	
[illegible]	ناظر	[illegible]					[illegible]			
۱۲۰	[illegible] لال	[illegible]			لکھنؤ			.		

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان نسخه

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سالہا سال فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب دیوان اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کلیات و دواوین

کلیات ظفر - از حضرت سراج الدین ظفر بادشاہ ہر چہار جلد کامل دو جلد مین -

انتخاب کلیات ظفر -

کلیات مومن - از اُستاد سخن مومن خان دہلوی -

دیوان ناسخ - اُستاد شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی -

کلیات آتش - اُستاد خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی -

کلیات نعتیہ مجید یہ مصنفہ مولوی محمد عبد المجید خان -

کلیات نظام - از نواب مردان علیخان بہادر مرحوم -

کلیات امیر اللہ تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی -

کلیات میر تقی - اُستاد مسلم الثبوت سخنوری -

کلیات سودا - اُستاد مسلم معروف -

کلیات انشاء اللہ خان - شاعر نامی -

کلیات نساخ - عمدہ کلیات مولفہ و مصنفہ مولوی عبد الغفور خان بہادر -

یہ کلیات شامل دس رسالہ ہے از انجملہ بعض حسب ذیل علحدہ بھی فروخت ہوتے ہین -

(۱) شاہد عشرت

(۲) سخن شعرا -

(۳) زبان ریختہ -

(۴) قطعۂ منتخب -

کلیات صنعت - عجیب صنعت -

دیوان شاہ تراب - کلام مشہور عارف باللہ کاکوروی -

کلیات نظیر اکبرآبادی -

کلیات وہبی - کلام سخنور کامل منشی شیو پرشاد -

دیوان غافل - از منور خان غافل

دیوان ذوق - دہلوی استاد معروف -

دیوان فدا - جلد ثانی -

دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند -

دیوان غالب - از مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی -

دیوان مرغوب جہان - کلام سید تجمل حسین خان -

دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب - اُستاد بے نظیر -

دیوان خواجہ میر درد - دہلوی عارف ولی -

دیوان بہار عرب کلام مولوی محمد نذیر متخلص بہ حافظ -

بہارستان سخن - تین اُستاد کا کلام ہموزن و ہمردیف ناسخ و آتش و آباد از مہدی حسین خان -

دیوان لطف - از حافظ لطف علیخان بریلوی -

دیوان نیاز - کلام حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی -

شرح یوسفی دیوان حافظ - از مولوی محمد یوسف علی شاہ چشتی نظامی -

دیوان نعت سروری - از مفتی غلام سرور لاہوری

دیوان جرار - از مرزا حسین -

فہرست مطالب سراپا سخن

فہرست اسمای شعرا جنکی غزلین اس تذکرہ مین شامل ہین

ردیف الف

فہرست اسماے شعراے سراپا سخن

اصغر تخلص میر امجد علی اکبر آبادی
امیر تخلص منشی امیر احمد
اشک تخلص سید علی حسن
اسیر تخلص منشی مظفر علی
عجز تخلص مرزا محمد رضا
آزاد تخلص غلام علیخان
اوج تخلص مولوی امام الدین
اعظم تخلص مرزا اعظم بیگ
اخگر تخلص میان حیدری
انشا تخلص میر انشاء اللہ خان
آزاد تخلص محمد امیر الدین
آفاق تخلص میر قمر الدین
اعظم تخلص مرزا اعظم شاہ
اصالت تخلص سید فضل علی
اخگر تخلص نور خان
امید تخلص مولوی فرحت علی
افسوس تخلص میر شیر علی
آرزو تخلص مرزا علی محمد
اسیر تخلص میر گلزار علی
امی تخلص روشن بیگ مرحوم
آہ تخلص میر اکبر علیخان
امین تخلص خواجہ امین الدین
اولیا تخلص میر اولیا
اسرار تخلص مرزا عبدہ
اصغر تخلص نواب اصغر علیخان بہادر

احسان تخلص حافظ عبد الرحمن خان
اندوہ تخلص علی حسین خان
امی تخلص خواجہ امامی
آصف تخلص نواب آصف الدولہ
اکبر تخلص نواب محمد اکبر خان
اکرام تخلص حکیم اکرام اللہ خان
انوار تخلص سید مہدی حسین
آشفتہ تخلص مرزا رضا قلی
اشراق تخلص حکیم محمد رضا
انصاف تخلص عبد الرحمن خان
انسب تخلص میر ابو طالب
اوصاف تخلص لا اعلم
آشفتہ تخلص بادیعلی خان
آشنا تخلص سید محمد

ردیف ب

بجھر تخلص شیخ امداد علی مرحوم
برق تخلص فتح الدولہ بخشی الملک
محمد رضا خان
برشتہ تخلص آغا حسین علی
بہار تخلص مرزا علی بہار
بیخود تخلص سید بادیعلی
باقر تخلص نواب محمد باقر خان
بسمل تخلص میر جبار علی مرحوم
بیدار تخلص میر محمدی
بیدار تخلص لالہ جسونت راے
بقا تخلص بقاء اللہ
بیتاب تخلص عباس علی خان
بسمل تخلص پنڈت سندر لال
بدر تخلص سید آغا علیخان
برکت تخلص برکت اللہ خان
بیتاب تخلص نواب احمد بخش خان
بسمل تخلص محمدی بیگ عرف
مرزا الہ یار بیگ۔
باطن تخلص حکیم میر قطب الدین

ردیف ت

تنہا تخلص محمد عیسی مرحوم
تقی تخلص محمد تقی خان
تمنا تخلص لا اعلم دہلوی
تسلیم تخلص شیخ امیر اللہ خوشنویس
تسلی تخلص لالہ ٹیکا رام
تجلی تخلص مشہور شاہ تجلی
تاثیر تخلص لالہ کنہیا لال
تسلی تخلص میر شجاعت علی
تنہا تخلص سید کفایت علی
توقیر تخلص لالہ نراین داس
تجلی تخلص میر حسن عرف میر حاجی
تصدق تخلص تصدق حسین خان
ترقی تخلص نواب آغا تقی خان بہادر
تسخیر تخلص مرزا محمد سلیمان قدر بہادر
توقیر تخلص عبد القادر
تدبیر تخلص مرزا محمد سکندر قدر بہادر
تعشق تخلص سید مرزا
توقیر تخلص شیخ احسان اللہ
تقی تخلص نواب علیخان بہادر
تسکین تخلص میر حسین
تراب تخلص مرزا ابو تراب خان
تابان تخلص میر عبد الحی
توانا تخلص سید اکرام علی

ردیف ث

ثمر تخلص سید ابو تراب
ثاقب تخلص مرزا مہدی
ثمر تخلص مرزا علی

ردیف ج

جوش تخلص میر وارث علی
جوہر تخلص منشی جواہر سنگھ
جلال تخلص ضامن علی
جان صاحب تخلص میر یار علی
جری تخلص مرزا سرفراز علی
جوش تخلص نواب احمد حسن خان
جنون تخلص چندا پرشاد
جنون تخلص میر مہدی مرحوم
جرأت تخلص میان قلندر بخش
جرأت تخلص میر محمد حسن
جلیس تخلص محمد جلیس تارک دنیا
جعفر تخلص میر جعفر معروف بہ نٹی

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگھ
رعنا تخلص عبد الرحیم مرحوم
رقت تخلص مرزا قاسم علی مرحوم
رضا تخلص غلام رضا خوشنویس
ریاضت تخلص اسلام علی
رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد
رستم تخلص نواب نصرت الدولہ رستم علیخان
رشید تخلص مرزا محمد ذکی
راسخ تخلص حسن مرزا
رفعت تخلص شیخ محمد رفیع
راقم تخلص لالہ نند رام
راغب تخلص سجان قلی بیگ
راوی تخلص مصاحب علی
رخشان تخلص خیرات علی خان
رہائی تخلص شیخ عبد اللہ
راحت تخلص لالہ بھگونت راے

ردیف ز

ذکی تخلص شیخ مہدی
زار تخلص سید سلامت علی
زار تخلص لالہ دھنپت راے
زاہد تخلص شاہزادہ مرزا زاہد الدین
زار تخلص منشی مینڈو لال

ردیف س

سلیمان تخلص شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ بہادر
سعید تخلص مرزا آغا نجف
سلطان تخلص راجہ طالب علیخان
سیفی تخلص میر وراثت علی
ساحل تخلص مرزا اکبر علی
سجاد تخلص میر سجاد دہلوی
سرور تخلص ولایت علی
سالک تخلص ارشاد علی شاہ
سلیم تخلص میر عباس
سحر تخلص شیخ امان علی
سجاد تخلص میر علی سجاد متوطن کڑا
سپہر تخلص لا اعلم دہلوی
سحر تخلص اجودھیا پرشاد
سرور تخلص مرزا رجب علی بیگ
سوز تخلص میر محمدی
سلیمان تخلص سلیمان خان مرحوم
سرور تخلص شیخ پیر بخش
سائل تخلص حکیم عبد الحق
سعادت تخلص سعادت خان
سفیر تخلص خواجہ بادشاہ
سلیم تخلص میر سلامت علی
سحر تخلص میر ناصر علی
سخا تخلص شیخ سخاوت حسین
سراج تخلص سید قمر علی
سید تخلص نواب سید علیخان بہادر
سرور تخلص سید کاظم حسین رضوی
سیف تخلص مرزا محمد حسین مرحوم
سلطان تخلص دختر نواب معتمد الدولہ
سرور تخلص غلام مرتضی خان
سپہر تخلص شباب خان
سپہر تخلص میر محمدی
سلیمان تخلص لا اعلم
سخن تخلص رام دیال گھڑی ساز
سبقت تخلص مرزا مغل
سیاح تخلص میان داد خان
سفیر تخلص خواجہ بادشاہ
سحاب تخلص محمد الہ یار خان
سردار تخلص سردار مرزا

ردیف ش

شناور تخلص صاحب مرزا مرحوم
شعور تخلص شیخ عبد الروف مرحوم
شیدا تخلص مرزا عالیجاہ بہادر مرحوم
شرق تخلص میر غلام عباس
شوق تخلص سید ضامن علی
شرف تخلص شیخ شرف الدین حسین
شوق تخلص حکیم تصدق حسین خان
شرر تخلص عبد الغفور خان
شرر تخلص مرزا آغا حسن
شیرین تخلص بیگا طوائف
شمشاد تخلص میر احمد علی
شہید تخلص مولوی محمد بخش
شائق تخلص لالہ فتح چند
شوق تخلص راے دولت راے
شوق تخلص حکیم سید علی ضامن
شوق تخلص مولوی قدرت اللہ
شجاعت تخلص شیخ بہادر علی
شہیدی تخلص کرامت علیخان
شاعر تخلص میر بسم اللہ
شکوہ تخلص میر شکوہ علی
شورش تخلص میر غلام حسین مرحوم
شفا تخلص حکیم یار علی
شاغل شاگرد بسمل ساکن دہلی
شفیق تخلص خواجہ نور الدین خان
شاغل تخلص اشرف حسین
شیدا تخلص نواب محمد حسن خان
شائق تخلص خواجہ فیض الدین عرف
حیدر خان
شفق تخلص نواب محمد سعید الدین خان
شفیق تخلص برادر حقیقی شفق
شوکت تخلص میر حسن علی
شفا تخلص مرزا کریم بیگ
شوکت تخلص مولوی باسط علی
شمیم تخلص عباس مرزا
عرف امراؤ مرزا
شفیق تخلص مرزا علیخان
شاد تخلص شیخ فضل علی مرحوم

ردیف ص

ردیف ض

ردیف ط

ردیف ظ

ردیف ع

ردیف غ

غلامی تخلص غلام محمد

ردیف ف

فریاد تخلص مرزا مغل بیگ مرحوم
فدا تخلص شیخ فدا حسین
فہیم تخلص پنڈت سندر لال
فوق تخلص میر ولد حسین
فروغ تخلص خواجہ غلام محمد مصطفی
فراغ تخلص میر مہدی حسن
فضا تخلص مرزا محمد جعفر عرف نجم مرزا
فرحت تخلص باشندہ عظیم آباد
فدوی تخلص فیض اللہ بیگ مرحوم
فدوی تخلص مرزا محمد علی عرف مرزا
فرحت تخلص شیخ فرحت اللہ
فنا تخلص شیخ ببر مرحوم
فلک تخلص میر بہادر علی عرف
میرن صاحب
فخر تخلص میر فخر الدین
فراق تخلص خواجہ بہادر حسین
فرد تخلص وحید الدین خان
فغان تخلص اشرف علیخان
فروغ تخلص عنایت علیخان
فرحت تخلص پنڈت کدار ناتھ
فرحت تخلص پنڈت دیبی پرشاد
فروغ تخلص کرامت اللہ
فطرت تخلص [illegible]
فصیح تخلص مرزا جعفر علی
فروغ تخلص شہزادہ مرزا
محمد عمر سلطان
فرض تخلص میر احسان علیخان
بہادر
فضا تخلص گوبند پرشاد
فائز تخلص کریم بخش

ردیف ق

قادر تخلص مولوی عبد القادر
قادر تخلص میر قادر علی بھکیت
قیصر تخلص مرزا محمد خورشید قدر بہادر
قیس تخلص شیخ کاظم علی قدم دائی
قادر تخلص مرزا سرفراز علی
قمر تخلص محمد جعفر علیخان بہادر
قلق تخلص آفتاب الدولہ بہادر
خواجہ اسد
قادر تخلص شیخ قیام الدین عرف
محمد قائم
قرار تخلص میر محمد حسن
قمر تخلص قمر الدین
قائل تخلص سید علی خان
قبول تخلص کپتان مقبول الدولہ
مرزا مہدی علی خان
قمر تخلص مرزا باقر حسین
قدسی تخلص سید [illegible]
حضرت شاہ محمد خان
قدس تخلص سید محمد رضا مرحوم
قاصر تخلص مرزا ببر علی بیگ
قسمت تخلص نواب شمس الدولہ
قدرت تخلص شاہ قدرت اللہ
قمر تخلص افتخار الدولہ مرزا حاجی
قاسم تخلص حکیم قدرت اللہ
قائم تخلص شیخ قیام الدین
قیس تخلص نواب بادلی خان

ردیف ک

کوکب تخلص مرزا مہدی
کیوان
کاشف تخلص شیخ کاشف علی
کامل تخلص شیخ جمال الدین
کامل تخلص مولوی محمد مرشد
کامل تخلص شیخ احمد علی
کیوان تخلص مرزا علی حسین
کلیم تخلص میر محمد حسین
کیف تخلص شیخ فضل احمد
کاشف تخلص سید محمد حسین خان

ردیف گ

گویا تخلص شیخ ولایت علی
گویا تخلص حسام الدولہ
[illegible]
گریاں تخلص سید [illegible] حسین
گرداب تخلص رام چرن
گرم تخلص مرزا حیدر علی مرحوم
گہر تخلص خورشید علیخان بہادر
گوہر تخلص احمد علیخان

ردیف ل

لکنت تخلص محمد بشیر خان
لطافت تخلص سید حسن

ردیف م

مسیحا تخلص حکیم محمد علیخان
ملال تخلص محمد رضا خان
مہجور تخلص نواب اقبال الدولہ
عنایت حسین خان
محسن تخلص سید محسن علی لکھنوی
میر تخلص سید اسمعیل حسین
معروف تخلص نواب الٰہی بخش خان
میر تخلص میر تقی
محب تخلص شیخ ولی اللہ
مہر تخلص عبد اللہ خان
مونس تخلص میر نواب
موزون تخلص شاہزادہ
مرزا محمد قادر بخش
ماہر تخلص محمد امیر عرف یوسف حسین
مشتاق تخلص مشتاق حسین
محتشم تخلص سید محتشم علی
مصحفی تخلص غلام ہمدانی

ردیف و

ردیف ہ

ردیف ی

تمام شد